CHECKED 1986

یہ عجایب کتاب تصنیف حضرت

ابوالفدا اسمٰعیل بادشاہ ملک حماۃ کا اردو ترجمہ ہے موسوم بہ

نمبر درخانہ کتبخانہ اصفیہ ۱۲۸ ۱۴ مخزونہ

تاریخ ابوالفدا اردو

STATE LIBRARY
1768/5
RECORD 1985

جلد سوم

مطبوعہ مطبع افغانی شہر امرتسر ملک پنجاب

در سنہ ۱۳۱۷ ہجری مطابق سنہ ۱۹ عیسوی

باہتمام

نیاز علی خاں سوداگر تاجر کتب مالک

مطبع افغانی امرتسر حال بازار مکان نمبر ۱۱۵۶

داخل نمبر

فن نمبر

کتاب نمبر

تاریخ ابوالفدا اردو

انسان کو شرف جملہ حیوانات بمحض عقل کے سبب سے ہی کیونکہ وہ عقل کے وسیلہ سے بہت امور مخفیہ وبعیدہ کو معلوم کرکے اونکے نتایج نیک وبد کا انتظام کرسکتا ہے جس سے اپنی ذات اور دیگر مخلوقات کو بہت فائدہ پہنچا سکتا ہے چونکہ یہ کام ماضی وحال اور نہایت مہلت طلب ہے اور عمر وطاقت بشری اوسکے مقابلہ میں نہایت کم ہے اسلئے جسکو جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ دوسرے کو نہیں بتا سکتا بلکہ ایک دوسرے کے اقوال وافعال کے دیدوشنید سے نمونہ حاصل کرکے بہت ترقی کرسکتا ہے چنانچہ اسی سبب سے آجتک موجودہ ترقی ہوچکی ہے اور اگر زمانہ کی آب وہوا اچھی ہے جیسا کہ اکثر حصوں میں ہے ترقی کی رفتار نہایت تیزی پر ہے تو کچھ عرصہ میں ایسی بڑی ترقی کی امید ہے جو اس زمانہ کے خواب وخیال میں بھی نہیں ہے پس ہمیشہ انسانوں کے تمام افعال واقوال ورسوم وطریق معاشرت کی یادداشت آیندہ زمانہ کے انسانوں کیواسطے نہایت مفید وضروری ہے یادداشت تجربات طبعیات کو علم حکمت اور حساب کے تجربات کو ہندسہ اور دورہ فلکیات کو علم ہیئت ونجوم کہتے ہیں اسیطرح ہر فن کے متعلق یادداشت کا کوئی نام مقرر کیا جاتا ہے۔ ایک خاص اعلیٰ طبقہ کے اشخاص جو کمال عقل وطاقت بشری کی وجہ سے بہت لوگوں پر غالب ہوکر کسی حصہ دنیا پر کچھ عرصہ کے لئے قابض وحاکم اور پیشوا رہیں اونکے حالات کو علم تواریخ کہتے ہیں چونکہ ایسے اعلیٰ درجہ کے لوگوں کے افعال واقوال سے جنس انسان کو ہمیشہ سخت تعلق ہے اور اونکے حالات میں اونکے زمانہ کے اکثر حالات بھی معلوم ہوجاتے ہیں اسلئے علم تواریخ کی ضرورت وفوایدکا اندازہ نہیں ہوسکتا بشرطیکہ حالات صحیح وقرین عقل نمونہ کے قابل ہوں لیکن غلط بیانات کی تاثیر برعکس نقصان ہے اسواسطے ہر ایک قدیم زمانہ کے لوگوں نے بیشمار کتب علم تواریخ مختلف زبانوں میں تصنیف کی ہیں جنمیں سے ہزاروں موجود ہیں اور ہزارہا اسطرح سے نایاب ہوگئی کہ خود غرض جابروں کی جہالت اور متعصب نااہلوں کے ظلم اور طول مانہ کے حوادث اور انقلابوں سے بالکل تلف ہوگئی ہیں کتاب تاریخ ابوالفدا جو سرگذشت عالم کا دریا اور امور دینی ودنیوی کا رہنما مضامین اوسکے دلپذیر اور عبارت دلچسپ ایسا کہ گویا غذائے روح اور قوت ایمان ہے اور عبرت ونصایح کا سرچشمہ وتحقیقات اسکی یکتا ہیں کہ ہزار برس کے واقعات کا جدا جدا تاریخیں اور اوقات ایسے صحیح درج کی ہیں جنکی میزان علم ہیئت سے موفق نہیں ہوسکتا نہایت صحیح ومعتبر عجیب مفید عام کتاب ہے اور زبان ۱۳۲۰ھ کے زبان عربی میں تصنیف ہوئی تھی اور نام اوسکا المختصر فی اخبار البشر رکھا گیا اور ۱۸۲۹ء میں فارسی زبان میں ترجمہ ہوا اوسکا نام خلاصۃ الاخبار رکھا گیا اور ۱۸۷۶ء میں مولوی کریم الدین انسپکٹر مدارس شعبہ تعلیم پنجاب نے زبان اردو میں اسکا ترجمہ کیا اور نام اس کا ریاض الاخبار تجمہ تاریخ ابوالفدا رکھا اب ۵۴ سال کے بعد درمیان ۱۳۱۹ھ ہجری نبوی مطابق ۱۹۰۱ء کی راقم نے اسکو بڑی محنت سے طبع کرایا پس کتاب تصنیف کی ہوئی حضرت ابوالفدا اسمعیل بادشاہ ملک حماۃ کی ہے جو نہایت عادل سخی شجیع وعاقل فاضل علوم متداولہ اور مصنف بہت سی کتب تواریخ وعلوم مشکلہ وفنون عملیہ وصنایع مفیدہ کا ہے۔ مدت دراز تک سلطنت کرکے ساٹھ برس کی عمر میں اپنی پیشگوئی کے مطابق درمیان ۷۳۲ھ ہجری نبوی کے ملک جاں میں راہی ملک بقا ہوئے۔ بادشاہ موصوف نے لاکھوں روپیہ کے خرچ اور سالہا سال کی محنت سے اسکو تصنیف کیا تھا کتاب کے دیباچہ میں یہ سب حالات درج ہیں۔ یہ کتاب مستطاب باوجود ایسے اوصاف کے ایسی نایاب تھی کہ اہل ہند اسکے فوایدسے بے بہرہ تھے اب راقم کی کوشش بلیغ سے اسکی تین جلدیں چھپائی گئی ہیں جس قدردان کو اسکا شوق ہو یہ موقعہ غنیمت جانکر راقم سے بارسال قیمت ومحصول کے طلب فرمائیں

جلد اول جس میں تواریخ قدیمہ پیدایش آدم سے زمانہ عرب متعربہ تک کے صحیح ترتیب وار حالات ہیں قیمت فی جلد عہ محصول ۴

جلد دوم جسمیں پیدایش محمد الرسول اللہ کے زمانہ سے نہایت ۱۳۲۰ھ ہجری تک کے صحیح مفصل ترتیب وار سالانہ حالات عجیب ہیں قیمت مع جلد عہ محصول ۴

جلد سوم جس میں ابتدائے ۱۳۲۱ھ ہجری شروع سلطنت غیاسیہ سے ۱۳۳۰ھ ہجری سلطان محمود غزنوی کے عہد تک کے صحیح مفصل ترتیب وار سالانہ حالات ہیں قیمت مع جلد عہ محصول ۴

راقم نیاز علی خاں سوداگر تاجر کتب مالک مطبع افغانی امرتسر

مختصر فہرست مضامین کتاب تاریخ ابوالفدا اردو جلد اول و دوم و سوم کی

اور مفصل فہرست مضامین کامل کتاب کے شروع پر جُدا شامل ہوگی

پہلی جلد کی فہرست کے ہر سطر کے اخیر میں اون سالوں کی تعداد ہے جو زمانہ ماقبل سنہ ہجری نبوی کے گذرتے ہیں۔

	صفحات کتاب	
	سے	تک
مضامین مختصر جلد اول		
حالات حضرت بادشاہ مصنف وعجیب کیفیت تالیف وتصنیف کتاب ہذا ...	صفحہ ۱	۶ تک
مقدمہ کتاب علم تواریخ واحوال مورخین کی تشریح واختلافات کے بواعث	۷	۱۵ تک
وطریق مطابقت آبنا وقیاس وحساب		
دس اقسام سنہائے مروجہ اقوام دُنیا کا عجیب نقشہ اور طریق مطابقت وفوایدہ ہر ایک کے	۱۶	
فصل پہلی تواریخ قدیمہ پیدایش حضرت آدم سے زمانہ نوح تک کے ترتیب وار حالات	۱۷	۲۲ تک
حضرات نوح وحضرت ہود وصالح اور اونکی اولاد ونسل وزمانوں کے حالات	۲۳	۳۰ تک
حضرات ابراہیم خلیل اللہ ولوط واسماعیل واسحاق وایوب یوسف وغیرہم کے جملہ حالات	۳۱	۴۶
حضرات موسیٰ ویوشع ویونس وبنی اسرائیل اور اونکی بادشاہتوں کے جملہ حالات۔	۴۷	۷۹
حضرات عیسیٰ ابن مریم وذکریا ویحییٰ وغیرہ اور اونکے زمانوں کے مفصل حالات	۸۰	۸۹
ترجمہ ہوا توریت وکتب سماویہ وویرانی بیت المقدس وبربادی سلطنت یہود	۹۰	۹۴
فصل دوسری بادشاہان فارس کی چار طبقات اور ہر طبقہ کے سلاطین کے حالات	۹۵	۱۱۲
سکندر وفیلبس وملوک طوایف ودیگر شاہان فارس کے حالات	۱۱۳	۱۴۲
فصل تیسری مصر کے فرعونوں اور یونان کے بادشاہوں اور روم کے قیصر وحالات	۱۴۳	۱۹۲
فصل چوتھی آغاز سلطنت عرب اور اونکے سلاطین وقبایل ورسوم ولڑائیاں	۱۹۳	۱۹۶
فصل پانچویں ممالک دنیا کی کل مذاہب وسوم مختلفہ مروجہ کی پیدایش وعقاید وحالات مشہور	۱۹۷	۲۶۰

نانہ مجوسی

سال قبل ہجری

مختصر فہرست مضامین جلد دوم

محمد رسول اللہ کی ولادت وپرورش اور نسب نامہ مفصل وغیرہ تا زمانہ تجارت حالات	۱	۷ تک
رسول اللہ کا تجارت ملک شام اور بی بی خدیجہ سے نکاح اور مکہ معمور تعمیر کعبۃ اللہ	۸	۱۰
محمد رسول خدا کا رسالت پر مامور ہونا اور سب سے پہلے مسلمانوں کے جملہ حالات	۱۱	۱۵
قوم قریش کا مسلمانوں کو ایذا رسانی اور وفات ابوطالب بی بی خدیجہ اور ہجرت اول	۱۶	۱۹
شب معراج اور بیعت اول ودوم اور انصار وصحابہ کے ابتدائی حالات	۲۰	۲۳
ہجرت رسول اللہ ودوست اونکے۔ اور تواریخ سنین مروجہ عالم کی شرح ومقابلہ	۲۴	۲۸
مسلمانوں کا برادرانہ عہد وتبدیل قبلہ نماز کا وجنگ بدر ودیگر غزوات	۲۹	۳۴
غزوات جنگ بنو قینقاع وجنگ احد وجنگ بنو نضیر ودیگر حدیث حارث	۳۵	۴۷
جنگ خیبر وبیعت رضوان وصلح قریش وبی بی عائشہ برتہمت زنا	۴۸	۵۳
فتح مکہ معظمہ ورسول اللہ کے قاصدوں کا اطراف کے بادشاہوں کے پاس جانا	۵۴	۶۰
غزوات جنگ بنی حوزنہ وجنگ حنین وطایف وتبوک وحج الوداع وغیرہ	۶۱	۷۰
وفات رسول خدا وتکفین وتجہیز وتعریف واوصاف واخلاق حضرت کی کل حالات	۷۱	۷۵

	صفحات کتاب	سنہ ہجری
تعداد ازواج واولاد واصحاب ونشان وہتھیار وغزوات رسول اللہ کے حالات ومدارج	۷۹ سے ۷۹	سنہ ۱۱ ہجری
خلافت ابوبکر صدیق اور انتظام اور اون کی وفات کے حالات	۸۰ - ۸۶	سنہ ۱۳ ہجری
خلافت حضرت عمر فاروق اور اونکے عدل وفتوحات ممالک وشہادت کے حالات	۸۷ - ۹۶	سنہ ۲۴ ہجری
خلافت حضرت عثمان اور انتظام اور اونکی شہادت کے حالات	۹۷ - ۱۰۵	سنہ ۳۵ ہجری
خلافت حضرت علی اور انتظام وجنگ ہا وشجاعت وفضایل وشہادت اونکی	۱۰۶ - ۱۲۶	سنہ ۴۰ ہجری
خلافت امام حسن اور اونکی شہادت وبنی امیہ کی خلافت	۱۲۷ - ۱۳۶	سنہ ۵۹ ہجری
خلیفہ معاویہ کی حکومت وحالات اور اوسکی وفات	۱۳۷ - ۱۳۸	سنہ ۶۰ ہجری
خلافت یزید ابن معاویہ وشہادت امام حسین وغیرہ حالات	۱۳۹ - ۱۴۴	سنہ ۶۱ و ۶۲ ہجری
یزید کی حکومت اور وفات اور اوسکے بیٹے کی خلافت ووفات	۱۴۵	سنہ ۶۵ ہجری
خلافت مروان وعبدالملک وقتل مروان وغیرہ	۱۴۶ - ۱۵۰	سنہ ۶۶ و ۶۷ ہجری
خلافت مصعب وعبدالملک ولید ووفات کے حالات	۱۵۱ - ۱۵۶	سنہ ۷۶ و ۸۶ ہجری
خلافت سلیمان وعمر اور اونکی حکومت ووفات کے حالات	۱۵۷ - ۱۶۰	سنہ ۹۷ و ۱۰۱ ہجری
خلافت یزید ثالث وہشام اور اونکی وفات وغیرہ حالات	۱۶۱ - ۱۶۵	سنہ ۱۰۵ و ۱۰۲ ہجری
خلافت ولید ومروان ابن محمد اخیر خلفاء بنی امیہ کے حالات	۱۶۶ - ۱۷۳	سنہ ۱۲۶ و ۱۳۱ ہجری
خلافت ولید ومروان وغیرہ کا قتل عام وخاتمہ خلافت بنی امیہ کی	۱۷۴ - ۱۷۶	سنہ ۱۳۲ ہجری

مختصر فہرست مضامین جلد سوم

خلافت سلاطین عباسیہ کا آغاز خلیفہ سفاح ومنصور ومنصور وغیرہ سلاطین کے حالات	۱ سے ۴	سنہ ۱۳۲ و ۱۴۲ ہجری
سلطان محمد وابراہیم وامام جعفر صادق وغیرہ کے حالات وامام ابوحنیفہ وابومسلم وغیرہ	۵ - ۹	سنہ ۱۴۳ و ۱۵۸ ہجری
خلافت مہدی وہادی رشید کے حالات وقتل امام موسیٰ کاظم وسادات	۱۰ - ۱۹	سنہ ۱۵۹ و ۱۶۳ ہجری
خلافت یحییٰ سلطنت مامون رشید وطاہر کے حالات ووفات اکثر بزرگان اسلام	۲۰ - ۳۸	سنہ ۱۸۴ و ۲۱۸ ہجری
یاد شاہت معتصم وعباس وعجیب مرض الموگ سیرت مامون رشید ودیگر فتوحات وحالات	۳۹ - ۴۳	سنہ ۲۱۹ و ۲۲۷ ہجری
سلطنت شاہ والق وجعفر متوکل ومنتصر ومستعین ومہتدی اور اون کا خاتمہ	۴۴ - ۶۰	سنہ ۲۲۸ و ۲۵۵ ہجری
سلطنت خلیفہ معتمد علی اللہ ونصر ویعقوب واحمد وغیرہ سلاطین کے حالات	۶۱ - ۷۲	سنہ ۲۵۶ و ۲۸۱ ہجری
سلطنت خلیفہ معتضد وکتفی باللہ ومقتدر وزیادت اللہ وفتوح افریقہ	۷۳ - ۸۱	سنہ ۲۸۴ و ۲۹۶ ہجری
سلطنت سادات بنی فاطمہ کی عبیداللہ ومہدی وعبداللہ شیعی وغیرہ کے حالات	۸۲ - ۹۰	سنہ ۲۹۷ و ۳۰۶ ہجری
سلطنت سادات کا خاتمہ اور خلیفہ قرامطہ وغیرہ بادشاہان ومکہ معظمہ میں فساد	۹۱ - ۱۰۱	سنہ ۳۰۷ و ۳۱۷ ہجری
سلطنت بنی بویہ کا آغاز وقاہر باللہ کا زوال وبنی کاذب کا قتل وفتوح افریقہ	۱۰۲ - ۱۰۶	سنہ ۳۲۲ ہجری
سلطین بغداد وشام وخلیفہ اتقی ومراویح کا جنگ وقتل وغیرہ کے واقعات	۱۰۷ - ۱۱۷	سنہ ۳۲۳ و ۳۳۱ ہجری
سلطنت سامانیہ شاہ نصر دلی یزید وسیف الدولہ وناصر الدولہ ومنصور علوی وغیرہ	۱۱۸ - ۱۲۶	سنہ ۳۳۲ و ۳۳۸ ہجری
سلاطین روم پر فوج کشی وفتح اسلام وحجر اسود کا پھر لیکر مکہ میں رکھنا اور جنگہائے عظیم	۱۲۷ - ۱۳۲	سنہ ۳۵۰ و ۳۵۱ ہجری
خلیفہ روم اہل اسلام وغیرہ پر وخلافت ملک اندلس وسلطنت سیف الدولہ وناصر الدولہ	۱۳۳ - ۱۴۷	سنہ ۳۶۲ و ۳۶۵ ہجری
فتح اہل اسلام روم کو قتل شاہ روم وخلافت سعد الدولہ وقرعویہ وجنگ شام	۱۴۸ - ۱۵۰	سنہ ۳۶۵ و ۳۶۷ ہجری
خلیفہ رکن الدولہ کا ایران پر غلبہ اور افتگین کا دمشق پر اور بختیار کا مکہ پر	۱۵۱ - ۱۶۰	سنہ ۳۸۰ ہجری
خاندان بغداد ومصر وعراق وکوفہ وغیرہ کے حالات اور سکتگین کی جگہ پر حکومت اور سلاطین	۱۶۱ - ۱۶۸	سنہ ۳۸۱ ہجری
بخارا وخراسان کے حالات وابتدائے دولت مروان		
سلاطین بجایہ بہاء الدولہ اور یمین الدولہ ابوالنبی سلطان محمود غزنوی کا غصب سلطنت وفتوحات خراسان وہندوستان وگجرات	۱۶۹ - ۱۷۶	سنہ ۳۸۸ ہجری تک

عقبہ کے مطبع افغانی امرتسر باہتمام نیاز علیخان تاجر کتب و مالک مطبع مذکور

(اصل عربی زبان سے)

تاریخ ابوالفدا کا اردو ترجمہ

جلد سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیان سلطنت عباسیہ کا ۔ اسی سال میں ابوالورد بن کوثر نے ایالت بنی عباس کی موقوف کی۔ یہ مروان بن محمد کے یاروں میں سے تھا۔ مگر اس کا مطیع ہوا تھا جب عبداللہ بن عباس ابوالورد کے پاس گیا تو وہ قنسرین میں بڑا لشکر عظیم کے تھا تب ان میں بڑی لڑائی ہوئی اور دونو فوج کے بہت سے آدمی مارے گئے لشکر ابوالورد کا شکست پاکر بھاگا لیکن ابوالورد قایم رہا۔ یہانتک کہ مدا گیا۔ جب عبداللہ بن علی نے ابوالورد کی لڑائی سے فراغت پائی تو باستقلال وہاں کے امن میں ہوئے۔ اور نئے سر سے عباسیوں نے بیعت کی پھر عبداللہ بن عباس دمشق میں گیا۔ اسوقت اہل دمشق بھی سرکش تھے۔ یاران عبداللہ بن علی کو انھوں نے لوٹ لیا جب عبداللہ دمشق کے قریب آیا تو وہ سب بھاگ گئے۔ اسنے ان کو امن دیا۔ اسی برس میں سفاح اپنے بھائی یحییٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو موصل کا حاکم کیا۔ اسوقت اہل موصل نے اپنے پہلے حاکم کو نکال دیا تھا جب یحییٰ نے موصل میں جاکر قرار پایا تو گیارہ ہزار آدمی وہاں کے مارکر اسنے ان کی عورتوں اور لڑکوں کے قتل کا حکم دیا یحییٰ کے پاس اسوقت چار ہزار زنگی تھے۔ ایکعورت موصل کی رہنے والی کھڑی ہوئی اور کہنے لگی کہ کیا ہوا عرب کی عورتوں کو کہ حبشیوں سے نکاح کرتی ہیں۔ اسکے اس کلام نے اسکے دل میں اثر کیا سب زنگیوں کو جمع کر کے

اُسنے قتل کیا۔ اسی برس میں سفاح نے اپنے بھائی ابوجعفر منصور کو حران اور آذربیجان اور آرمینیا پر حاکم کرکے بھیجا۔ اور اپنے چچا داؤد کو مدینہ اور مکہ اور یمن اور یمامہ کا حاکم کیا۔ کوفہ اور متعلقات کا حاکم اپنے بھائی عیسے بن موسے بن محمد بن عبداللہ بن عباس کو کیا۔ اور شام پر اسکا چچا عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس کا حاکم تھا۔ اور مصر پر ابوعون بن یزید اور خراسان اور جبل پر ابومسلم حاکم تھے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۳ھ اس برس میں حکومت چاہی رومیوں نے ملطیہ اور قلیقلا پر کہ نام اسکا قسطنطین تھا۔ اسی برس میں سفاح نے اپنے چچا سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس کو حاکم بصرہ اور متعلقات دجلہ اور بحرین اور عمان کا کیا۔ سلیمان بن عبداللہ بن عباس نے اہواز پر عمل کرنا چاہا۔ اسی برس سفاح کا چچا داؤد بن علی رحلت ہوا سفاح نے اسکی جگہہ زیاد بن عبداللہ حارثی کو حاکم کیا۔ اسی برس میں سفاح نے اپنے بھائی یحیے کو موصل سے معزول کیا کیونکہ اُسنے اہل موصل کو بہت قتل کیا تھا۔ اور وہاں کا حاکم اپنے چچا اسمعیل کو کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۴ھ اس برس میں سفاح حیرہ سے انبار میں گیا۔ ماہ ذی الحجہ میں پھر انبار کا رہنے والا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۵ھ اس برس میں یحیی سفاح کا بھائی فارس میں مرگیا جسے سفاح نے موصل سے موقوف کرکے فارس کا حاکم کیا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۶ھ اس برس میں ابومسلم نے چاہا کہ سفاح مجھے بلائے۔ اور اجازت حج کی دے چنانچہ اُسنے اُسے اجازت دی۔ تب ابومسلم معہ ابوجعفر کے حج کو گیا۔ ابوجعفر امیر حاجیوں کا تھا۔

ذکر سفاح کے مرنے کا اسی سال میں سفاح عارضہ چیچک سے ماہ ذی الحجہ میں فوت ہوا عمر اسکی تینتیس ۳۳ برس کی تھی۔ مدت اسکی بادشاہت کی قتل مروان سے چار برس تھی اور آٹھ مہینے پہلے مرنے مروان کے اسکی خلافت پر بیعت ہوئی تھی۔ سفاح دراز قد چیچکی ناک گورا رنگ تھا خوبصورت داڑھی تھی۔ اُس کے جنازہ کی نماز اُسکے چچا عیسے بن علی نے پڑھوائی اور انبار عقبہ میں دفن کیا۔

بیان خلافت منور کا

یہ دوسرا خلیفہ بنی عباس کا تھا۔ اسکو سفاح نے بوصیت و بعہد کیا تھا۔ بعد اسکے اپنے بھتیجے عیسے بن موسے

بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو اس عہدنامہ پر مُہر کے کپڑے میں باندھ کر عیسیٰ بن موسےٰ کے پاس بھیجا۔ چونکہ وقت مرنے سفاح کے ابوجعفر حج کو گیا تھا تو عیسےٰ بن موسےٰ نے لوگوں سے اسکی بیعت لی اور واسطے اطلاع دہی اس بیعت اور مرنے سفاح کے قاصد ابوجعفر کے پاس بھیجا۔ اُسوقت ابومسلم بھی حج میں ابوجعفر کے پاس تھا۔ اُسنے اور سب لوگوں نے اسکی بیعت کی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۷ھ - اس برس میں ابوجعفر حج سے کوفہ میں آیا اور اہل کوفہ کو نماز جمعہ کی پڑھائی۔ اور خطبہ پڑھا۔ پھر انبار کو گیا۔ وہاں مقیم رہا۔ اُسی برس میں منصور کے چچا عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس نے اپنی خلافت پر بیعت لی ابوجعفر کے ساتھ ابومسلم بھی حج سے آیا تھا۔ ابوجعفر نے اُسکو معہ لشکر اپنے چچا عبداللہ بن علی پر بھیجا۔ عبداللہ نصیبین تھا۔ اُن دونوں میں کئی مرتبہ لڑائی ہوئی۔ طرح طرح کے مکر ابومسلم نے اس لڑائی میں کئے۔ آخر کو عبداللہ بن علی نے اپنے یاروں کے جمادی الآخر میں اس برس کے عراق کیطرف بھاگا۔ ابومسلم اُسکے لشکر پر متولی ہوا۔ یہ خبر منصور کو لکھی

بیان قتل ہونے ابومسلم خراسانی کا - بسبب دشمنی کے کہ ان دونوں میں ہوئی۔ منصور نے بعد بھاگنے اپنے چچا عبداللہ کے ابومسلم کو خراسان سے معزول کر کے حاکم مصر اور شام کا کیا۔ لیکن ابومسلم نے اسکو قبول نہ کر کے ارادہ جانے خراسان کا کیا۔ اسوقت منصور انبار سے مدائن کو گیا تھا۔ اُسنے ابومسلم کو لکھا کہ میرے پاس آ۔ ابومسلم نے آنے سے عذر کیئے۔ جب بہت نامہ و پیغام گئے آئے تب ابوجعفر پاس آیا مدائن میں معہ تین ہزار آدمی کے اور باقی لشکر حلوان میں چھوڑا۔ جب ابومسلم منصور پاس آیا تو ہاتھ چوم کر رخصت ہوا۔ دوسرے روز منصور نے چوکیداروں کو کہہ رکھا تھا جسوقت آواز ہاتھ سے ہاتھ مارنیکی بلند ہو تو تم نکلکر ابومسلم کو قتل کرنا۔ اور ابومسلم کو بلایا جب وہ آیا تو منصور نے اُسکے گناہ گننے شروع کئے۔ ابومسلم اُن کا عذر کرتا تھا۔ جب منصور نے ہاتھ پر ہاتھ مارا تو آنگہبان نکلے۔ اور ابومسلم کو قتل کیا۔ یہ قتل اس برس کے شعبان میں ہوا۔ ابومسلم نے اسکی بدولت سات سو قیدی قتل کیئے تھے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۸ھ - اس برس قسطنطین بادشاہ روم نے بلاد اسلام پر خروج کر کے ملطیہ کو زبردستی لیا۔ اور فصیل اسکی ڈھائی لیکن وہاں کے باشندوں کو قتل سے معاف رکھا۔ اسی طرح کی واردات اس برس میں ہوئیں منصور نے مسجد الحرام کو بڑا کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۳۹ھ - **ذکر ابتدائے دولت امویہ کا اندلس میں**

اس برس میں عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم اندلس میں داخل ہوا سبب اس کا یہ ہوا کہ بنی امیہ جب مارے گئے تو باقیماندہ چھپ گئے عبدالرحمن مذکور اسی برس میں بھاگ کر حاکم اندلس کا ہوا۔ اسی برس میں منصور نے اپنے چچا عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن عباس پر فتح پاکر اسکو غنیمت دیا۔ عبداللہ جب سے کہ ابومسلم سے بھاگا تھا چھپا رہتا تھا جیسے ہم نے ذکر کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۰ھ اس برس میں منصور نے اپنے بھتیجے عبدالوہاب بن ابراہیم امام کو اور حسن بن قحطبہ کو ستر ہزار فوج سے ملطیہ کے بنانے کے واسطے بھیجا۔ انھوں نے اسکو چھ مہینے میں بنایا اور قسطنطنیہ روم معہ لاکھ فوج کے تھریجان سے اتر کے ان دونوں پر آیا چونکہ مسلمان بہت جمع ہوگئے۔ وہ بھاگ گیا اسی برس میں منصور حج کرکے متوجہ بیت المقدس اور رقہ اور ہاشمیہ اور کوفہ کا ہوا۔ اسی سال میں منصور نے مصیصہ کی فصیل بنائی اور مسجد جامع بنانیکا حکم دیا۔ اور وہاں ہزار آدمی لشکر کے رکھے نام اوسکا معمورہ رکھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۱ھ اسی سال میں راوندیہ نے منصور پر خروج کیا۔ راوندیہ ایک قوم اہل خراسان سے مذہب ابی مسلم خراسانی پر ہی قایل ہیں تناسخ کے کہتے ہیں کہ روح آدم علیہ السلام کی عثمان بیٹے نہیک میں اور قایل ہیں کہ خدا خلیفہ ابوجعفر منصور ہی جو کھلاتا پلاتا ہے۔ جب یہ لوگ ظاہر ہوکر حمل منصور تک آئے انکے سرداروں کو کہ دو سو تھے قید کیا۔ اس امر سے وہ لوگ بہت خفا ہوئے۔ اور ایک جنازہ بناکر گویا کہ وہ جنازہ کے ساتھ جاتے ہیں۔ دروازہ قید خانہ تک پہنچے وہاں وہ تابوت پھینکا اور قید خانہ کا دروازہ توڑکر اپنے سرداروں کو نکالا اور منصور کے پکڑنیکا قصد کیا۔ اسوقت وہ قریب چھ سو مرد کے تھے۔ لوگوں نے قتل کیا یا اور دروازہ شہر کا بند کردیا منصور بھی باہر نکلا۔ لوگ جمع ہوئے۔ معن بن زائدہ کہ منصور سے چھپا رہتا تھا آیا اور راوندیہ سے منصور کے آگے لڑا۔ منصور نے اسیواسطے اسکا قصور معاف کیا اسدن سب راوندیہ مارے گئے

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۲ھ اس سال میں گرفتار کئے منصور نے اولاد حسن بن علی بن ابیطالب گیارہ مرد اور قید کیا ان کو اسی برس میں جاں بحق ہوا عبداللہ بن شبرمہ اور عمر بن عبید معتزلی زاہد اور عقیل بن خالد صاحب زہری کا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۳ھ اس برس میں ظاہر ہوا محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسین بن علی بن ابیطالب وہ حاکم مدینہ کا ہوا اہل مدینہ اسکے تابع ہوئے۔ منصور نے اپنے بھتیجے عیسے بن موسی کو اسکے پاس بھیجا جب وہاں پہنچا تو محمد بن عبداللہ نے اپنے واسطے خندق کھودی جہانکہ خندق کھودی تھی رسول اللہ نے احزاب میں

پہر اُن دونوں میں لڑائی ہونے لگی یہانتک کہ محمد بن عبداللہ مذکور معہ گھر والوں اور یاروں کے مارا گیا۔ اور جو سلامت رہا وہ بھاگا۔ محمد کو رفیدہ اندام گندم گون والا اور بہت روزہ رکھنے والا نماز گذار کہتا تھا۔ لقب اُسکا مہدی اور صاحب نفس زکیہ تھا۔ جب محمد قتل ہوا تو عیسےٰ بن موسےٰ مدینہ میں چند روز رہا پہر وہاں سے آخر ماہ رمضان میں عمرہ کے لئے مکہ کو گیا۔

ذکر بنائے بغداد ۔ اس برس میں منصور نے بغداد کا بنانا شروع کیا۔ باعث اسکا یہ تھا کہ وہ بُرا جانتا تھا کیونکہ اُن سے نڈر نہ تھا جب ارادہ مقرر کرنے کسی موضع کا اپنی سکونت کے واسطے کیا تو بغداد سے بہتر نہ پایا اُسی کو بنانا شروع کیا۔

پھر شروع ہوا ۱۴۴ھ سے ۱۴۵ھ۔ ذکر ظہور ابراہیم علوی کا ۔ اس برس کے ماہ رمضان میں ظاہر ہوا ابراہیم بن عبداللہ بن حسن بن حسین بن علی بن ابی طالب بھائی محمد نفس زکیہ کا کہ پوشیدہ تھا ایک شہر سے دوسرے شہر میں بھاگتا پھرتا تھا منصور اُسکے پکڑنے کی تدبیر میں تھا جب وہ بصرہ میں آیا تو اپنے بھائی محمد بن عبداللہ کی بیعت لوگوں سے کروائی لیکن وہ اُسکے پہنچنے سے پہلے قتل ہو چکا تھا۔ مدینہ میں لوگوں نے بیعت کی اُن میں سے مرۃ العجلی اور عبدالواحد بن زیاد اور عمر بن حفص صنعی اور عبداللہ بن یحییٰ رقاشی تھے سوائے اُن کے اور فقیہوں اور صاحبان علم نے بھی بیعت کی یہانتک کہ چار ہزار شمار کئے گئے۔ اسوقت امیر بصرہ سفیان بن معاویہ تھا جب اُسنے ابراہیم پر اجماع خلق دیکھا دارالامارہ میں بند ہوا اور اپنے گروہ کو ابراہیم نے دارالامارہ کو گھیر لیا سفیان نے امان طلب کی ابراہیم نے امان دی جب ابراہیم قلعہ میں داخل ہوا تو بوریہ پر کہ وہاں بچھا تھا اور ہوا سے تکیہ سے الگ گیا تھا بیٹھا۔ آدمی ہوا سے اُڑنے لگے۔ ابراہیم نے کہا کہ ہم نہیں اُڑنے کے۔ اور اسی بگڑے ہوئے بوریئے پر بیٹھا رہا۔ ابراہیم نے بیت المال سے دو ہزار درہم پاکر قوت بکری پچاس اپنے یاروں کے لئے مقرر کئے اور آپ زینب بنت سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس کے گھر گیا جسکی طرف بنی عباسی منسوب ہیں۔ اہل بصرہ کو امن دیکر حکم دیا کہ کوئی اُنکا متعرض نہ ہو جبکہ حکومت بصرہ ابراہیم پر مستقر ہوئی تب ایک گروہ کو واسطے حاصل کرنے حکومت اہواز کے بھیجا۔ اور مالک بن ہیثم عجلی کو ستر ہزار فوج کے واسطے اکیطرف بھیجا عجلی نے اُسپر فتح پائی۔ ابراہیم بصرہ میں بیٹھا عاملوں اور لشکروں کی تفریق کرتا تھا یہانتک کہ خبر قتل اپنے بھائی محمد بن عبداللہ کی تین دن پہلے عید الفطر کی پہر ابراہیم نے کوفہ کے جانے کا اپنا قصد مضبوط کر کے بصرہ سے چلا سو ایک لاکھ فوج کے یہانتک کہ احزاب کے سوا فرسخ کوفہ سے ہی پہنچا۔ منصور نے عیسےٰ بن موسیٰ کو حجاز سے بلا کر سردار اُس لشکر کا جو کہ مقابل ابراہیم بن عبداللہ کے تھا کیا۔ اُن دونوں میں بڑی لڑائی ہوئی۔ آخر کو لشکر عیسےٰ بن موسےٰ کا بھاگا۔ لیکن دوسری لڑائی میں

یاران ابراہیم بھاگے مگر وہ خود کھڑا رہا تھوڑے سے آدمیوں سے کہ وہ جہہ سو تھی دفعتہً ابراہیم کے حلق پر تیر لگا۔ اس نے پشتگاہ پر تکیہ کر کے کہا جو ہم نے چاہا تھا خدا نے نہ چاہا۔ اسکے یاروں نے جمع ہو کر اسے اتارا۔ لشکر عیسےٰ بن موسیٰ نے یہ حال دیکھکر حملہ کیا اور ان کی جمعیت کو متفرق کیا اور ابراہیم کا سر کاٹ کر عیسےٰ کے پاس لائے۔ اسوقت عیسےٰ نے سجدۂ شکر خدا تعالےٰ کر کے اس سر کو منصور کے پاس بھیجا۔ قتل ابراہیم پچیسویں ذیقعدہ ۱۴۵ھ میں ہوا۔ عمر اسکی اڑتالیس برس کی تھی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۶ھ - اس برس منصور نے شہر ابن ہبیرہ سے بغداد کی طرف واسطے پورا کرنے اسکی عمارت کے کوچ کیا۔ اور اپنے یاروں سے کہا انمیں سے خالدبن برمک تمہارا محل کرے اور عمارتیں توڑے گا اور بغداد میں اسکا عمل جاتا رہے گا مشورہ کیا۔ خالدبن برمک نے کہا یہ مناسب نہیں کیونکہ یہ نشانیوں مسلمین سے ہے منصور نے یہہ سنکر کہا اے خالد! تو نے اپنے بھائیوں عجمی کی رعایت کی اور محل سفید کے توڑنیکا حکم دیا۔ ایک طرف اسکی توڑی۔ جو روپیہ اسکے توڑنے میں صرف ہوا اس سے زیادہ کا مال اسمیں سے نہ نکلا۔ اسلئے اسکا توڑنا موقوف کیا تب خالد نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ تو موقوف کریگا کیونکہ مشہور ہوگا کہ جو پہلے بادشاہوں نے بنایا تھا اسے تو توڑ نہیں سکا منصور نے اسکی طرف توجہہ نکر کے توڑنا موقوف کیا اور دروازے شہر واسط کو لیجا کر بغداد میں لگائے۔ منصور نے بغداد کو گول اسواسطے بنایا کہ سب لوگ بادشاہ سے برابر قربت رکھیں اور محل کو اسکے بیچمیں اور مسجد جامع محل کے پاس بنائی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۷ھ - اس برس میں منصور نے اپنے بھتیجے عیسیٰ بن موسیٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کو ولیعہدی سے موقوف کر کے اپنے بیٹے مہدی محمد کی بیعت کرائی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۸ھ - اس برس میں پیدا ہوا فضل بن یحییٰ بن خالدبن برمک۔ اور اسی برس میں حاکم موصل کا کیا منصور نے خالدبن برمک کو۔ پیدائش فضل کی پیدائش رشید سے سات دن پہلے تھی اسکو رشید کی ماں خیزران نے دودھ پلایا۔

بیان وفات امام جعفر صادق رح - اس برس میں وفات پائی امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین علی بن امام حسین بن علی بن ابی طالب نے۔ امام جعفر صادق ایک بارہ امامیوں سے ہیں۔ موافق رائے امامیہ کے پانچ امام ان سے پہلے علی بن ابیطالب کے پھر بیٹے ان کے حسن۔ پھر حسین۔ پھر زین العابدین پھر محمد باقر تھے پھر جعفر صادق تھے۔ کہ جنکا ذکر ہے۔ باقیوں کا ذکر بھی خدا نے چاہا تو کرینگے ہم

ان کا نام جعفر صادق ان کے سچ سچ بولنے کے باعث سے تھا آنحضرت سے کلمات ہیں صنعۃ کیمیا اور زجر اور فال میں پیدائش اُن کی سنہ ۸۰ھ میں۔ اور وفات سنہ ۱۴۸ھ میں مدینہ میں ہوئی اور بقیع میں مدفون ہوئے۔ ماں ان حضرت کی بنت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق کی تھی۔ اسی برس میں وفات پائی محمد بن عبدالرحمن بن ابی لیلے قاضی نے

پھر شروع ہوا سنہ ۱۴۹ھ - اس برس میں مرا ابومسلم بن قتیبہ۔ ری میں۔ وہ مرد مشہور عظیم القدر تھا اسی برس میں جاں بحق ہوا عیسےٰ بن عمر ثقفی جس سے خلیل نے نحو پڑھی۔ اسی برس میں مرا کہمس بن حسن تمیمی بصری۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۰ھ - اس برس میں عبدالرحمن اموی نے فصیل قرطبہ کی بنائی۔ اسی برس میں ہوا جعفر بن ابوجعفر منصور۔ اسی برس میں ہوا امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطا۔ زوطا غلام تھا تیم اللہ بن ثعلبہ کا۔ زوطا اہل کابل سے تھا اور اہل بابل سے بھی کہا ہے اور اہل انبار سے بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ ہے کہ لگی نہی جسے غلامی لیکن آزاد کیا گیا۔ بیٹا اسکا ثابت مسلمان تھا۔ اسمعیل بن حماد بن ابوحنیفہ بن ابوحنیفہ مذکور کہتا ہے کہ ہم میں کوئی غلام نہ تھا۔ روایت ہے کہ ثابت پدر ابوحنیفہ کا بچپن میں علی ابن ابیطالب کے پاس گیا۔ آنحضرت نے دعا کی کہ تجھ میں اور تیری اولاد میں برکت ہو۔ نسب ابوحنیفہ میں مختلف اقوال ہیں بعض نے کہا ہے کہ وہ نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان تھا۔ اسکے دادا نعمان بن مرزبان نے علی ابن ابی طالب کو مہرجان کے دن خالودہ بھیجا حضرت نے انکو دعا دی۔ ابوحنیفہ کے وقت میں چار صحابہ یعنے انس بن مالک عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ میں سہل بن سعد ساعدی مدینہ میں۔ ابوطفیل عامر بن واثلہ تھے۔ لیکن اُن سے ملاقات نہیں ہوئی اور نہ کچھ اُسنے اُن سے پڑھا۔ یہ جو اُسکے اصحاب کہتے ہیں کہ اُسنے جماعت صحابہ سے ملاقات کی اور پڑھا اُسنے اُنسے۔ یہ از روئے روایت کے ثابت نہیں ہوتا۔ مہرجان ایک خاصہ اکبر ہے مذہب اہل فرس کا۔ اُسمیں یہ تھا کہ اُسدن اپنے بادشاہوں کو بان کا تیل ملتے تھے۔ اور کپڑا رنگا رنگ قصب وغیرہ کے پہناتے تھے برکت کیواسطے۔ اور سر پر اُسکے وہ تاج رکھتے تھے جسپر صورت آفتاب کی بنی ہوئی تھی۔ اور جو پہلے وہاں جاتا اپنے ساتھ قسم میوہ جات سے لیجاتا۔ انوشیروان۔ اور اردشیر اُسدن خزانہ نکالنے کا حکم کرتے تھے اور فرش اچھا بچھاتے تھے اور موافق مرتبہ ہر ایک شخص کے خلعت دیتے تھے۔ ابوحنیفہ عالم۔ عامل زاہد۔ پرہیزگار تھا۔ ابوجعفر منصور نے اُسکے واسطے قضاۃ تجویز کی تھی۔ لیکن اُسنے انکار کیا۔ وہ خوبصورت میانہ قد تھا اور دراز قد بھی کہا ہے۔ حسن تقریر میں سب سے بہتر تھا۔ شافعی کہتا ہے کہ مالک سے کسی نے پوچھا کہ تو نے ابوحنیفہ کو دیکھا تھا۔ اُسنے کہا ہاں! وہ ایسا شخص مقرر تھا کہ اگر میں اُسکو کہتا کہ ایک چیز کو سونا بنا دے تقریر سے

تو وہ ثابت کر دیتا دلیل سے۔ بڑی رات تک وہ نماز پڑھتا تھا کہ نماز صبح وضوئے عشا سے اُسنے پڑھی چالیس برس تک۔ لکھا ہے کہ اُسنے ساٹھ ہزار قرآن اُسجگہہ ختم کیا جہاں وفات پائی۔ لیکن کم عربیۃ کے ساتھ مطعون تھا ولادت اُسکی ۸۰ھ میں ہوئی۔ اور لکھا ہے کہ ۶۱ھ میں۔ اور وفات پائی بغداد کے قید خانہ میں۔ قید اسواسطے کیا تو اختیار کرے قضا کو لیکن اُسنے قبول نہ کیا۔ اور لکھا ہے وہ فوت ہوا اُسدن جس دن شافعی پیدا ہوا۔ یعنے اس برس کے رجب میں اور جمادی الاولی میں بھی لکھا ہے۔ قبر اُسکی بغداد میں مشہور ہے زوطار بضم زا لفظہ دار اور واؤ ساکنہ اور طار مھملہ سے ہے۔ اسی برس میں محمد بن اسحاق صاحب مغازی فوت ہوا۔ اور لکھا ہے کہ وفات محمد بن اسحاق مذکور کی ۱۵۱ھ میں ہوئی وہ حدیث میں ثقہ تھا اہل علم کے نزدیک۔ بخاری نے اپنی تاریخ میں اسکا ذکر کیا ہے لیکن وہ روایت اس سے نہیں کرتا۔ اور مسلم نے بھی اُس سے سوائے ایک حدیث باب رجم کے روایت نہیں کی۔ وجہ نہ روایت کرنے بخاری کی طعن مالک بن انس کا ہے۔ وفات ابن اسحاق کی بغداد میں ہوئی۔ اسی برس میں مقاتل بن سلیمان بلخی مفسر جاں بحق ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۱ھ اس برس میں حاکم سندھ کا منصور نے ہشام بن تغلبی کو۔ پہلے سندھ پر عمر بن حفص بن عثمان بن قبیصہ بن ابی صفرہ حاکم تھا۔ اُسے موقوف کر کے حاکم افریقہ کا کیا۔ عمر مذکور ملقب بہ ہزارمرد تھا۔ اسی برس میں منصور نے رصافہ اپنے بیٹے مہدی کے واسطے بنایا۔ یہ شہر بغداد کی شرق میں واقع ہے وہاں تھوڑا لشکر اپنا بھیجا۔ اسی برس میں مارا گیا معین بن زائدہ لبت میں کہ سجستان میں منصور نے جسے بنایا۔ اور گروہ خارجیوں نے قتل کیا۔ مفضلہ اُسکے گھر پر ہجوم کیا۔ وہ حجامت کرتا تھا جب وہ مارا گیا تو اُسکی جگہہ اُسکا بھتیجا یزید بن زائدہ شیبانی حاکم ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۲ھ اس برس میں ارطا حمید امیر خراسان کابل پر

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۳ھ اور سنہ ۱۵۴ھ اس برس میں ابو عمر بن علا بن عمار کہ اولاد حصین تمیمی مازنی بصری سے تھا۔ کوفہ میں فوت ہوا۔ نام اُسکا اُسکی کنیت ہی ہے۔ وہ سنہ ۶۸ھ میں پیدا ہوا اور سنہ ۶۸ھ میں بھی لکھا ہے وہ بھی سات قاریوں میں سے تھا۔ کلام اللہ کو سب سے بہتر جانتا تھا۔ اس برس میں منصور نے شام میں جا کر لشکر وہاں کے خارجیوں کی لڑائی کو بھیجا۔ اس برس میں اشعث طامع بھی ساہی ملک بقا ہوا۔ اسی برس میں وہب بن ورد کی زاہد فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۵ھ اس برس میں منصور نے کوفہ و بصرہ کی فصیل اور خندق بنائی۔ اور جا بجا اسی چیز بنائی

کہ جس میں رعیت کا مال صرف ہو جب شمار چاہا تو پانچ پانچ درہم کی تقسیم کا حکم دیا۔ جب چالیس چالیس جمع آئے تو شاعر نے کہا۔ اے قوم حاضر ہو تم اُس چیز کو جو ہاتھ کو ہمارے امیرالمومنین سے تقسیم پانچ کی اور جمع ہوتا چالیس ہمارے کا۔ **ذکر وفات منصور کا۔ پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۶ھ** اس برس میں فوت ہوا حمزہ بن حبیب بن عمارہ کہ مشہور زیات تھا۔ وہ بھی سات قاریوں میں سے تھا۔ اسی سے قسائی نے قرأت سیکھی۔ وہ کوفہ سے حلوان میں تیل اور حلوان سے کوفہ میں بکری اور جو لیجاتا تھا۔ اسی لئے اُسکو زیات کہتے تھے **پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۷ھ** اس برس میں انتقال کیا اوزاعی فقیہ نے جسکا نام عبدالرحمن بن عمر بن محمد تھا عمر اُسکی ستر برس کی تھی کنیت اُسکی ابوعمرو رہنے والا بروت کا تھا وہیں فوت ہوا اور بعلبک میں پیدا ہوا سنہ ۸۸ھ میں۔ وہ خضاب مہندی کا کرتا تھا وہ شام کے رہنے والوں کا امام تھا۔ لکھا ہے کہ اُسنے ستر ہزار مسئلہ کا جواب دیا۔ قبر اُسکی اُس قریہ میں ہے جو دروازہ بیروت پر ہے جسکا نام خوس ہے اُس قریہ کے رہنے والے نہیں جانتے اُسکو لیکن وہ کہتے ہیں کہ یہ قبر کسی نیکبخت کی ہے۔ اوزاعی منسوب طرف اوزاع کے جو بطن ذوکلاع سے اور لکھا ہے کہ بطن ہمدان سے۔ اسکا دادا محمد بضم یا مثناۃ اور سکون حا مہملہ اور کسر میم اور دال مہملہ کے تھا **پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۸ھ ذکر وفات منصور کا۔** منصور عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس تھا۔ وفات اُس کی اس برس میں چوبیسویں ذی الحجہ کو بیر میمونہ میں ہوئی۔ یہ بغداد سے حج کے لئے معہ اپنے بیٹے مہدی کے نکلا تھا۔ وہاں منصور نے مہدی سے کہا کہ میں ذی الحجہ میں پیدا ہوا اور اسی مہینہ میں حاکم ہوا اب گمان کرتا ہوں کہ اسی مہینے میں مروں گا۔ اسی برس میں باعث میرے حج کرنیکا یہی تھا تجھ لازم ہے کہ پرہیز کرے میرے بعد اُن چیزوں سے جو تجھے متعلق ہوں یعنے ملاقات مسلمین۔ اسیطرح کی اُسکو وصیت کرکے وداع کیا۔ پھر رونے لگا۔ پھر حج کو گیا۔ اور وہاں بیر میمونہ میں احرام باندھے ہوئے مرگیا۔ تاریخ مذکور میں۔ بیماری اُسکی کہڑا رہنا تھا۔ عمر اُسکی تریسٹھ برس کی تھی۔ مدت بادشاہت اُسکی بائیس برس تین مہینے کی کچھ کسر تھی۔ منصور گندم گوں ضعیف پچکی ہوئی گال تھا۔ حمیر میں پیدا ہوا جو زمین بیرات سے ہی مدفون ہوا۔ مقبرہ علی اور اثر احرام باقی رکھا۔ جب دفن کیا تو سر اُسکا کہلا تھا۔ جو وارد ہوئے کہ حج میں گذریں اُن میں سے یہ ہیں کہ خلیفہ منصور گرد کعبے کی رات کو پھرتا تھا۔ ناگاہ سنا کہ کوئی شخص کہتا ہے۔ اے اللہ تجھسے شکوہ کرتا ہوں پہلی بغاوت و فساد سے زمین پر اور حایل ہونے طمع سے حق اور صاحب حق میں۔ منصور نے یہ سنکر طرف مسجد کے نکلکر اُسے بلایا اور پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہے۔ اُسنے کہا اے سردار مومنوں کے اگر مجھے پناہ دے تو تجھے

چند بار تو نے اصل اصول سے خبر دوں جب اُسنے امن دیا تو وہ کہنے لگا وہ شخص جسے طمع عارض ہے یہانتک کہ حق اور صاحب حق میں حایل ہوا۔ تو ہی ہے اے سردار مومنوں کے۔ منصور نے کہا افسوس تجھ پر۔ مجھ کیونکر طمع عارض ہے۔ سب زر و سفید کھٹا میٹھا زمانہ کا میرے قبضہ میں ہے۔ اُسنے کہا اللہ نے تجھ کو نگہبان آدمیوں اور اُن کے مال کا کیا ہے۔ اور تو نے اُنہیں اور اپنے میں پردہ گچ اور آئینہ کا بنایا اور دربان سے لوہے کی لگائے۔ اور چوبداروں کو سونٹے ہتھیار دہاں ٹھہاکر حکم دیا کہ کسی کو آنے نہ دیں مگر فلاں فلاں کو۔ مظلوم اور طول بہو کے ننگے محتاج مہمان کے آنے کا حکم نہیں۔ اور کوئی شخص ایسا نہیں کہ جسکا حق اس مال میں نہ ہو یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ تو نے اُسے اپنے لیئے خاص کیا ہے۔ اور رعیت پر تنگی کر کے مال جمع کرتا ہے اور اُنہیں نہیں دیتا جسے چاہتا ہے دیتا ہے یا جمع کرتا ہے۔ کہینگے یہ لوگ کہ یہ شخص وہ ہے جسنے چوری خدا کی کی۔ ہم اسکی چوری کیوں نہ کریں؟ اسنے ہمارے واسطے رعایا کا نفس قید کیا۔ یہ لوگ بار یاب آپسمیں اکٹھا کر کے جس چیز کو چاہینگے تجھ تک پہنچاوینگے اور جسکو چاہینگے نہ پہنچاوینگے۔ جبکہ حاکموں کا یہ حال ہوگا۔ تو معاملات رعایا کے خراب ہونگے۔ یہ خبر جب شہرت پائیگی تو سب لوگ حاکموں سے خوف کرینگے اور عامل رعیت پر ظلم کرینگے پھر رعایا میں جو صاحب قدرت ہیں وہ اپنے سے کم پر ظلم کرینگے۔ اسیطرح سے بلاد اللہ کے طمع سے پُر ہوئے ظلم کرنے اور فساد کرنیسے یہ قوم تیری بادشاہت میں شریک ہوئی۔ اور تو غافل ہے۔ اگر کوئی فریادی آئے تو آنے نہ دینگے اگر وہ اپنا حال تجھ پر ظاہر کرنا چاہے تو تو بھی اُسے منع کریگا۔ کیونکہ تو نے ایک شخص واسطے فیصلہ قضایا کے مقرر کیا ہے مظلوم جب اس پاس جائیگا وہ اُسکو دفع کریگا۔ اور جب تیرے آگے فریاد کرے تو مار کھائیگا تاکہ اوروں کو تنبیہ ہو۔ تو اُسکو دیکھتا ہے اور منع نہیں کرتا۔ اب بتا کہ اسلام کہاں رہا۔ اگر تو اپنے بیٹے کے واسطے مال جمع کرتا ہے تو اللہ اُس کو ماں کے پیٹ میں ساقط کریگا اُسکا مال میں حصہ نہوگا۔ کوئی خزانہ نہیں کہ اُسکے نیچے ہاتھ بخیل کا نہو کہ وہ نگہبان اُسکا ہے۔ اللہ اطفال پر ایسا مہربان ہے کہ آدمیوں کی بھی رغبت اُسپر ہوتی ہے۔ تو کسیکا دینے والا نہیں۔ بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے بحساب دیتا ہے۔ اگر تو مال کو بندوبست ملک اور قوت کو جمع کرتا ہے تو اللہ نے تجھے حال بنی اُمیہ کا دکھایا ہے کہ اُن کو سونے چاندی جمع کئے ہوئے نے کچھ فایدہ نہ دیا۔ اور نہ سیاہ گھوڑے ہتھیار کچھ کام آئے۔ اللہ نے جو چاہا سو کیا۔ اگر تو اجتماع مال واسطے حصول مرتبہ کے جو اس سے بڑا ہو کرتا ہے تو قسم خدا کی جس مرتبہ پر کہ تو ہے اس سے کوئی مرتبہ بڑا نہیں۔ ہاں ایک مرتبہ ہے مگر اُس تک جب پہنچے گا کہ مرتبہ موجود کے خلاف ہو۔

ذکر اولاد منصور کا کہ وہ مہدی محمد ہے۔ کیونکہ جعفر اکبر اپنے باپ کی زندگی میں فوت ہوا اور اولاد منصور سے سلیمان۔ عیسےٰ۔ یعقوب۔ جعفر اصغر صالح مسکین تھے۔ منصور خلوت میں بڑا خوش خلق تھا۔

ذکر خلافت مہدی کا۔ مہدی محمد ابن منصور کہ وہ تیسرا خلیفہ عباسیوں کا تھا۔ ذی الحجہ میں باپ کے مرنے اور لوگوں کی بیعت کرنے کی خبر اسکو پہنچی۔ اسواسطے کہ قاصد بغداد سے مکہ کو گیارہ دن میں۔ بعد معلوم ہونے خبر انتقال کے اہل بغداد نے بیعت اس کی کی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۵۹ھ و سنہ ۱۶۰ھ اس برس میں مہدی نے حکم کیا پھیرنے نسب آل زیاد کا کہ معاویہ ابن سفیان نے عبید رومی سے ملایا تھا۔ ان کو قریش اور دیوان قریش اور عرب سے نکال کر ثقیف کیطرف پھیرا۔ اسی برس میں مہدی نے حج کیا۔ اور لوگوں کو مال بہت دیا اور مسجد رسولخدا کو دراز کیا اور حلب بلخ سے مکہ تک کیا۔ اسی برس میں داؤد طائی زاہد فوت ہوا کہ یاران ابی حنیفہ سے تھا۔ اور عبدالرحمن بن عبداللہ مسعود مسعودی راہی ملک بقا ہوا۔ اور اسی برس میں خلیل بن احمد بصری نحوی استاد سیبویہ کا فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۱ھ اس برس میں حکم کیا مہدی نے جلائے محکم مکہ کے رستہ میں لینے کا اور بنائے کرنے امہال اور برک کا اور کھودنے کنوؤں کا اور چھوٹا کرنا میلوں کا شہروں میں اور برابر منبر بنی کے بنانے کا اسی برس میں مہدی نے یحییٰ بن خالد برمک کو اپنے بیٹے ہارون کے ساتھ کیا۔ اور ہادی کے ساتھ امان بن صدقہ کو کیا۔ اسی سال میں سفیان ثوری نے انتقال کیا۔ پیدائش اسکی ۹۷ھ میں تھی۔ اسی سال میں ابراہیم بن ادہم بن منصور زاہد فوت ہوا۔ جائے پیدائش اسکی بلخ تھی۔ شام میں جاکر منزلگاہ بنالی وکرہ بکر بن وایل سے ہے۔ ابراہیم بن بسار کہتا ہے کہ میں نے ابراہیم بن ادہم سے پوچھا کہ ابتدا تیری کیونکر ہوئی کہ زاہد بنا۔ اسنے کہا کہ اسکے پوچھنے سے نہ پوچھنا بہتر ہے۔ لیکن میں اسے ہمیشہ پوچھتا تھا۔ آخر کو اس نے کہا کہ باپ میرا بادشاہ خراسان تھا۔ میری طبیعت شکار دوست تھی۔ ایک دن میں سوار تھا۔ اور کتا میرا شکار پر چلا۔ ناگہاں میں نے آواز پیچھے سے سنی کہ اے ابراہیم! میں نے اسواسطے تجھ کو نہیں پیدا کیا۔ اور نہ یہ میں نے حکم کیا۔ اس وقت خوف سے میرے بدن کے بال کھڑے ہوگئے۔ میں نے دائیں بائیں جو دیکھا تو کسی کو نہ پایا۔ تب میں نے لعنت کی شیطان کو اور گھوڑے کو حرکت دی پھر قریب زین سے سنا کہ اے ابراہیم! اسواسطے نہیں پیدا کیا میں نے تجھ کو۔ اور نہ یہ حکم دیا میں نے تجھ کو۔ جب یہ سنا تو پھرا اور یہ کہا کہ افسوس ڈرانیوالا خدا کی طرف سے مجھ پاس آیا قسم ہے اب میں نافرمانی خدا کی نہ کرونگا۔ پھر اپنے اہل و عیال کیطرف متوجہ ہوا یہانتک کہ عراق میں گیا پھر شام میں گیا پھر

طرابلس میں آیا۔ پھر اجارہ چاہا مجھسے ایک باغبان نے باغ کو۔ باغ میں بہت دن رہا۔ جتنا میں آپ کو چھپاتا اور آدمیوں سے بھاگتا اُتنا ہی مشہور ہوتا تھا۔ ابراہیم بن ادہم اپنے ہاتھ کی مزدوری سے کہاتا تھا جیسے کھیتی کاٹنے یا باغ کی نگہبانی کرنے یا مٹی کھودنے سے۔ اللہ اُسپر رحمت کرے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۲ و سنہ ۱۶۳ھ۔ ذکر مقنع خراسانی کا۔ اس برس میں مہدی آمادہ لڑائی کا ہوا۔ خراسان اور غیر خراسان سے لشکر جمع کرکے ہرداں اُتار کر وہاں سے گیا۔ اپنے بیٹے موسیٰ ہادی کو بغداد پر خلیفہ کیا۔ اور اپنے بیٹے ہارون رشید کو اپنے ساتھ لیگیا۔ جب مہدی حلب میں پہنچا تو اُسنے سنا کہ اس نواح میں قوم زنادقہ ہیں اُن سب کو جمع کرکے قتل کیا اور اُن کی کتابیں پہاڑ ڈالیں۔ اپنے بیٹے ہارون کو معہ لشکر لڑائی پر چھوڑ کر آپ جیحان کو گیا۔ ہارون نے شہر روم میں بہت شورش کرکے بہت فتوحات حاصل کیں اور سلامت اور فتح مند پھر گیا۔

ذکر مرنے مقنع خراسانی کا۔ اس برس میں مقنع خراسانی مارا گیا کہ نام اُسکا عطا تھا۔ حالات یہ ہیں وہ ایک مرد جادوگر خیال کیا جاتا تھا۔ آدمیوں کو صورت چاند کی طلوع ہوتی ہوئی اور دو مہینے کے رستے سے وہ چاند دکھاتا تھا۔ اسی چاند کی طرف ابن سنابلک نے اپنے قول میں کہ مضمون اُسکا یہ ہے اشارہ کیا ہے۔ لازم جان تو اس امر کو کہ چاند مقنع کا طالع نہیں جادوؤں سے بلکہ میرے چاند کے دیکھنے سے طالع ہے جو سبکو علے العموم روشن کرتا ہے۔ مقنع مذکور نے دعوے خدائی کا کیا تھا۔ جماعت کثیر اُسکی مطیع ہوئی۔ وہ کہتا تھا کہ اللہ گھس گیا ہے آدم میں۔ پھر نوح میں پھر اور نبیوں میں کہ یکے بعد دیگرے تھے یہانتک کہ مجھ میں بھی ہے ماوراء النہر رستاق کش سے ایک قلعہ بناکر کہ نام اُسکا سنام تھا۔ وہاں سکونت کی۔ جب آدمیوں نے بلواکر کے اُس قلعہ میں اُسے گھیرا تب اُسنے اپنی عورتوں کو زہر پلاکر مار ڈالا اور آپ بھی زہر پیکر اسی سال مرگیا۔ خدا کی لعنت اُسپر ہو جبو مسلمان اُسکے قلعہ میں گھس آئے۔ اور وہاں اُسکے سب لوگوں کو قتل کیا۔ خواہ تابع۔ خواہ متعلق۔ ابتدا میں وہ چھوٹا قد۔ اہل مرو سے تھا۔ اور بدصورت کانڑا ہوتا تھا۔ کہ وہ رکھ نہ تھا۔ بلکہ ایک سونے کا مونہہ بنایا تھا اُسے مونہہ پر چڑھائے رہتا تھا۔ مقنع اُسے اسی واسطے کہتے ہیں۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۴ھ اس برس میں منصور کا چچا عیسے بن علی بن عبداللہ بن عباس جاں بحق ہوا۔ عمر اُسکی اسّی برس کی تھی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۵ھ اس برس میں مہدی نے اپنے بیٹے ہارون رشید کو معہ بہت سے لشکر کے

واسطے لڑائی روم کے خلیج قسطنطنیہ پر پہنچا۔ وہ روم کو قتل اور لوٹ کر پھر آیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۶ھ اس برس مہدی اپنے وزیر یعقوب بن داؤد بن طبان پر قابض ہوا جو پہلے وزارت مہدی سے نضر بن سیار کے واسطے لکھتا تھا جب معطل اور بیکار ہوا تب مہدی سے ملا اور منصب وزارت پر قایم ہوا۔ سب کام اس سے متعلق ہوئے جب یہ وزارت کے کام پر قادر ہوا تو دشمن رشک سے درپے اسکی خرابی کے ہوئے۔ یہانتک کہ اُسے پکڑا اور قید کیا۔ اور خلافت رشید تک قید رہا جب اندھا ہوا چھوڑ دیا۔ وہ مکہ میں گیا۔ یار مہدی کے اسکے پاس آن کر شراب پیتے تھے۔ اور مہدی اُن کو منع کرتا تھا جب نہ مانا تو مہدی نے تنگ ہو کر اُسکو قید کیا۔ اسی حال میں بشار بن برد نے شعر کہا کہ مضمون اُسکا یہ ہے اے بنی امیہ ملکدر ہوئے تم ہمیشہ ہو غفلت تمہاری اس بات سے کہ خلیفہ یعقوب بیٹا داؤد کا ہے۔ خراب ہوئی خلافت تمہاری اے قوم! پس عرض حال کرو خلیفہ خدا سے دف نے بجنے اور عود بجنے کی۔ اس برس ڈاک بٹھائی مہدی نے مکہ اور مدینہ اور یمن میں خچر اور اونٹ کی۔ اس برس میں بشار بن برد شاعر زندقہ مارا گیا۔ وہ اندھا تھا کہ پیدا ہوا تھا نابینا آنکھیں۔ نوے ۹۰ برس کی عمر میں وہ قتل ہوا۔ بشار مذکور آگ کو زمین پر فضیلت دیتا تھا اور رائے شیطان کو صواب جانتا تھا کہ نے سجدہ آدم میں۔ لعنت ہو خدا کی اُسپر۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۷ھ اس برس میں فوت ہوا عیسے بن موسی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سفاح اور منصور کا۔ یہ وہ شخص تھا جسکے لئے وصیت کی تھی سفاح نے خلیفہ ہونیکی بعد منصور کے منصور نے اُسکو موقوف کر کے اپنے بیٹے مہدی کو حاکم کیا۔ عمر عیسے بن موسے مذکور کی پینسٹھ برس کی تھی۔ اس برس میں وسیع کیا مہدی نے مسجد حرام اور مسجد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو

پھر شروع ہوا سنہ ۱۶۸ھ۔ ذکر مرنے مہدی کا۔ اس برس میں فوت ہوا مہدی محمد بن عبداللہ منصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ماسندان میں بائیسویں محرم کو۔ مدت اُس کی خلافت کی دس برس اور ایک مہینہ تھا۔ عمر اُسکی تینتالیس برس کی تھی۔ جوزجان کے نیچے دفن کیا اُسکے بیٹے رشید نے اُسپر نماز پڑھی۔ جب مہدی کچہری کرتا تو کہتا کہ قاضیوں کو بلاؤ۔ اگرچہ اُن کے بلانے سے کچھ فائدہ نہیں لیکن اُن کی حیا سے گناہ نہ کرونگا۔

ذکر بادشاہت ہادی کا جو چوتھا بادشاہ عباسیوں کا تھا

موسی ہادی گرگان میں اہل طبرستان سے لڑتا تھا کہ لشکر مہدی نے اُسکی خلافت پر بیعت کی جس دن

مہدی نے وفات پائی یعنے بائیسویں محرم ۱۶۹ھ کو جب رشید معہ لشکر مہدی کے بغداد میں پہنچا پہرے آتے تھے ماسدان سے جب یہی بیعت ہادی کی لی گئی۔ لکھا رشید نے سبکو مرنا مہدی کا اور بیعت لینا ہادی کا جب ہادی کو خبر ملنے اپنے باپ مہدی کی اور بیعت کی گرگان میں پہنچی حکم کوچ کا دیا۔ اور ڈاک میں روانہ ہوکر تیس دن میں بغداد میں داخل ہوا اور اپنا وزیر ربیع کو بنایا۔

ذکر ظاہر ہونے حسین بن علی بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب کا

اس برس میں حسین مذکور ظاہر ہوا مدینۂ رسول میں۔ اسکے ساتھ گروہ رشتہ داروں کا تھا جنمیں سے حسن بن محمد بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب اور عبداللہ ابن اسحاق بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب تھا۔ عبداللہ مذکور بیٹا عائکہ کا تھا جب حسین مذکور نے مضبوطی پائی تو اُسمیں اور ہادی کے عامل میں جسکا نام عمر بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب کا تھا۔ مدینہ پر لڑائی ہوئی عمر مذکور بھاگا اور سب لوگوں حسین مذکور سے کتاب خدا اور رشتۂ پیغمبر پر واسطے مرتضےٰ کے کہ آل محمد سے تھا بیعت کی حسین اور اُسکے یاروں نے۔ گیارہ روز میں سامان درست کرکے ہفتہ کے دن چوبیسویں ذیقعدہ کو نکلے جب حسین مکہ میں پہنچا تو ایک گروہ بندگان مکہ کا اُسے آملا۔ اس برس میں جماعت بنی عباس اور اُن کے دوستوں نے حج کیا تھا۔ اُن میں سے سلیمان بن ابی جعفر منصور اور محمد بن سلیمان بن علی اور عباس بن محمد بن علی تھا۔ اور سوائے انکے اور لوگ بھی تھے جنہوں نے حج کیا تھا۔ یہ سب اُس سے آملے ترویہ کے دن حسین مذکور سے لڑائی ہوئی حسین مذکور مارا گیا اور یار اُسکے بھاگ گئے۔ اُسکا سر کاٹ کر دونوں شخص مذکورین سمیت بنی عباس کے آگے حاضر کیا۔ اور اور بھی زیادہ سو سر داران اہل مدینہ اور اُسکے یاروں کے اُسکے ساتھ تھے۔ از انجملہ سلیمان بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کا بھی سر تھا۔ اور جو لوگ بھاگے تھے وہ حاجیوں میں مل گئے۔ نام اُس جگہ کا جہاں لڑائی ہوئی فج ہے جو مکہ سے طائف کی طرف واقع ہے۔ یہ شہر ایسا مشہور ہے کہ شاعر نمیری نے بھی اپنے شعر میں کہا ہے جسکا مضمون یہہ ہے خوشبو مشک کی دسے قبیلہ نعمان کا۔ اگر چلے اُنمیں زینب عورتوں شرمگین میں چلینگی فج میں پہر مقام کرینگی رات کو لبیک کہتی ہوئی۔ واسطے اللہ کے عمرہ باندھنے والیاں۔ اور بعضے شاعروں نے اُن کے فج میں قتل ہونے میں شعر کہا ہے جسکا مضمون یہہ ہے۔ "البتہ روتا ہوں میں بلند آواز سے حسین اور حسن ابن علی بن عائکہ پر کیونکہ دیکھا میںنے اُنہیں کہ اُن کو کفن نہیں اُترے فج میں صبح کو نہ مثل رہن کے ہونیوالوں

میں سے ادریس بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب کا۔ ڈاک واضح غلام بنی عباس پر بیٹھ کر مصر میں آیا۔ واضح مرد شیعہ تھا۔ ادریس کو ڈاک مذکور پر سوار کر کے مغرب کو لیگیا۔ یہانتک کہ زمین طنجہ میں پہنچا۔ جب ہادی نے یہ سنا تو واضح کو گردن مارا اور ادریس اس شہر میں رہا یہانتک کہ رشید نے شماخ نامی غلام بنی اسد کو بھیجا۔ اسنے زہر سے ادریس کو مارا۔ جب ادریس فوت ہوا تو اسکی ایک حرم حاملہ تھی وہ بیٹا جنی کہ نام اسکا بھی ادریس رکھا باپ کے نام پر۔ جب تک وہ بڑا نہوا وہیں رہی۔ پھر اس بلاد کے ملک میں آیا جب حسین کا سر معہ باقی سروں کے ہادی کے پاس آیا تو بسبب خفگی کے اُن کو انعام نہ دیا حسین مذکور شجاع اور کریم تھا یہانتک کہ یہ جب مہدی کے پاس آیا تھا تو مہدی نے چالیس ہزار دینار اسے دیئے تھے۔ اسنے بغداد و کوفہ میں سب بانٹ دیئے جب کوفہ سے نکلا تو کچھ اوڑھنے کو بھی پاس نہ تھا۔ سوائے پوستین کے کہ اسکے نیچے کرتا بھی نہ تھا۔ اس برس میں فوت ہوا مطیع بن اماس کہ جو شاعر تھا۔ اسی برس میں فوت ہوا نافع بن عبدالرحمن بن ابونعیم کہ قرآ سبعہ میں سے تھا۔ نافع سے دوروی روایت کرتے ہیں یعنے درس اور قنبل۔ نافع باب قرآۃ میں پیشوا اہل مدینہ کا تھا۔ سب اہل مدینہ اسکی قرآۃ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اور اسی میں شمار کیئے جاتے تھے۔ وہ قایم مزاج اور بہت سیاہ رنگ تھا۔ مالک نے اسکے سامنے قرآن پڑھا تھا۔ یہ نافع بیٹا عبدالرحمن مقری کا غیر ہے اس نافع کا جو غلام تھا۔ عبداللہ ابن عمر محدث کا۔ یہ جاننا ضرور ہے کہ اس برس میں فوت ہوا ربیع بیٹا یونس چوبدار منصور کا اور غلام اسکا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۰ھ اس برس میں موسے ہادی بن محمد مہدی بن عبداللہ منصور فوت ہوا پندرہویں تاریخ شب جمعہ کو۔ یہ ایک برس تین مہینے بادشاہ رہا۔ عمر اسکی چھبیس برس کی تھی۔ بعضے کہتے ہیں کہ اسکی ماں خیزران نے اسکو قتل کیا۔ اسطرح سے کہ لونڈیوں کو حکم دیا کہ اسکے موہنھ کو ایسا ڈھانکیں کہ دم بند ہو جاوے۔ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ چونکہ وہ مریض تھا مرگیا۔ اسکو عیسے باد اکبری میں اسکے باغیں دفن کیا وہ گراں ڈیل گیرا تھا۔ اور اوپر کا ہونٹھ اسکا موٹا تھا۔ اسکے سات بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔

ذکر خلافت رشید بن مہدی کا جو پانچواں بادشاہ عباسیوں کا تھا

اس سنہ ۱۷۰ھ میں ہارون رشید بن مہدی محمد نے بیعت خلافت رشید پر کی۔ جس رات کو ہادی مرگیا اسکی اور ہادی کی ماں خیزران ام ولد یعنے لونڈی تھی۔ رشید رے میں آخر ذی الحجہ ۱۴۸ھ میں پیدا ہوا تھا جب ہادی عیسے باد میں فوت ہوا نماز جنازہ اسکی رشید نے پڑھی پھر بغداد کو گیا۔ اس برس کے ماہ شوال میں

امین محمد بیٹا رشید کا زبیدہ سے پیدا ہوا۔ اور وزیر کیا رشید نے یحییٰ بن خالد کو اور سب کام اُسپر سونپے۔ اس برس میں جدا کیا رشید نے تمام ثغور کو جزیرہ اور قنسرین سے اور اُس سے علیحدہ شہر مقرر کر کے نام اُس کا عواصم رکھا۔ اور فرح خادم ترکی کو حکمدار بنانے طرسوس کا۔ اور اُسکے آباد کرنیکا۔ اس برس میں حکمدار عبدالرحمن داخل اموی حاکم اندلس کو بنانے مسجد قرطبہ کا اور سو ہزار دینار اُسے دیئے۔ وہ رہنے والا کینہ کا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۱ھ - اس برس میں عبدالرحمن اموی حاکم اندلس مر گیا قرطبہ میں کہ داخل اشبونہ ہے واسطے داخل ہونے اُسکے بلاد مغرب میں۔ وہ عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس بن عبد مناف تھا۔ وفات اُسکی ربیع الآخر میں ہوئی۔ پیدائش اُسکی دمشق میں سنہ ۱۱۳ھ میں ہوئی۔ مدت حکومت اندلس کی تینتیس ۳۳ برس تھی۔ کیونکہ یہ حاکم اندلس کا سنہ ۱۳۹ھ میں ہوا تھا جب یہ فوت ہوا تو بعد اسکے اُسکا بیٹا ہشام بن عبدالرحمن حاکم ہوا۔ عبدالرحمن سرخ و سفید کلی لگا در از قد نحیف کانڑا تھا۔ بنی امیہ نے اُسکو بڑی خواہش سے مشرق سے بلایا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۲ھ اس برس میں

پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۳ھ - اس برس میں خیزران رشید کی ماں مر گئی اور اسی برس میں رشید نے حج کیا اور احرام بغداد سے باندھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۴ھ - اس برس میں یحییٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب دیلم کی طرف گیا اور وہاں متحرک ہوا۔ اسی برس میں پیدا ہوا ادریس بن ادریس بن عبداللہ بن یحییٰ مذکور کا جو سلامتی بھاگا تھا جب اُسکے گھر والی ماری گئی تھی ترویہ کے دن مکہ میں جیسا ہمنے ذکر کیا

سنہ ۱۶۹ھ میں جب مرا ادریس کا باپ کہ ادریس اول تھا تو اُسکی ایک لونڈی اوراد حاملہ تھی اُسنے بعد مرنے ادریس کے بیٹا جنا ربیع الآخر میں اس برس کے۔ سوائے اسکے کوئی اور بیٹا اُسکا نہ تھا۔ اُسکا نام ادریس رکھا موافق اُسکے باپ کے نام کے اور وہیں رہا۔ یہانتک کہ بڑا ہوا اور بلندی پائی ملک پر

پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۵ھ - اس برس میں ظاہر ہوئی حکومت یحییٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کی دیلم میں۔ اور شوکت پکڑی اُسنے۔ پھر رشید نے بھیجا اُسکی طرف فضل بن یحییٰ کو معہ لشکر بہاری کے۔ تب نامہ لکھا اُسکے پاس فضل نے متضمن امان کا اور جو کچھ کہ چاہیئے۔ تب جواب لکھا یحییٰ بن عبداللہ نے اُسکو اور قسم رشید کی اُسمیں چاہی۔ اور یہ کہ رشید کو ہاتھ کا لکھا ہوا اور ارکین سلطنت کی اُسپر گواہی ہو۔ اُسنے ایسا ہی کیا جب آیا یحییٰ بن عبداللہ بغداد میں تو گرامی رکھا اُسے رشید نے اور بہت مال اُسے دیا۔ پھر اُسے بند کیا یہانتک کہ قید میں مر گیا۔ اسی برس میں اُٹھا فتنہ دمشق میں مضر بہ اور یمانیہ میں

فوت ہوا ربیع آخر میں ادریس بن یحییٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب

اُس وقت دمشق میں عبدالصمد بیٹا علی کا تہا رُوسار اُسپر جمع ہوئے اور کوشش کی اُنہوں نے وقوع صلح میں۔ پہر بنی الیقین آئے اور صلح کے باب میں کلام کیا۔ اُنہوں نے جواب دیا۔ پہر یمانیہ آئے اور صلح کے کلام کیئے۔ اُنہیں کہا جاؤ ہمارے پاس سے۔ تب گئے یمانیہ بنی قیس کے پاس۔ اور چھ سو آدمی اُن کے قتل کیئے۔ بنی قیس نے مدد چاہی قضا اور سلیح سے لیکن اُنہوں نے مدد نہ کی۔ پہر اُنہوں نے قیس سے مدد چاہی اُنہوں نے قبول کی اور اُن کے ساتھ گئے عوالیک تک جو زمین بلقا سے ہی اور یمانیہ سے آٹھ سو آدمی قتل کیئے۔ آپس میں بڑی لڑائی ہوئی۔ پہر رشید نے عبدالصمد کو دمشق سے موقوف کرکے ابراہیم بن صالح بن علی کو وہاں کا حاکم کیا۔ یمانیوں اور مضریوں میں دو برس تک لڑائی رہی۔ سبب لڑائی کا اُنمیں یہ تہا کہ ایک شخص قیس کا ایک چکی بلقا میں پیسنے کے واسطے لایا اتفاقاً اُسکا گدر چادر دیواری ایک شخص پر پڑا کہ وہ قبیلہ لخم یا جذام سے تہا۔ اس چادر دیواری میں خربوزہ کھیرا وغیرہ اُسکے بوئے ہوئے تہے۔ اُس نے کہانا شروع کیا۔ مالک نے جو یہ دیکھا اُسکو گالیاں دینی شروع کیں۔ آخر کو نوبت زدوکوب کی پہنچی اُسوقت ایک گروہ یمانیوں کا وہاں جمع ہوا اور قیسی کو مارا۔ مضریوں نے یہ دیکھکر اُسکی مدد کی اور ایک مرد یمانیوں کا مار ڈالا۔ یہی فتنہ کا باعث ہوا۔ اسی برس میں فرج بیٹا فضالہ کا اور صالح بیٹا بشر قاری کا فوت ہوا۔ روایت ضعیف ہے۔ اس برس میں نعیم بیٹا میسرہ نحوی کوفی کا مرگیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۷ھ اس برس میں عبداللہ ابن ابی شریک کہ زمان مہدی میں حاکم قضا تہا اور ہادی نے معزول کیا تہا کوفہ میں فوت ہوا۔ یہ عالم منصف حق پہچاننے والا حاضر جواب تہا۔ ایکدن اسکے آگے معاویہ بن ابی سفیان کے حلم کا ذکر ہوا۔ شریک نے کہا وہ شخص حلیم نہیں جو تلف کرے حق کو اور لڑے علی ابن ابیطالب سے۔ پیدایش اسکی بخارا میں سنہ ۹۵ھ میں ہوئی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۷۸ھ سنہ ۱۷۹ھ اس برس میں مالک بن انس بن عامر بن عمر بن حرث کہ اولاد ذوالاصبح سے تہا مرگیا۔ اسیواسطے اُسکو اصبحی کہتے ہیں نام ذوالاصبح کا حرث تہا کہ بیٹا عوف کا تہا اولاد یعرف بن قحطان سے۔ پیدایش امام مذکور کی سنہ ۹۵ھ میں ہوئی۔ اُسنے قرآۃ نافع بن نعیم سے سیکہی اور زہری کو سنا اور ربیعۃ الرائے سے تحصیل علم کیا۔ شافعی کہتا ہے کہ محمد بن حسن نے مجہہ سے پوچہا کہ ابوحنیفہ اور مالک میں کونسا شخص زیادہ عالم تہا میں نے کہا انصاف سے کہوں۔ اُسنے کہا ہاں! شافعی نے کہا قسم ہے تجھے اللہ کی۔ زیادہ عالم قرآن ہمارا صاحب تہا یا تمہارا۔ اُسنے کہا قسم خدا کی

تمہارا صاحب شافعی کہتا ہے کہ میں نے پھر پوچھا کہ قسم دیتا ہوں تجھے اللہ کی کہ کون عالم سنت زیادہ تھا کہا قسم خدا کی تمہارا صاحب۔ شافعی کہتا ہے میں نے پھر پوچھا کہ تجھے قسم ہے خدا کی کہ کون اقوال صحابہ سے زیادہ واقف تھا۔ کہا خدا کی قسم تمہارا صاحب۔ شافعی نے کہا اب کوئی چیز سوائے قیاس کے باقی نہ رہی اور قیاس بھی نہیں اشیاء پر ہوتا ہے۔ مالک جعفر بن سلیمان بن علی بن عبداللہ بن عباس کے پاس جو چچا ابی جعفر منصور کا تھا گیا۔ اُسنے کہا کہ تیری اس بیعت میں ایمان نہیں کیونکہ بیعت زبردستی کرنے والے کی واجب نہیں ہوتی۔ جعفر اس کلام سے خفا ہوا اور مالک کو بلا کر ننگا کر کے خوب کوڑے مارے اور دونوں ہاتھ اُسکے ایسے کہ کسی کو شانے اُتر گئے۔ اس سے بڑا صدمہ اُسے پہنچا۔ لیکن وہ بعد اس زدوکوب کے ہمیشہ بلند مرتبہ ہوتا گیا۔ مالک مذکور مدینہ میں جاں بحق ہوا اور بقیع میں دفن ہوا۔ یہ بہت گورا سرخ سفید رنگ دراز قد تھا۔ اسی برس میں مسلم بن خالد زنگی فوت ہوا۔ شافعی مالک سے پہلے اسکا مذہب تھا اُسنے علم فقہ اُسی سے پڑھا۔ یہ سفید رنگ تھا لیکن سرخی بہت غالب تھی۔ اسلئے اُسکو زنگی کہتے ہیں۔ اس ۱۷۹ھ میں سید حمیری شاعر مرگیا جسکا نام اسماعیل بن محمد بن یزید بن ربیع بن مفرغ تھا۔ لقب اُسکا حمیری اور سید تھا کہ نام سے بھی زیادہ مشہور ہے یہ شخص شعر بہت کہتا تھا اور شیعہ تھا۔ اکثر صحابہ کے حق میں طعن کرتا تھا۔ اہلبیت کی مدح اور عائشہ ام مومنین کی ہجو اکثر کرتا تھا۔ ابی نبیل سے ہے قصیدہ اُسکا جو عائشہ کے جانے میں بصرہ کی طرف واسطے لڑائی علی علیہ السلام کے لکھا ہے اُسمیں ایک شعر ہے کہ مضمون اُسکا یہ ہے "گویا کہ عائشہ اپنے کام میں سانپ ہے۔ چاہتی ہے اپنی اولاد کو کھا جاوے" اسی طرح عائشہ اور حفصہ کی ہجو میں بیتیں کہیں کہ مضمون اُن کا یہ ہے "ایک۔ ان دونوں میں ایسی ہے کہ جسنے عیب رکھا اُسکی حدیث کو۔ اور دوسری نے نہایت سرکشی کی۔

پھر شروع ہوا ۱۸۰ھ اس برس میں فوت ہوا ہشام بن عبدالرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک حاکم اندلس۔ مدت اُسکی امارت کی سات برس سات مہینے تین دن تھی۔ عمر اُسکی اُنتالیس برس چار مہینے تھی۔ بعد اُسکے اُسکا بیٹا حکم بن ہشام حاکم ہوا۔ اُسپر خروج کیا اُسکے چچاؤں سلیمان اور عبداللہ نے کہ وہ دونوں بیٹے عبدالرحمن کے تھے۔ یہ دونوں زبردست عدو میں تھے ایک مدت اُنسے لڑائی رہی۔ آخر کار حکم اپنے چچا سلیمان پر فتحمند ہوا۔ ۱۸۴ھ میں اُن کو قتل کیا جب یہ بات اُسکے دوسرے چچا نے سنی خائف ہو کر ۱۸۶ھ میں حکم سے صلح کی۔ جس زمانہ میں کہ حکم اپنے چچاؤں سے

اڑاتا تھا۔ رومیوں نے فرصت پاکر مقصد شہروں اسلام کا کیا ۱۸۵ھ میں شہر ہرقلونہ کو لیلیا۔ اسی سنہ ۱۸۰ھ میں جعفر بن یحییٰ بن خالد نے شام میں جاکر فساد جو کہ وہاں برپا تھا زد کیا۔ اسی برس میں رشید بسبب نافرمانی رعایا کے فصیل موصل کی اکھیڑی۔

بیان سیبویہ نحوی کا ۔ سیبویہ نحوی بفتح میں کہ ایک قریہ شیراز کا ہے نوت ہوا۔ لیکن بعضے کہتے ہیں سنہ ۱۷۸ھ میں یہ واردات ہوئی۔ نام سیبویہ کا عمر بن عثمان بن قنبر تھا۔ یہ بڑا عالم متقدمین اور متاخرین تھا سب نحو کی کتابیں اسکی کتاب کے آگے زاید ہیں۔ یہ شاگرد خلیل بن احمد کا تھا عمر اسکی چالیس سے زیادہ تھی۔ بعضوں نے کہا ہے کہ سنہ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں انتقال کیا۔ بعضوں نے سنہ ۱۸۵ھ میں لکھا ہے۔ ابوالفرج جوزی کہتا ہے کہ سیبویہ سنہ ۱۹۴ھ میں نوت ہوا۔ عمر اسکی تینتیس ۳۳ برس کی تھی۔ موضع وفات اسکا شہر سادہ تھا۔ خطیب بغداد ابی درید نے ذکر کیا ہے کہ سیبویہ شیراز میں جاں بحق ہوا۔ وہیں اسکی قبر ہے۔ سیبویہ ایک شعر اکثر پڑھتا تھا کہ جسکا یہ مضمون ہے جب شغاپا تا درد سے گمان کرتا ہے کہ نجات پائی۔ لیکن کسے درد ہے کہ وہ زائل اسکا ہے۔ سیبویہ لفظ فارسی ہے۔ معنے اسکے بوئے سیب ہیں یہ اسکا لقب تھا۔ وجہ اس لقب کی بعضے یہ کہتے ہیں کہ وہ ایسا خوبصورت تھا کہ رخسار سے اسکے گویا دو سیب تھے۔ اسی اور کسائی میں مباحثہ ہوا تھا جو مشہور ہے۔ اس قول میں کہ گمان کرتا ہوں میں کاٹنا بچھو کا سخت زیادہ ہے بھڑ کے کاٹنے سے خلیفہ نے کسائی کی مدد کی۔ سیبویہ اس سے بہت غمگین ہوکر عراق کو چھوڑ کر شیراز کیطرف گیا اور وہیں نوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۱ھ ۔ اس برس میں رشید نے قلعہ روم سے لڑائی کرکے قلعہ صفصاف کو فتح کیا۔ اس برس میں عبداللہ ابن مبارک مروزی ماہ رمضان میں جاں بحق ہوا۔ عمر اسکی ترسٹھ برس کی تھی۔ اسی برس میں مروان بن ابی حفصہ شاعر نے وفات پائی۔ ولادت اسکی ۱۰۵ھ میں ہوئی۔ اسی برس میں ابو یوسف قاضی نے انتقال کیا۔ جسکا نام یعقوب بن ابراہیم تھا۔ لیکن مشہور اپنی ماں خنثیمہ کے نام سے تھا ابو یوسف بری یا ان ابوحنیفہ سے تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۲ھ ۔ اس برس جعفر طیالسی محدث جاں بحق تسلیم ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۳ھ ۔ **ذکر وفات امام موسیٰ کاظم علیہ السلام** ۔

اس برس میں وفات پائی موسے کاظم بن جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی بن ابی طالب نے بغداد میں قید خانہ رشید میں۔ رشید نے ان حضرت کو ابن شاہک کے پاس قید کیا تھا

ابن شاہک کی بہن قید خانہ میں خدمت اُن حضرت کی کرتی تھی۔ حکایت ہے اُس عورت سے کہ موسےٰ مذکور جبکہ نماز عشا سے فراغت پاتے تھے تو خدا کی تعریف کرتے تھے اور دُعا مانگتے تھے۔ یہانتک کہ رات گھٹنے لگتی تھی۔ پھر نمازیں پڑھتے تھے۔ یہانتک کہ صبح ہو جاتی تھی۔ پھر نماز صبح پڑھکر بیٹھے تھے۔ پڑھتے دن تک آرام فرما کر زوال سے پہلے بیدار ہو جاتے تھے۔ پھر وضو کر کے نمازیں پڑھتے تھے یہانتک کہ عصر کی نماز پڑھکر ذکر خدا میں مصروف ہوتے۔ یہانتک کہ مغرب کی نماز پڑھتے۔ پھر درمیان مغرب اور عشا کے نمازیں پڑھتے۔ یہی عادت وفات تک رہی علیہ وعلیٰ آبائہ التحیتہ والسلام۔ لقب اُن کا کاظم اسواسطے تھا کہ وہ نیکی اُس شخص سے کرتے تھے جو اُن سے برائی کرتا تھا۔ اُن کے باپ جعفر صادق ؑ کا ذکر ۱۴۸ھ میں گذرا اور اُن کے دادا محمد باقر کا ذکر ۱۱۶ھ میں۔ پیدائش موسیٰ مذکور کی ۱۳۹ھ میں۔ اور وفات آنحضرت کی اسی ۱۸۳ھ میں پندرہویں رجب کو بغداد میں ہوئی۔ قبر مبارک اُن کی بہت مشہور ہے۔ اُسپر شہر بڑا غرب کی جانب بغداد کی بنا ہے۔ اور باقی آئمہ اثنا عشر کا حال ہم بیان کرینگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۔

ذکر وفات یونس نحوی کا ۔ اسی برس میں فوت ہوا یونس ابن حبیب کہ مشہور نحوی تھا۔ یہ شاگرد ابی عمر بن علاء کا تھا۔ عمر اسکی اکیسو ایک برس کی تھی سیبویہ اُس سے روایت کرتا ہے یونس کے لئے نحو میں مذہب اور قیاس کہ اُس میں کوئی اُسکا شریک نہیں۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۴ھ ۔ اس برس میں رشید حاکم یمن اور مکہ فوت ہوئے کہ متعلقات بربری سے ہیں۔ اور داؤد بن یزید بن یزید حاتم مہلبی حاکم سند کا ہوا۔ اور یحییٰ حرسی حاکم جبل کا۔ اور مہرویہ رازی طبرستان کا۔ اور ابراہیم بن اغلب افریقیہ کا۔ یہ پہلے موصل پر تھا۔ عامل اسکا یزید بن مزید بن زاہد سیبانی تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۵ھ اس برس میں چچا منصور کا عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس فوت ہوا۔ جو زوجی عبدالملک سی یزید بن معاویہ کو تھی وہی اُدہتی۔ ان دونوں کی وفات میں فاصلہ اکیسو بیس برس سے زیادہ تھا۔ اسی برس میں مُوا یزید بیٹا مزید بیٹا زایدہ شیبانی کا۔ وہ بھتیجا معن بیٹے زائدہ کا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۶ھ و سنہ ۱۸۷ھ ۔ **ذکر لڑائی برامکہ** ۔ اس برس فوت ہوا رشید برامکہ میں اور مارا جعفر بن یحییٰ کو۔ مگر اس لڑائی کے سبب وقوعیں بہت اختلاف ہے

اکثر یہ کہتے ہیں کہ یہ لڑائی عباسیہ رشید کی بہن کے سبب سے ہوئی۔ کیونکہ رشید نے اپنی بہن کا نکاح جعفر سے کیا تھا تاکہ گھور نا حلال ہو جاوے۔ لیکن شرط یہ کی تھی کہ اُسکے پاس نہ جانا۔ جعفر نے اُس سے جماع کیا وہ حاملہ ہوئی اور بیٹا جنی۔ بلکہ بعض نے کہا کہ رشید نے قید کیا یحییٰ بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب کو جعفر کے پاس۔ اُسنے اُسے چھوڑ دیا۔ اور بعضوں نے کہا کہ جب امر برامکہ عظیم ہوا اور اُن کی بزرگی مشہور ہوئی اور آدمیوں نے اُن سے محبت کی تو بادشاہوں نے اُن کے قتل میں صبر نہ کیا اور بعض نے اور کچھ بھی کہا ہے۔ قتل جعفر کا انبار میں غرہ صفر اس برس میں وقت آنے رشید کے حج سے ہوا بعد قتل کرنے جعفر کے یحییٰ اور اُسکے بیٹے کو وہ تمام اسباب کے گھیر لیا اور جو کچھ مال و اسباب برامکہ میں تھا لیلیا۔ تمام شہر میں منادی کی کہ اُن کا اور اُنکے دوستوں کا مال ضبط کریں۔ سر اور دھڑ جعفر کا بغداد میں پھیکر حکم دیا کہ اُسکے سر اور دھڑ کے ایک ٹکڑے کو پل پر لٹکا دیں اور دوسرے ٹکڑے کو دوسرے پل پر۔ مگر معترض نہوا رشید محمد بن خالد بن برمک اور اُسکے بیٹے سے اور نہ اُسکے اسباب سے۔ کیونکہ وہ اور اُسکا بیٹا اپنے بھائی یحییٰ خالد بن برمک کا شریک نہ تھا۔ عمر جعفر کی سینتیس برس کی تھی۔ سات برس تک یہ وزیر رہا۔ اسمعامل میں رقاشی نے شعر کہے ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ شعر ابونواس نے کہے ہیں کہ مضمون اُن کا یہ ہے۔ اب ہم اور ہماری اونٹنیاں آرام میں ہوئیں۔ قید ہوا وہ شخص کہ ہمیں تکلیف آنے جانیکی دیتا تھا۔ کہو ہماری سواریوں کو کہ تم رات کے چلنے سے محفوظ ہوئیں۔ اور قطع کرنے رستہ سخت سے دوڑ کر کہو از دن کو کہ پہنچے تم جعفر پاس اب بعد اسکے مصیبت نہیں دیکھنے کی۔ کہو بخششوں کو بعد ٹوٹنے کے کمی نہیں دیکھنے کے۔ اور کہہ مصیبتوں کو کہ پھر تیز نہ رہی تلوار برمکی کی جو کاٹتی تھی تلوار ہاشمی کو۔ اسی برس میں مغرور دل کیا روم نے اپنے بادشاہزادے کو جسکا نام ایرینی تھا۔ اور نیقفور کو بادشاہ بنایا۔ اور اُسکی طرف سے رشید اور ہارون کو لکھا۔ پیچھے حمد خدا اور نعت رسالت پناہ کے معلوم ہو کہ بادشاہزادے کہ مجھسے پہلے تھے اُسنے تجھے بمنزلہ مرغ کے بنایا تھا۔ اور آپ مثل پیادہ کے بنتے تھے اُسنے تمام مال تیرے لئے بھیجا ہے یہ امر محض حماقت اور ضعف عقلی اُسکی سے سرزد ہوا۔ لازم ہے کہ بمجرد دیکھتے ہی میرے نامہ کے سب اسباب پھیر دے والا آمادہ لڑائی کا ہو جب رشید نے اُس نامہ کو دیکھا غضبناک ہو کر پشت نامہ پر لکھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ جواب ہے ہارون امیر مومنین سے نیقفور روم کے کتے کی طرف سے تمام تیرا خط پڑا اے بیٹے کافرہ کے۔ تیرے خط کا جواب وہی ہے جو تو مناسب جانے

زجو میں لکھوں رشید نے اُسیدان کوچ کر کے ہرقلہ میں پہنچکر اُسکو فتح کیا۔ اور خوب لوٹا اور خراب کیا تب نیقفور نے لاچار ہوکر کچھ خراج دینے پر صلح کی۔ رشید نے بھی قبول کیا۔ اسی برس میں ضبابین مضریہ اور ربانیہ کے شام پر فتنہ ہوا۔ رشید نے بذریعہ خط کے مصالحہ کروایا۔ اسی برس میں فضیل بن عیاض زاہد نے وفات پائی۔ پیدایش اُسکی سمرقند میں تھی وہاں سے مکہ میں جاکر وفات پائی۔

ذکر ابو مسلم معاذ ہراوی نحوی کا۔ اسی برس میں ابو مسلم معاذ ہراوی نحوی فوت ہوا یہ وہ ہے کہ جس سے کسائی نے علم نحو پڑھا تھا۔ یہ زمان یزید بن عبد الملک میں پیدا ہوا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۸ھ۔ اس برس میں عباس بن احنف شاعر نے وفات پائی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۸۹ھ۔ اس برس میں ابو الحسن بن علی بن حمزہ بن عبد اللہ بن فیروز جو مشہور کسائی ہے رے میں فوت ہوا۔ یہ بھی سات قاریوں میں سے تھا۔ اور نحو اور لغت کا امام تھا بعضوں نے لکھا ہے کہ یہ ۱۸۱ھ میں راہی ملک عدم ہوا۔ اسکو کسائی اسلئے کہتے ہیں کہ جب وہ کوفہ میں حمزہ بن زیات کے پاس آیا تو چادر میں لپٹا ہوا تھا۔ بعض نے لکھا ہے کہ اُسنے حج اور احرام چادر میں کیا تھا۔ اسی برس میں رشید رے میں گیا۔ چار مہینے وہاں رہا۔ پھر عراق میں پھر آیا۔ اور آخر ذی الحجہ میں داخل بغداد ہوا۔ وہاں رہا۔ اور جعفر کی لاش کے جلانے کا حکم دیا۔ اُسکی لاش پل پر سولی پر کھینچی ہوئی تھی۔ رشید یہ کہتا تھا خدا کی قسم میں یہ جانتا ہوں کہ کوئی شہر مشرق و مغرب میں بغداد سے بہتر نہیں۔ یہ دار السلطنت بنی عباس کا ہے۔ لیکن میں اہل نفاق کے ملک میں رہنے سے پرہیز کرتا ہوں۔ وہ ہاویوں کے دشمن اور اہل نفاق کے دوست ہیں۔ اگر یہ باعث نہ ہوتا تو کبھی بغداد سے نہ جاتا۔ اس برس میں فوت ہوا محمد بن حسن شیبانی فقیہ یار ابو حنیفہ کا۔ باپ اسکا حسن ساکن حرستہ تھا جو دمشق سے متعلق ہے۔ وہاں سے عراق کا سفر کر کے واسط میں آیا وہاں بیٹا اسکا محمد بن حسن مذکور پیدا ہوا اور پرورش کوفہ میں پاکر مصاحب ابو حنیفہ کا ہوا۔ فقہ ابو یوسف سے پڑھی۔ چند کتابیں مثل جامع صغیر و جامع کبیر فقہ ابی حنیفہ میں تصنیف کیں۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۰ھ۔ اس برس میں رشید نے معہ ایک لاکھ پینتیس ہزار آدمی کے ہرقلہ پر جاکر تین روز تک اُسکا محاصرہ کیا آخر کو اس برس کے ماہ شوال میں اُسکو فتح کر کے اُسکے رہنے والوں کو بردہ بنایا اور لشکر کو بلاد روم میں بھیجکر صقلیہ اور ملقونیہ کو فتح کر کے لوٹنا اور جلانا شروع کیا

نیقفور نے اپنی رعایا اور اپنی اولاد اور اپنی طرف سے جزیہ دینا قبول کیا۔ اسی برس میں اہل فرس نے عہد شکنی کی تب معتوق بن یحییٰ کہ عامل کنارۂ مصر اور شام کا تھا اُس سے لڑا۔ اور اُن کی بندی پکڑی۔ اسی برس میں فضل بن سہل جو قید تھا مامون کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔ اسی برس میں اسد بن عمر بن عامر کوفی صاحب ابی حنیفہ نے وفات پائی۔ اسی برس میں یحییٰ بن خالد بن برمک ذکر رقہ میں قید تھا محرم میں انتقال کیا۔ عمر اُس کی ستر برس کی تھی

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۱ھ اور سنہ ۱۹۲ھ۔ اس برس میں فوت ہوا فضل بن یحییٰ بن خالد بن برمک جو قید رقہ میں تھا۔ عمر اُسکی پینتالیس برس کی تھی۔ یہ شخص ایسا خوبصورت تھا کہ مثل اُسکا عالم میں نہ تھا۔

ذکر مرنے رشید کا۔ اسی سنہ ۱۹۳ھ میں رشید ستائیسویں جمادی الآخرہ کو طوس میں پہنچکر موا۔ یہ جیسے کہ سفر کیا تھا بیمار تھا۔ لیکن گورگان میں شدت مرض ہوئی۔ تب اپنے بیٹے مامون کو مرو کیطرف بھیجا۔ اور اپنی قبر جس گھر میں رہتا تھا کھدوائی۔ اور اُس گھر میں ایک گروہ کو رکھا جو قرآن خواں تھے۔ رشید ایکطرف قبر کے پڑا مرے واویلا کرتا تھا۔ جب موت قریب آئی بیہوشی اُسپر طاری ہوئی۔ جب اُس سے آرام پایا تو فضل ابن ربیع اور اسماعیل بن صبیح اور مرو روحین اُسکے جنازے پر آئے۔ یہ تینیس برس دو مہینے اٹھارہ دن بادشاہ رہا۔ عمر اسکی سینتالیس برس پانچ مہینے پانچ دن کی تھی۔ وہ خوبصورت گورا کڑے بال والا تھا۔ اسکی اولاد میں امین زبیدہ سے تھا۔ اور مامون لونڈی سے کہ نام اُس کا مراجل تھا۔ اور قاسم مؤتمن اور معتصم محمد اور صالح اور ابو سلیمان محمد اور ابو علی محمد اور ابو محمد جس کا نام ابو احمد محمد تھا۔ یہ سب لونڈیوں سے تھے اور پندرہ بیٹیاں تھیں۔ رشید ہاروں اپنے مال میں سے ہزار درہم تصدق کرتا تھا۔ اسنے امین کو اپنا ولیعہد کیا بعد اُسکے مامون کو۔ اور دونوں میں ایک عہد نامہ اس مضمون کا لکھکر کعبہ شریف میں رکھدیا تھا۔ اور اپنے بیٹے قاسم کو کہ جسکا لقب مؤتمن تھا۔ مامون کے بعد ولیعہد کیا۔ اُسکی بحالی برطرفی کا اختیار مامون کو دیا کہ اگر وہ چاہے تو بحال رکھے اگر چاہے موقوف کرے۔

ذکر خلافت امین کا کہ چوتھا بادشاہ عباسیوں کا تھا۔ جس رات رشید فوت ہوا اُسکی صبح کو اُسکے بیٹے امین کی خلافت پر اُسکے لشکر نے بیعت کی۔ مامون اُسی ہنگام میں مرو میں تھا۔ صالح ابن رشید نے ایک خط متضمن وفات رشید کا اپنے خادم رجا کے ہاتھ امین کے پاس بھیجا۔ اُس خط کے ساتھ انگوٹھی خلیفہ کی اور چادر اور درخت کی ٹہنی بھیجی۔ جب وہ بغداد میں پہنچا تو امین کی خلافت

بیعت ہوئی - اور قصر خلافت میں گیا - پھر زبیدہ اُسکی ماں کہ جسکے پاس خزانہ رشید کا تھا رقعہ سے آئی اور اپنے بیٹے امین کو خزانہ انبار میں بتایا - امین کے ساتھ تمام سردار بغداد کے تھے - اسی برس میں نیقفور بادشاہ روم کا ترجمان کی لڑائی میں مارا گیا - یہ سات برس بادشاہ رہا - -

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۳ و ۱۹۴ھ - اس برس میں پھر کئی باشندے حمص کے اپنے عامل اسحاق بن سلیمان سے اور حمص کو چھوڑ کر سلیمیہ میں گئے - یہ حال دیکھکر امین نے اُسکو معزول کیا - اُسکی جگہ عبداللہ بن سعد حرشی کو حاکم کیا - اُسنے اہل حمص کو یہانتک قتل کیا کہ امان مانگنے لگے تب اُسنے امان دی - اسی برس میں شقیق بلخی زاہد لڑائی کولان میں جو بلاد ترک سے ہے مارا گیا -

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۵ھ اس برس میں خارج کیا امین نے خطبہ سے نام مامون کا چونکہ اُسکے باپ نے ولیعہد اول امین کو کیا تھا اور بعد اُسکے مامون کو جیسا کہ ہمنے بیان کیا - اسواسطے اس برس تلک خطبہ اُن دونوں کا پڑھا جاتا تھا - امین نے مامون کو خطبہ سے موقوف کرکے اپنے بیٹے موسیٰ بن امین کو داخل کیا - لقب اُسکا ناطق بحق رکھا - موسے اُس زمانہ میں بچا تھا پھر امین نے لشکر واسطے لڑائی مامون کے مہیا کرکے علی بن عیسے بن ماہان کو اُسکا سردار کرکے خراسان کو بھیجا - مامون کی طرف سے طاہر بن حسین مرو تھوڑے سے لشکر کے رَے میں رہتا تھا - علی بن ماہان پانچہزار لشکری لیکر رَے سے ملا - جب دونوں لشکر مقابل ہوئے - تب طاہر نے بیعت امین کی توڑکر خلافت مامون پر بیعت کی - اور علی بن عیسے بن ماہان خوب لڑا آخرکار لشکر امین کا بھاگا اور علی بن عیسے بن ماہان مارا گیا جب اُسکا سر طاہر پاس آیا تو اُسنے اُس سر کو مع فتحنامے کے مامون کے پاس خراسان میں بھیجا اسی برس میں ابوالعباس حسن شاعر طبیانی کا فوت ہوا - عمر اُسکی ۱۰۰ برس کی تھی -

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۶ھ اسی برس میں امین نے لشکر کو ہمراہ احمد بن مزید اور عبداللہ بن احمد بن مخلد کے کہ ان ہر ایک کے ساتھ بیس ہزار سوار تھے - واسطے لڑائی طاہر کے حلوان میں بھیجا جب یہ دونوں حافقین میں پہنچے - آپسمیں مخالف ہوکر حافقین سے پھر آئے بے اسکے کہ طاہر سے ملاقات بھی ہو - طاہر سبقت کرکے حلوان میں پہنچا - وہاں ہرثمہ نامہ اور معہ لشکر مامون کے اُسے ملا - اُس خط میں لکھا تھا کہ سونپ دے تو شہروں اور اُسکے متعلقات کو ہرثمہ کو اور خود متوجہ اہواز کا ہوا اُسنے بموجب لکھنے اس مضمون کے اُس حکم کی تعمیل کی - ہرثمہ حلوان میں رہا - مامون کو جب قتل ماہان اور بھاگنو لشکر

امیر کا یقین ہوا حکم کیا کہ میرا خطبہ پڑھیں ساتھ امیر مومنین ہونیکے اور خطاب میرا امیر مومنین کریں۔ اور معین کیا اُسنے واسطے فضل بن سہل کے جانب مشرق سے جبل ہمدان سے تبت تک طول میں اور بحر فارس سے بحر دیلم اور گرگان تک عرض میں۔ اور نام اُسکا ذوالریاستین رکھا۔ ریاست حرب کی اور قلم کی حسن بن سہل کو خراج کی کچہری کا حاکم کیا۔ یہ سب اسی برس میں ہوا۔ طاہر اہواز پر حاکم ہوا۔ پھر واسط پر۔ پھر مدائن پر۔ اور صرصر میں اُترا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۷ھ اس برس میں طاہر اور ہرثمہ نے دونوں لشکروں کے ساتھ جنکو متعین بغداد کا کیا تھا امین کو گھیر لیا۔ اور بغداد کو جلایا اور لوٹا۔ اور بغداد میں غلہ لیجانے کو منع کیا۔ یہانتک کہ وہاں بہت گرانی ہوئی۔ اسی محاصرہ اور سختی حال میں برس گذر گیا۔ اسی برس میں انتقال کیا ابراہیم بن غلب عامل افریقیہ نے جسکی حکومت کا حال ۱۸۴ھ میں گذرا۔ بعد اسکے مرنیکے اُسکا بیٹا ابو العباس عبداللہ بن ابراہیم بن غلب ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۸ھ۔ ذکر غلبہ طاہر کا بغداد میں بعد بڑی لڑائی کے منادی کی کہ جو شخص اپنے گھر میں بیٹھے وہ محفوظ ہے۔ امین بھی اپنی ماں اور اولاد کو لیکر شہر منصور میں گیا وہاں قلعہ بند ہوا۔ رہا یا اور خواجہ سراؤں نے اُسکے لشکر کو متفرق کر دیا۔ طاہر نے محاصرہ کر کے دروازۂ قلعہ کے توڑنے کا ارادہ کیا۔ جب توڑنے لگے۔ تب امین نے امان چاہی ہرثمہ سے اور چاہا کہ مطلع کرے کہ کیا قباحت ہے طاہر پاس آنے میں۔ لیکن اُسنے انکار کیا جب ہفتہ کی رات پندرہویں محرم ۱۹۸ھ ہوئی تو امین بعد عشاء آخر کے نکلا۔ اُسوقت اُسکے سفید کپڑے اور سیاہ چادر تھی۔ تب ہرثمہ نے اُسکو کہلا بھیجا کہ میں مستعد تیری حفاظت پر نہیں۔ اور ڈرتا ہوں اوس سے۔ غلبہ کروں تجھپر۔ لازم تجھے یہ ہے کہ شب آئندہ تک قیام کر۔ تب امین نے نہ مانا اور کہا اسی رات نکلونگا۔ امین نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کر گلے لگایا اور بوسے لیئے اور رویا۔ پھر آیا سوار ہو کر کنارۂ دریا تک۔ وہاں کشتی ہرثمہ کی ملی۔ امین اُسمیں بیٹھ گیا۔ تب ہرثمہ نے اُسکو گلے لگایا۔ اور ہاتھ پاؤں چومے۔ پھر حملہ کیا یاران طاہر نے کشتی ہرثمہ پر یہانتک کہ ڈبو دیا اُسکو۔ تب ملاحوں نے ہرثمہ کو دریا سے نکالا۔ لیکن امین جب پانی میں گرا تو کپڑے اُسکے بہہ گئے اسی حال میں یاران طاہر نے امین کو گرفتار کر لیا۔ وہ سوائے عمامہ اور ازار کے برہنہ تھا۔ طاہر نے اُسے گرفتار کر کے حکم گھر میں قید کر دیا۔ آدھی رات کو ایک گروہ عجم سے اُسے قتل کر دیا۔ سر اُس کا لیکر طاہر کے پاس گئے۔ اُسنے اُس سر کو بغداد کے برجوں میں سے ایک برج پر رکھا

اہل بغداد یہہ سب معاملے دیکھتے تھے پھر اس سرکو مامون کے بھائی پاس بھیجا فتح نامہ اور چادر اور شاخ کے بھیجا طاہر نے دن جمعہ کے مدینہ میں داخل ہو کر نماز جمعہ کی پڑھائی اور خطبہ مامون کا پڑھا ابن مذکور چھبیسویں تاریخ محرم سنہ ۲۰۸ھ میں قتل ہوا خلافت اس کی چار برس آٹھ مہینے کچھ دن تھی۔ عمر اسکی اٹھائیس برس کی تھی۔ یہہ مرد دراز موچھوٹی آنکھیں بڑی ناک اور لمبے قد کا تھا۔ یہ لذات دنیاوی اور شراب پینے میں بہت مستعد تھا۔ یہانتک کہ تمام شہروں سے گانیوالوں کو لکھہ کر بلاتا اور ان کے واسطے اوقات گذارہ کر اپنے بھائی اور گھر کے لوگوں سے پوشیدہ مقرر کرتا۔ اور مال کثیر اپنے مصاحبوں کو اور خواجہ سراؤں کو اور عورتوں کو دیا۔ اور پانچ کشتیاں شیر اور ہاتھی اور سانپ اور گھوڑے اور عقاب کی صورت بنوا کر دجلہ میں ڈالیں اور ان کی بنوائی میں بہت روپیہ صرف کیا۔ چنانچہ ابن نواس نے اسباب میں شعر کہا ہے۔ جب مارا گیا امین تو جمع ہوئے مامون کی بادشاہت پر تمام مشرق سے مغرب تک۔ یہ ساتواں بادشاہ عباسیوں کا تھا۔ اسنے حسن بن سہل برادر فضل کو متعلقات جبال اور عراق اور فارس اور اہواز اور حجاز اور یمن پر حاکم کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۱۹۹ھ اس برس میں ابن طباطبا علوی کہ نام اسکا محمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابیطالب تھا۔ ظاہر ہوا کوفہ میں وہ مشہور بہ رضا تھا اہل کوفہ اسپر جمع ہوئے۔ حسن ابن سہل نے زبیر بن المصیب الصرفی کو معہ دس ہزار لشکر کے بھیجا۔ لیکن ابن طباطبا نے فتح کی اور بنی عکنی کی اکثر یہہ واقعہ اس برس کے جمادی الآخر میں ہوا اور عمرہ رجب کا ہوا تو محمد بن طباطبا دفعتہً فوت ہوا نہ بر دیتا ہے ابوالسرایا نے اوسطکو خلافت پر خود قایم بالذات ہو۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جبتک ابن طباطبا ہے میرا کلم نہیں چلنے کا۔ پھر حاکم ہوا ابوالصرایا بصرہ اور واسط پر اور اسمیں اور لشکر مامون میں بہت لڑائیاں ہوئیں۔ کہ لکھنا انکا موجب درازی کلام کا ہے۔ اسی برس میں فوت ہوا باپ طاہر کا کہ جسکا نام حسین بن مصعب تھا خراسان میں۔ اور مامون نے اسکے باپ کی عزاداری میں خط لکھا۔ اسی برس میں انتقال کیا عبداللہ بن نمیر ہمدانی کوفی نے جسکی کنیت ابوہاشم تھی۔ وہ باپ محمد بن عبداللہ بن نمیر شیخ بخاری کا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۰ھ اس سال کے محرم میں ابوالسرایا کوفہ سے بھاگا معہ آٹھہ سو سوار کے بعد گھیر لینے ہرثمہ کے۔ ہرثمہ نے کوفہ میں داخل ہو کر اسکے باشندوں کو امن دیا۔ ابوالسرایا بھاگ کر حیرہ میں گیا وہاں سب یار اسکے متفرق ہو گئے۔ تب حماد کندغوش نے اسپر فتحمند ہو کر اسکو معہ اسکے باقیماندہ لوگوں کے گرفتار کیا۔ ان قیدیوں کو نہروان میں حسن بن سہل کے پاس لایا اسنے ابوالسرایا کو قتل کیا اور سر اسکا مامون کے

پاس بھیجا۔ مدت درمیان خروج ابوالسرایا کے اور اُسکے قتل کے دس مہینے تھی۔ اس برس میں ابراہیم بن موسیٰ بن عیسےٰ بن جعفر بن محمد علوی ظاہر ہو کر یمن گیا۔ اُسوقت عامل وہاں مامون کی طرف سے اسحاق بن موسیٰ بن عیسےٰ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس تھا۔ یہ ابراہیم بن موسےٰ علوی مذکور سے بھاگا اور ابراہیم یمن پر حاکم ہوا اُسکا نام جزار کہا تھا۔ اسلئے کہ یہ کشت وخون بہت کرتا تھا۔ اسی برس میں ہرثمہ بعد فراغت کرنے مہم ابوالسرایا سے کوفہ کو مامون کیطرف روانہ ہوا۔ اثنائے راہ میں خط مامون کا منضمن جانے کا طرف شام اور حجاز کے اسکے پاس پہنچا۔ لیکن اُسکو راہ دکھانے والے اور کثرت لشکر نے بحث سے اسپر کہا کہ ماموں کے پاس آوے اور مخالفت اُسکے لکھنے کی کرے۔ اُس میں اور حسن میں دشمنی تھی۔ پس حسن بن سہل نے پوشیدہ لشکر ماموں کو برانگیختہ کیا۔ ہرثمہ نے گمان کیا کہ اوس کا قول مقبول ہے حسن بن سہیل کے حق میں آیا مامون پاس مرو میں ذیقعدہ سنہ ۲۰۲ھ میں جب دربار ماموں میں ہرثمہ حاضر ہوا تو اُسکو مارا اور قید کیا۔ اور درپے اُسکے قتل کا رہا قید خانہ میں۔ اور کہتے ہیں کہ مرا اسی برس میں۔ حکم کیا ماموں نے اولاد عباس کے شمار کرنیکا جب گنا تو ۳۳ ہزار مرد وعورت شمار میں آئے۔ اسی برس میں روم نے اپنے بادشاہ لیون کو قتل کر کے بجائے اُسکے میخائیل کو بادشاہ بنایا اسی برس میں معروف کرخی زاہد فوت ہوا۔ جو صاحب کرامات تھا یہ ابومحفوظ نصرانی تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۱ھ ۔ اس برس میں شدت بدمعاشان بغداد کی رعایا پر بہت ہوئی یہاں تک کہ لوٹنے لگے اور عورتوں اور لڑکوں کو علانیہ گرفتار کرنے لگے۔ اور گاؤں وقریوں کو زبردستی لوٹنے لگے رعایا اُنکے افعال سے بڑی بلا میں گرفتار ہوئے۔ تب چند جگہ کے آدمی بغداد میں خالد بن ادریس پر جمع ہوئے اور جو شورہ پشت کہ اُن کو ملا اُنہوں نے اُسے گرفتار کیا اور اُن کو تنبیہ کی۔ اسکے بعد سہیل بن سلامت انصاری اُسکی جگہ قائم ہوا۔ جو اہل خراسان سے تھا۔ اُسنے بھی دور کیا سرکشوں کو۔ اسپر بہت سے لوگ بغداد کے جمع ہوئے۔ اُسنے اپنی گردن میں کلام اللہ لٹکایا تھا اور نیکیوں کے ساتھ حکم کرتا تھا اور برائی سے منع کرتا تھا۔ لوگ اُسکے کہنے پر عمل کرتے تھے سہیل مذکور وہاں چھبیسویں شعبان تک رہا۔ اور ابن الدیوس کا قیام وہاں اس سے پہلے تین دن تھا۔ اسی برس میں ماموں نے علی الرضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابیطالب کو ولیعہد مسلمانوں کا اور خلیفہ اپنے بعد کیا اور لقب کیا اُن کا رضا آل محمد صلعم سے۔ اور سب کو حکم سبز پوشی اور ترک سیاہ پوشی کا دیا۔ اور سب ملکوں میں یہ امر لکھ بھیجا۔ یہ امر اس سبب سے کہ بنی عباس پر یہ امر نہایت گراں ہوا۔ بڑی جلنے وہ اس سے منصور اور ابراہیم دو بیٹے مہدی کے تھے

اور بعضے اہل بغداد بیعت سے باز رہے۔ اور کوشش کرتے والا واسطے یعنی بیعت علی بن موسیٰ کے بغداد میں عیسیٰ بن محمد بن خالد تھا۔ اس برس میں ماہ ذی الحجہ میں لوگوں نے ابراہیم بن مہدی کی خلافت پر بغداد میں کی۔ اور مامون کی بیعت توڑی واسطے کہ اُن پر بہت گراں گذرا حاکم کرنا مامون کا حسن بن سہل کو اور خلافت کو بنی عباس سے نکال کر آل علی ابن ابیطالب میں کرنا۔ پھر ظاہر کی عباسیوں نے مخالفت پچیسویں ذی الحجہ کو اسطرح کہ مقرر کیا ایک شخص جمعہ کے دن کہے کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ بلاؤں مامون کو اور بعد اسکے ابراہیم بن مہدی کو اور مقرر کیا دوسرے کو کہ جواب دے اُسے کہ ہم نہیں راضی مگر یہ کہ مہدی کی خلافت پر بیعت کرو۔ اور اسکے پیچھے اسحاق بن موسیٰ الہادی پر اور مامون کی بیعت کرو۔ سب نے ایسا ہی کیا۔ لوگ مسجد سے متفرق ہوئے اور نماز جمعہ پڑھی۔ اسی برس میں عبد اللہ ابن ابراہیم بن اغلب جو حاکم افریقیہ کا تھا فوت ہوا اور بعد اُس کے اُسکا بھائی زیادۃ اللہ بیٹا ابراہیم کا حاکم ہوا۔ اسی برس میں فرخمند ہوا عبد اللہ بن خرداذبہ کا حاکم طبرستان پر جبال طبرستان میں اور شہریار بن شہرین شروین وہاں سے اُترا اور ابا لیلی بادشاہ دیلم کے پاس گیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۲ھ۔ ذکر بیعت ہونیکا ابراہیم بن مہدی پر۔ بیعت کی

ابراہیم کی خلافت پر اہل بغداد نے ماہ محرم میں اس برس کے اور لقب مبارک کا اُس کو دیا بعد بیعت توڑ ڈالنے مامون کی۔ متولی بیعت کا مطلب بن عبد اللہ بن مالک تھا۔ حاکم ہوا ابراہیم کوفہ پر اور لشکر کشی کی مدائن پر۔ اور عامل جانب غربی بغداد کا عباس بن موسیٰ ہادی تھا۔ اور جانب شرقی پر اسحاق بن ہادی جب اسحاق مذکور حاکم ہوا تو فتح ہوا سہل بن سلامت پر جونیکی کے ساتھ حکم کرتا تھا اور برائیوں سے منع کرتا تھا۔ اور بیحکمی کی تھی جسنے فساق کی۔ جب لشکر سہل کا متفرق ہوا تو اسحاق نے اُسکو گرفتار کر لیا اور ابن مہدی کے پاس مدائن میں اُسے بھیجا اُسنے اُسے مارا اور قید کیا۔

ذکر جانے مامون کا عراق میں اور قتل کرنا ذوالریاستین کا

اس برس میں مامون مرو سے عراق کو گیا۔ اور خراسان پر اپنا خلیفہ غسان بن عباد کو کیا۔ اور سبب اسکے جانے کا پیدا ہونا فتنہ کا بیعت ابراہیم بن مہدی پر اعراق میں تھا۔ جب مامون سرخس میں آیا تو حملہ کیا چار آدمیوں نے فضل بن سہل پر اور قتل کیا حمام میں دوسری شب شعبان کو اس برس میں یعنے سنہ ۲۰۲ھ میں اپنی عمر اسکی ساٹھ برس کی تھی۔ انعام دیا مامون نے دس ہزار دینار اُن کو جو اوسکو گرفتار کرے۔ تب عباس بن یعیم دینوری نے اُن کو قید کیا۔ اور لایا اُن کو مامون پاس۔ جب آئے تو کہنے لگے کہ تو نے ہمیں حکم کیا

قتل کا دیا تھا۔ تب اُسنے حکم اُسکے گردن مارنیکا دیا اور ماموں راہی عراق کا ہوا جب ابراہیم بن مہدی کو اور مطلب کو جسنے بیعت ابراہیم کی لی تھی۔ اور اُوس دن خبر اُسنے مہدی کی پہنچی تو اظہار بیماری مطلب کر کے بغداد کی طرف چلا اور باطن میں کوشش کرتا تھا ماموں کی بیعت لینے پر اور ابراہیم کی بیعت توڑنے پر جب یہ خبر ابراہیم کو مدائن میں پہنچی تو حکم اُسکے لوٹنے کا دیا۔ پس گھر اُسکے قرابتیوں کے لٹ گئی۔ اور نہ پہنچا مطلب کے پاس۔ یہ اس برس کے ماہ صفر میں ہوا۔ اسی برس میں نکاح کیا ماموں نے بوران بنت حسن بن سہل سے اور نکاح کیا اپنی بیٹی کا علی بن موسی الرضا سے۔ اس برس میں فوت ہوا ابو محمد یزیدی جسکا نام یحییٰ بن مبارک بن مغیرہ عقری صاحب ابی عمر بن علاء کا تھا۔ اُسکو یزیدی اسلئے کہتے ہیں کہ وہ مصاحب یزید بن منصور تھا جو ماموں تھا مہدی کا اور تعلیم کرتا تھا اُسکے بیٹے کو

پھر شروع ہوا ۲۰۳ھ صفر میں اس برس کے علی بن موسی الرضا نے وفات پائی۔ اسطرح کہ انگور ترش نوش کئے تھے۔ مزہ میں زیادہ کھا گئے تب دفعۃً انتقال فرمایا طوس میں۔ نماز اُن پر مامون نے پڑھی۔ اور اپنے باپ رشید کے پاس اُن کو دفن کیا۔ پیدایش آنحضرت کی مدینہ میں ہوئی ۱۵۳ھ میں جب حضرت نے انتقال فرمایا تو ماموں نے اہل بغداد کو بواسطہ خطوط کے خبر انتقال آنحضرت کی پہنچائی اور لکھا کہ تمنے سرکشی مجھسے کی تھی جسکے سبب وہ مرا۔ علی مذکور کو علی الرضا کہتے تھے۔ وہ آٹھویں امام بارہ اماموں میں سے تھے۔ موافق مذہب امامیہ کے۔ وہ علی رضا بن موسے کاظم جنکا ذکر ۱۸۳ھ میں گذرا بن جعفر صادق بن محمد باقر بن زین العابدین علی بن حسین بن علی بن ابی طالب تھے۔ علی رضا مذکور باپ محمد جواد نویں امام کے تھے جنکا ذکر آگے آئیگا انشاء اللہ تعالے۔ اس برس میں اہل بغداد نے ابراہیم بن مہدی کی بیعت توڑی اور ماموں کی خلافت پر بیعت کی۔ ابراہیم سے لشکر اُسکا متفرق ہوا جب اُسنے یہ حال دیکھا تو لاچار ہو کر بدھ کی رات پندرھویں تاریخ اس برس کی پوشیدہ ہوا جسلئے کہ ایک سردار ماموں کا تھا اُسکے گھر کو گھیر لیا۔ لیکن اُسکو گھر میں نہ پایا۔ اسی طرح ابراہیم چھپا رہا۔ یہانتک کہ ماموں بغداد کی طرف آیا۔ زمانہ بادشاہت ابراہیم کا ایک برس گیارہ مہینے کچھ دن تھا۔ اس برس کے آخر ذی الحجہ میں ماموں نہروان کی طرف پہنچا اور خراسان اور ماوراء النہر میں بڑی بلائیں اور سختیاں تھیں۔ اور ستر روز تک ایسا ہی رہا اُسنے شہر کو خراب کیا اور بہت آدمیوں کو قتل کیا۔ بزرگ اُن شہروں کا بلخ اور گرگان اور فاریاب اور طالقان تھا۔ اسی برس میں حسن ابن سہل سودائی ہوا۔ اور اُسکی عقل جاتی رہی۔ یہانتک کہ بیڑی پہنائی

اور مقید کیا۔ سرداران لشکر حسن ابن سہل نے یہ حال مامون کو لکھا۔

ذکر ابتدائی دولت بنی زیاد ملوک کا آخر تک :- اگرچہ لایق یہ تھا کہ اس ذکر کو درمیان کر کے ہم برسوں میں بیان کرتے لیکن ہم نے جو جمع کیا اُسکو تو واسطے یاد رکھنے کے۔ کیونکہ اگر متفرق بیان کرتے تو اُسکا جمع کرنا اور یاد کرنا دشوار ہوتا۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عبارت تاریخ یمنی سے کہ تاریخ یمن کی ہے واضح ہوتا ہے کہ ابتدا اُن کی اُس برس میں تھی کیونکہ وہ لکھتا ہے کہ ایک شخص محمد نامی آل زیاد سے کہ جسکے باپ کا حال معلوم نہیں تھا اور بعض نے کہا ہے کہ وہ بیٹا عبداللہ بن ابراہیم بن زیاد کا تھا ساتھ ایک گروہ بنی امیہ کے جنکو مامون نے فضل بن سہل ذوالریاستین کے سپرد کیا تھا۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ وہ بھائی فضل کا حسن بن سہل تھا جبکہ مامون کی حکومت یمن میں خلل پڑا تو ابن سہل نے محمد ابن زیاد مذکور کی مامون کے آگے بہت تعریف کی اور اشارہ کیا کہ اُسکو امیر کر کے یمن پر بھیج۔ تب مامون نے محمد بن زیاد مذکور کو معہ لشکر کے بھیجا۔ ابن زیاد نے سنہ ۲۰۳ھ میں حج کر کے یمن گیا۔ عرب میں اور اُسمیں بڑی لڑائیاں ہوئیں۔ آخر کو اُسنے تہامہ کو فتح کیا۔ اور یمن میں اُسکا قدم استوار ہوا۔ اُسنے سنہ ۲۰۴ھ میں شہر زبید کو بنایا اور نشان اُسکی فصیل کا بنایا اور اپنے غلام جعفر کو معہ بیش قیمت تحفہ کے مامون کے پاس بھیجا۔ جعفر معہ ان تحفوں کے عراق میں آیا اور سنہ ۲۰۵ھ میں مامون کی خدمت میں پیشکش کیا۔ اور سنہ ۲۰۶ھ میں جعفر معہ لشکر مامون کے کہ ہزار سوار تھے پھر آیا۔ تب حکومت ابن زیاد نے قوت پائی۔ اور سب اقلیم یمن کا مالک ہوا اور جعفر مذکور نے جبال کو لیلیا اور گھیرا اُس میں شہر جسکا نام بدیکیرہ ہے۔ اور جو شہر کہ جعفر کے تھے۔ اُن کا نام منجلاف جعفر ہے یعنے گروہ بڑا۔ یہ جعفر صاحبان عقل سے تھا اسکے باعث دولت بنی زیاد کو یہانتک ترقی ہوئی کہ لوگ مثل کرنے لگے کہ ابن زیاد بسبب اپنے غلام جعفر کے ہے محمد ابن زیاد اسیطرح رہا۔ مرتے دم تک بعد اُسکے مرنے کے اُسکا بیٹا ابراہیم بن محمد۔ پھر بعد اُسکے زیاد بن ابراہیم بن محمد بادشاہ ہوئے۔ اسکی مدت بادشاہت کچھ دراز نہوئی۔ بعد اسکے اُسکا بھائی ابوالجیش اسحاق بن ابراہیم بادشاہ ہوا۔ اسکی بادشاہت اور عمر دراز ہوئی۔ سنہ ۳۷۱ھ میں اُسنے انتقال کیا۔ یہ ایک پہلو کچھ چھوڑ کر راھی ملک عدم ہوا۔ اسکے نام میں اختلاف ہے بعض نے زیاد کہا ہے اور بعض نے اور کچھ۔ ملک نے اُسنے پرورش کی اور اُسکی بہن جسکا نام ہند بنت ابی الجیش تھا۔ معین اُسکا اس پرورش میں غلام ابوالجیش کا تھا جسکا نام رشد تھا رشد مذکور مرتے دم تک ولی اُسکا رہا۔ بعد اسکے مرنیکے غلام رشد مذکور کا حسین بن سلامہ اسکی جگہہ قایم ہوا سلامہ مذکورہ مال حسین کی تھی حسین مذکور عقلمند۔ پرہیزگار نہایت مرتبہ کا تھا یہ مرتے دم تک وزیر ہند کا اور اُسکے

بھائی کا رہا۔ بعد مرنے ابوالجیش کے ملک یمن اُس لڑکے پر جو اُن زیادہ تنہا مقرر ہوا۔ حکمروائی اُسکی طرف سے اُسکی اور ایک غلام غلاموں حسین بن سلامۃ سے جسکا نام مرجان تنہا کرتے رہے۔ مرجان مذکور کے دو غلام تھے کہ اُسکے امر میں بہت دخل رکھتے تھے۔ ایک کا نام قیس دوسرے کا نام نجاح تنہا نجاح مذکور نے کوشش بہت کی بادشاہان زبید میں اسکا ذکر ہم کرینگے انشاء اللہ تعالےٰ۔ قیس و نجاح غلاموں مرجان میں باب وزارت میں لڑائی ہوئی۔ لیکن قیس ظالم اور نجاح عادل تھا۔ اور سردار اُن کا مرجان پاسداری نجاح کی کرتا تھا اور پھوپھی لڑکے کی رعایت نجاح کی کرتی تھی۔ قیس نے مرجان کے آگے اس امر کا شکوہ کیا۔ مرجان نے بادشاہ ابراہیم پر جسکا بعض نے عبداللہ نام کہا ہے۔ اور پھوپھی لڑکے پر قابض ہو کر دونوں کو قیس کے سپرد کیا۔ قیس نے ابراہیم اور اُسکی پھوپھی پر دیواریں بنائیں۔ اور قید کیا۔ یہانتک کہ وہ دونوں مرے۔ ابراہیم مذکور پچھلا بادشاہ یمن کا تھا بنی زیاد کی اولاد سے۔ ابراہیم اور پھوپھی اُسکی ۴۰۷ھ میں قید ہوئے۔ پس مدت بادشاہت بنی زیاد کی یمن میں دو سو چار برس ہیں۔ کیونکہ وہ بادشاہ ہوئے تھے ماموں کی پیشگاہ سے ۲۰۳ھ میں اور زوال اُن کی بادشاہت کا ۴۰۷ھ میں ہوا۔ انکی بادشاہت اُن کے غلاموں کے غلام کو پہنچی۔ کیونکہ مالک ملک کا نجاح مذکور ہوا جسکا ہم ذکر کرینگے۔ اگر چاہا اللہ نے قیس نے ابراہیم اور اُسکی پھوپھی کو قتل کیا اور مالک حکومت کا ہوا۔ لیکن یہ امر نجاح کو بہت بُرا معلوم ہوا۔ اُسنے ہرکالا گورے سے مدد چاہی۔ اور زبید قیس کے مقابل ہوا۔ قیس و نجاح میں بہت لڑائیاں ہوئیں آخر لڑائی میں دروازہ زبید پر قیس مارا گیا۔ ماہ ذی قعدہ ۴۱۲ھ میں نجاح نے اُسکے سردار مرجان سے پوچھا کہ ہمارے تیرے آقا پر کیا گذری۔ اُسنے کہا کہ وہ اس دیوار میں ہیں۔ تب نجاح نے ابراہیم اور اُسکی پھوپھی کے مُردے نکلوا کر اُن پر نماز پڑھی اور دفن کیا۔ اور اُن کا مقبرہ بنایا اور اُن دونوں کی جگہ مرجان اور قیس کی لاش رکھکر دونوں پر ویسی ہی دیوار بنائی۔ نجاح یمن کا بادشاہ اور مالک تخت و چتر کا ہوا اور اپنے نام کا سکہ چلایا۔ اسکو ہم ۴۲۱ھ میں بیان کرینگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ

پھر شروع ہوا ۴۰۴ھ۔ ذکر آنے ماموں کا بغداد کی طرف۔ اس برس میں ماموں بغداد میں آیا اُسکے آنے سے فتنہ فرو ہوا۔ ماموں اور اُسکے لشکر کا لباس وقت داخل ہونے بغداد کے سبز تھا۔ اور آدمی بھی لباس سبز ہی پہنکر اُسکے پاس جاتے تھے اور لباس سیاہ کو پھاڑتے تھے یہ آٹھ روز تک رہا۔ پھر جب بنی عباس اور سرداران خراسان نے اس امر میں گفتگو کی تب اُسنے سبز کو ترک کر کے پھر سیاہ پہنا۔

ذکر مرنے شافعی کا - اس سنہ ۲۰۴ھ میں شافعی فوت ہوا وہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن سایب بن عبید بن یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف تھا - یہ شافع وہ ہے جسکی طرف نسبت دیجاتی ہے - شافعی شافع نے بچپن میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی - باپ اسکا سایب مسلمان ہوا تھا بدر کے روز - شافعی بھائی رسول صلعم کا نسب عبد مناف میں شریک تھا - ہاشم بن عبد المطلب بن عبد اللہ سے شفا کے چچا کی بیٹی یعنے ہاشم بن عبد مناف کی بیٹی منسوب تھی وہ ہاشم سے حاملہ ہو کر عبد یزید کو جو دادا شافعی کا تھا جنی - اسصورت میں شافعی چچا کے بیٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے - شافعی سنہ ۱۵۰ھ میں غزہ میں پیدا ہوا صحیح یہی ہے - اگرچہ کہا گیا ہے کہ اور جائے پیدا ہوا - شافعی نے علم مالک بن انس اور مسلم بن خالد زنجی سے اور سفیان بن عیینہ سے پڑھا - اور حدیث سنی اسماعیل بن عتبہ اور عبد الوہاب بن عبد المجید ثقفی اور محمد بن حسن شیبانی وغیرہ سے - شافعی کہتا ہے کہ میں نے نو برس کی عمر میں قرآن حفظ کیا - اور دس برس کی عمر میں موطا کو حفظ کیا اور پندرہ برس کی عمر میں مالک کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے علی ابن ابیطالب کو خواب میں دیکھا پس سلام کیا مجھپر اور مصافحہ کیا مجھسے - اور اپنی انگوٹھی میری انگلی میں پہنائی - اور بیان کیا مجھسے کہ میرے ساتھہ مصافحہ کرنے سے عذاب سے امان ہوگی اور انگوٹھی پہنانے سے نام تیرا مثل نام علی کے بزرگی میں مشہور ہوگا - شافعی نے محمد بن حسن کے ساتھہ رقہ میں مناظرہ کر کے اسکو بند کیا - شافعی شعروں کا حافظ تھا - اصمعی کہتا ہے کہ میں نے دیوان ہذلیین کو محمد بن ادریس شافعی سے پڑھا - اور ابو عثمان مازنی کہتا ہے کہ میں نے اصمعی کو کہتے سنا کہ میں نے دیوان شنفری شافعی سے مکہ میں پڑھا - احمد بن حنبل کہتا ہے کہ میں ناسخ و منسوخ حدیث کا نہیں جانتا تھا جب تک کہ بیٹھا تھا شافعی کے پاس - شافعی بغداد میں دو مرتبہ آیا - ایکمرتبہ سنہ ۱۷۵ھ میں دوسری مرتبہ سنہ ۱۷۸ھ میں - مباحثہ کیا اسحٰق بشر مریسی معتزلی کے ساتھہ بغداد میں اور حفص فرد کے ساتھہ مصر میں - حفص نے کہا کہ قرآن مخلوق ہے اور اسپر دلیل لایا اور ان دونوں میں بحث ہونے لگی - یہانتک کہ کفر ثابت کیا اسکا شافعی نے - جو دلیلیں کہ شافعی نے بیان کی ہیں اُن میں سے ایک یہ ہے جسے ابو یعقوب البویطی نے روایت کی ہے یعقوب مذکور کہتا ہے کہ شافعی نے کہا کہ اللہ نے پیدا کیا مخلوقات کو کلمہ کن کے ساتھہ - اگر کن بھی مخلوق ہو تو لازم آئے مخلوق پیدا ہو مخلوق سے - شافعی کے بھانجے نے کہا کہ میرے باپ نے مجھے روایت کی ہے شافعی حوالی میں نجوم بھی دیکھتا تھا - اور جس چیز کے دریافت کرنے کا قصد کرتا اسکو معلوم کر لیتا تھا - ایک دن شافعی بیٹھا تھا اور جو دا اسکی پہرتی تھی - اسنے دیکھکر کہا کہ تو کانڑی بیٹی جنے گی - اس کی فرج پر تل سیاہ ہوگا -

وہ اتنی مدت میں مرگئی جب وہ جنمی تو جیسا اوسنے کہا تھا ویسی ہی لڑکی ہوئی اور مری تب شافعی نے عہد کیا کہ پھر نجوم نہ دیکھوں گا اور کتابیں نجوم کی جو اوس پاس تھیں دفن کر دیں شافعی علم کلام کو بد جانتا تھا علماء اور اطباء سے اور اوسکے بہت شعر نادر ہیں اسی برس میں فوت ہوا حسن ابن زیاد لولوی فقیہہ کوفہ شاگرد ابوحنیفہ سے تھا اور ابوداؤد سلیمان بیٹا داؤد طیالسی کا جو صاحب سند ہے جان بحق ہوا پیدائش اوسکی ۱۳۳ھ میں ہوئی تھی۔ اسی برس میں نصر بن شمیل بن خرشہ بصری نحوی خراسان میں جاکر مرگیا۔ جبکہ وہ بصرہ سے بارادہ مسافرت نکلا تو اوسکے وداع کیواسطے تین ہزار آدمی سرداران بصرہ سے نکلے تھے نصر نے اونکی طرف مخاطب ہوکر کہا کہ قسم خدا کی اگر مجھکو ایک پیمانہ باقلی کا ملتا تو بھی میں تم سے مفارقت نہ کرتا اور یہاں سے نہ جاتا اون سبھوں نے یہ سُنا لیکن کوئی ضامن اسکا نہ ہوا تب اوسنے وہاں سے نکلکر مرو میں کہ متعلقات خراسان سے ہے قیام کیا وہاں وہ مالدار اور مصاحب مامون خلیفہ کا ہوا اوسی سے رزق پاتا۔ ایک روز نصر مامون پاس بیٹھا تھا مامون نے کہا کہ مجھے حدیث نقل کی ہے ہشیم نے مخالد سے اوسنے شعبے سے اوسنے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا ہے رسول صلعم نے جبکہ نکاح ایک مرد عورت کا ہو اوسکے قرض اور افلاس کے واسطے تو مرد کا فقر بند ہوگا اور لفظ سداد کو جو اس حدیث میں ہے فتح سین سے پڑھا تب نصر نے اوس حدیث کو کسرہ سین سداد سے پڑھا۔ مامون یہ سُنکر اوسکی طرف مخاطب ہوا۔ اور پوچھا کہ یہ تونے پڑھا یہ موافق کسکے لحن کے ہے اوسنے کہا ہشیم کے (یہ بہت غلطی کرنیوالا تھا) تب امیرالمومنین نے اوسکے لفظ کا تتبع کیا اور پوچھا کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے اوسنے کہا کہ سداد بفتح بمعنے قصد کرنے قرض کے ہے اور قصد کرنے رشتہ اور نرش روئی کے ہے اور سداد بکسر بمعنے نفقہ اور خرچ کے اور ہر چیز کے جسے بند کی جائے ایک شئے اور اوسکی سند میں بیت عبداللہ بن عمر بن عثمان بن عفان مشہور عرجی شاعر کے پڑھے جو مشہور ہے تب مامون نے حکم دیا کہ اسکو پچاس ہزار درہم انعام دیں۔ نصر یاروں خلیل بن احمد سے تھا۔ نصر فتح نون اور سکون صاد مہملہ اور راء کے ہے اور شمیل ضم شین سے اور خرشہ فتح خا معجمہ سے اور عرج فتح عین مہملہ اور سکون راء اور جیم سے زمین سخت ہے مکہ اور مدینہ میں

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۵ ہجری اس برس میں عامل کیا مامون نے طاہر بن حسین کو مدینہ سلام مشرقی ضلع پر اوسنے تمام مشرق کا بندوبست کیا اسی برس میں یعقوب بن اسحٰق

بن بزید بصری مقری وہ بھی ساتوں قاریوں میں سے تھا اوسکی قرارت میں ایک روایت مشہور ہے کہ قرارۃ اوسنے پڑہی سلام بن سلیمان طویل کے آگے اور سلام نے عاصم بن ابی النجود کے آگے اور عاصم نے عبد الرحمن سلمی کے آگے اور عبد الرحمن نے علی بن ابی طالب کے آگے علی نے رسول صلعم کے آگے پڑہا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۶ ہجری اس برس میں حاکم بن ہشام صاحب اندلس چھبیسویں ذالحجہ کو فوت ہوا شروع حکومت اوسکی صفر سنہ میں تھی عمر اوسکی باون برس کی تھی۔ جب وہ مر گیا تو اوسکا بیٹا عبد الرحمن ابن الحکم اوسکے ملک پر حاکم ہوا۔ اسی برس میں مرا محمد بن یسیر معروف بقطرب نحوی اسنے نحو سیبویہ سے پڑہی۔ یہ ہمیشہ قبل صبح کے سیبویہ کے پاس واسطے پڑہنے کے جاتا اوس سے قبل صبح کے سیبویہ نے کہا تو نہیں ہے مگر قطرب یہ ایسا مشہور ہوا کہ لقب ہو گیا اسی برس میں انتقال کیا ابو عمرو اسحاق شیبانی لغوی نے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۷ ہجری۔ اس برس میں مرا طاہر بن الحسین جمادی الاولی میں بخارا سے اسنے جمعہ آخر کو جو نماز پڑہی تو ماموں کی دعا کو ترک کیا اور قصد تھا کہ اوسکی بیعت کو فسخ کرے لیکن رہی گیا۔ طاہر کا نثر تھا اور لقب اوسکا ذو المینین تھا یعنی صاحب دو دہنے ہاتھ کا چنانچہ بعضے شعراء نے کہا ہے۔ اے صاحب دو داہنے ہاتھ کے اور ایک آنکھ کے۔ ایک آنکھ ناقص ہے اور ایک ہاتھ زاید ہے اسی برس میں فوت ہوا البشیر بن عمرو زاہد فقیہہ عجمی ہے بشر الحافی کا۔ اسی برس میں فوت ہوا محمد بن عمر بن واقد واقدی۔ عمر اوسکی ستر برس کی تھی یہ بہت جانتا تھا جہاد کرنیوالوں کو اور اختلاف علما کو لیکن حدیث میں ضعیف تھا اور ماموں بھی اوسکی بڑی عزت اور اکرام کرتا تھا اور رعایت اور پاس بہت رکھتا وہ حاکم قضا تھا بغداد کی شرقی جانب میں۔ اسی برس میں فوت ہوا محمد بن عبد العدبن عبد الاعلی کہ مشہور ابن کناسہ تھا یہ بہا نجا ابراہیم ادہم کا تھا۔ یہ عالم عربیہ اور شعر اور تاریخ کا تھا اسی برس میں جاں بحق ہوا ابو ذکریا یحیی بن زیاد بن عبد اللہ کہ مشہور فراء دیلمی کوفی ہے یہ نحو اور لغت میں اور فنون ادب میں سب کوفیوں سے غالب اور زبردست اعلم عالم تھا بلکہ امام تھا ان چیزوں میں حافظ کہتا ہے کہ میں بغداد میں سنہ ۲۰۱ ہجری میں گیا جبکہ ماموں بھی وہاں گیا تھا تو اوس زمانہ میں میرے پاس آتا تھا اس ارادہ پر کہ مجھ سے علم کلام کچھ پڑہے لیکن اوسکی

طبع مناسب ہوئی۔ اوسکے ماموں نے قرار کو اپنے لڑکوں کیواسطے معلم مقرر کیا۔ قرا کی کتنی ہی تصنیفات ہیں اوسی میں کتاب حدود اور کتاب معانی اور کتاب نہی وغیرہ ہیں یہ شخص مکہ کے رستہ میں فوت ہوا عمر اوسکی ترانوے ۹۳ برس کی تھی۔ قرا پوستین نہیں بناتا تھا اور نہ اوسے بیچتا تھا بلکہ یہ لقب اوسکا اِسواسطے ہوا کہ وہ چیرتا تھا کلام کو۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۸ ہجری اِس برس میں جاں بحق تسلیم ہوا فضل ابن ربیع۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۰۹ ہجری۔ اِس برس میں میخائیل بادشاہ روم کا فوت ہوا پادشاہت اوسکی نو برس تک رہی بعد اوسکے مرنے کے اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا جسکا نام توفیل تھا اِسی برس میں فوت ہوا ابو عبیدہ محمد بن حمزہ لغوی۔ یہ میل طرف خوارج کے بہت کہتا تھا عمر اوسکی ننانوے ۹۹ برس کی تھی۔ یہ علم کا ذخیرہ رکھتا تھا لیکن باوجود اس فضیلت کے جب شعر پڑھتا تھا تو توڑ کر پڑھتا اور موزون نہ پڑھ سکتا تھا اوسکی تصنیفات میں سے قریب دو سو کتاب کے ہیں۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۰ ھ۔ اِس برس میں فتح پائی ماموں نے ابراہیم ابن محمد بن عبد الوہاب پر یہ غیر تھا ابراہیم امام سے وہ مشہور ابن عائشہ تھا اِسنے مع ایک جماعت سرداروں کے کوشش کی تھی واسطے بیعت ابراہیم بن مہدی کے تب اوس جماعت کو گرفتار کیا بعد اوسکے ابن عائشہ کو سولی دی وہ اول عباسی تھا جو سولی دیا گیا پھر اوسے اوتار کر اور کفن دی اور نماز پڑھکر دفن کیا۔ اِس برس کے ربیع الآخر میں حارس اسود نے ابراہیم بن مہدی کو بہ سبب بھاگنے کے دو عورتوں کے ساتھ عورتوں کے لباس میں قید کیا جب ماموں کے آگے اوسے لائے تو اوسنے اوسے قید کیا اور بعد چند روز کے چھوڑ دیا بعض نے کہا ہے کہ اوسکی شفاعت حسن بن سہل نے کی اور بعض نے کہا کہ اوسکی بیٹی بوران نے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ماموں نے اوسکو خود معاف کیا۔ اِس برس میں آیا مامون بوران بیٹی حسن بن سہل پاس حسن بن سہل مقیم تھا قبل صلح میں ماموں بغداد سے وہاں گیا اور آیا بوران پاس۔ بوران کی داوی نے ہزار دانہ موتی کے کہ بہت بیش قیمت تھے اوسپر سے نثار کیے اور روشن کی ایک شمع عنبر کی جسکا وزن چالیس من کا تھا۔ حسن بن سہل نے نام جاگیروں کے رقعوں کے نام پر لکھ کر سرداروں پر تقسیم کیے جو رقعہ جسکے ہاتھ آیا وہی جاگیر جو اوس رقعہ میں لکھی تھی

دی میں کہتا ہوں سنہ ۲۰۳ میں گذرا ہے کہ حسن بن سہل کی عقل بسبب سودا کے جاتی رہی تھی اور اسی واسطے فید ہوا شاید کہ وہ اُسکے بعد اچھا ہو گیا تھا اور اپنے گھر پر آیا تھا لیکن یہ ذکر نہیں کیا اسی برس میں ہوئی عینہ بیٹی مہدی کی پیدائش اوسکی سنہ ۱۶۰ ہجری میں ہوئی تھی شوہر اوسکا موسیٰ بیٹا عیسیٰ بیٹا موسیٰ بیٹا محمد بیٹا علی بیٹا عبداللہ بیٹا عباس کا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۱ ہجری اس برس میں حکم کیا ماموں نے کہ منادی پکار دو کہ میں بری الذمہ ہوں اوس شخص سے جو معاویہ کو نیکی سے یاد کرے یا اوسکو بزرگی دے کسی اصحاب رسول اللہ صلعم پر۔ اسی برس میں فوت ہوا ابو عثمانیہ شاعر۔ اسی برس میں جان بحق ہوا ابوالاشہب سعید بن مسعدہ اخفش نحوی بصری معنے اخفش کے چھوٹی آنکھوں والا کم بینائی ہے یہ عربیہ میں بصریوں میں امام تھا اسنے نحو سیبویہ سے پڑھی تھی لیکن یہ سیبویہ سے عمر میں بڑا تھا۔ کہا اسنے کہ سیبویہ نے کوئی چیز اپنی کتاب میں بغیر میرے دکھائے نہیں لکھی۔ اخفش کی کتنی ہی تصینفات ہیں انمیں سے زیادہ ہیں عروض میں ایک بحر جسکا نام خبب ہے تین شخص ہیں جسکے نام اخفش ہیں پہلا تو اخفش بڑا ہے وہ ابوالخطاب عبدالحمید رہنے والا ہجر کا ہے یہ بھی نحوی تھا۔ دوسرا اخفش اوسط وہ سعید بن مسعود امام مذکور ہے تیسرا اخفش چھوٹا جو پیچھے ہے وہ علی بن سلیمان بن فضل ہے اور یہ بھی نحوی تھا اور فوت ہوا سنہ ۳۱۵ ہجری میں اور کہتے ہیں سنہ ۳۱۶ ہجری میں اسی برس میں عبدالرزاق صنعانی محدث جان بحق ہوا وہ مشائخ احمد بن حنبل سے ہے اور شیعہ تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۲ ہجری ماموں نے اس برس میں ظاہر کیا قول قرآن مخلوق ہونیکا اور علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کی فضیلت کا تمام صحابہ پر اور کہا کہ وہ بہترین خلائق ہے بعد رسول اللہ صلعم کے۔ اسی برس میں محمد بن یحیی جو مشائخ ہے بخاری کا فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۳ ہجری اس برس میں ماموں نے اپنے بیٹے عباس کو حاکم جزیرہ اور ثغور اور عواصم کا کیا اور اپنے بھائی اسحق معتصم کو شام و مصر کا حاکم کیا اور عثمان بن عباد کو سند کا حاکم کیا۔ اسی برس میں فوت ہوا ابراہیم الموصلی معنے یہ کہ پہلے یہ کوفی تھا لیکن موصل میں گیا تھا۔ جب وہاں سے آیا تو موصلی مشہور ہوا اس برس میں فوت ہوئے علی بن جبلہ شاعر اور ابو عبدالرحمن مصری محدث۔ اس برس میں اور کہا گیا ہے سنہ ۲۱۸ میں ابو محمد عبدالملک

بن ہشام بن ایوب الحمیری مصر میں فوت ہوا یہ ابن ہشام وہ ہے جسنے ابن اسحاق کے واسطے جمع کیا خصلت رسول اللہ صلعم کو لڑایوں اور مسافرتوں سے اور اوسکی آراستگی اور شرح سہیلی نے کی ہے اور ابن ہشام مذکور اہل مصر سے ہے اور اصل اوسکی بصرہ تھی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۴ ہجری - اس برس میں عامل کیا مامون نے عبداللہ بن طاہر کو خراسان پر۔ اسی برس میں صلاحیت پائی حال ابی دلف نے مامون کے سبب سے۔ ابو دلف اصحاب میں سے تھا جب مامون پاس آیا تو بہت خائف تھا لیکن مامون نے اوسپر اکرام کیا اور اوسکا مرتبہ بلند کیا۔ اس برس میں اور کہتے ہیں سنہ ۲۱۳ ہجری میں ادریس بن ادریس بن عبداللہ بن الحسن بن علی بن ابی طالب مغرب میں راہی ملک عدم کا ہوا اور اوسکی جگہ اوسکا بیٹا محمد بن ادریس فاس اور بربر پر حاکم ہوا بھائی اوسکا قسم بن ادریس طبجہ اور اوسکے اور متعلقات کا حاکم ہوا اور باقی بھائی اوسکے ملک بربر پر ریاست کرتے تھے۔ باقی اوروں کا ذکر سنہ ۳۰۰ ہجری میں کرینگے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔ اس برس میں وفات پائی ابو عاصم بن مخلد سیبانی جو حدیث میں امام ہے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۵ ہجری - اس برس میں مامون نے قصد لڑائی روم کا کیا اور منبج اور انطاکیہ اور مصیصہ اور طرسوس سے ہوکر اوس طرف سے ماہ جمادی الاول میں روم کے شہروں میں پہنچا اور وہاں کے قلعوں کو فتح کرکے پھر آیا۔ اور متوجہ دمشق کا ہوا۔ اسی برس میں ابوسلیمان داراسے داریا میں اور مکی بن ابراہیم بلخی جو مشایخ بخاری کا ہے اور ابو زید سعید نحوی لغوی جنکی عمر ترانوے ۹۳ برس کی تھی فوت ہوئے اور اوسی برس میں ابوسعید اصمعی لغوی بصری فوت ہوا سنہ ۲۱۶ ہجری اور سنہ ۲۱۷ میں ہی کہتے ہے نام اصمعی کا عبدالملک بن قریب بن عبدالملک بن صالح تھا۔ عمر اوسکی قریب اٹھاسی ۸۸ برس کی تھی اور اصمعی منسوب ہے اپنے دادا اصمع کی طرف یہ امام تھا اخبار اور نوادر اور لغت میں۔ اسکی دس کتابیں ہیں اونمیں سے کتاب خلق الانسان اور کتاب الاجناس اور کتاب الانواء اور کتاب الصفات اور کتاب المبسر والقداح اور کتاب الفرس اور کتاب الابل اور کتاب الشاء الجزیرہ العرب اور کتاب النبات اور سوائے انکے ہیں۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۶ ہجری - اس برس میں مامون نے روم کے شہروں میں جاکر بعد قتل و قمع کے چند قلعوں کو فتح کرکے دمشق پھر آیا پھر یہاں سے اسی برس کی ذوالحجہ

مین ماموں مذکور مصر کو گیا۔ اِس برس میں فوت ہوئی بانو جعفر کی زبیدہ بغداد میں۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۷ ہجری - اِس برس میں پھر آیا ماموں مصر سے شام میں اور بلاد روم میں داخل ہو کر لولوۃ میں تین مہینے دس دن رہا پھر بارادہ پھر آنے کے کوچ کیا وہاں پیغام صلح بھیجا بادشاہ روم نے لیکن صلح نہ کی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۸ھ - ذکر اوسکا جو قرآن مجید کے باب میں ہوا اِس برس کہلا بھیجا ماموں نے اسحق بن ابراہیم عامل بغداد کو کہ قاضیوں اور گواہوں اور اہل علم کا امتحان لو جو شخص کہے کہ قرآن مخلوق اور نو پیدا ہے اوس کو چھوڑ دے۔ اور جو اوسکا انکار کرے اوس سے مجھے آگاہ کرنا۔ اوسنے بموجب حکم کے بغداد کے عالموں کو جمع کیا اونمیں قاضی القضا بشر بن ولید کندی اور مقاتل اور احمد بن حنبل اور قتیبہ اور علی بن جعد وغیرہ تھے جنکے آگے حاکم نے نامہ ماموں کا پڑھا۔ پھر بشر بن ولید کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ تو کیا کہتا ہے قرآن کے باب میں اوسنے کہا قرآن کلام خدا ہے تب اوسنے کہا میں تجھ سے یہ نہیں پوچھتا یہ بتا کہ آیا وہ مخلوق ہے اوسنے کہا اللہ ہر شے کا پیدا کرنیوالا ہے۔ حاکم بغداد نے پوچھا کہ قرآن بھی شے میں داخل ہے اوسنے کہا ہاں پھر حاکم نے پوچھا کہ قرآن مخلوق ہوا اوسنے کہا وہ خالق نہیں۔ پھر حاکم نے کہا میں تجھ سے یہ نہیں پوچھتا یہ بتا کہ وہ مخلوق ہے اوسنے کہا جو بیٹے تیرے آگے بیان کیا اوس سے میں زیادہ نہیں بیان کر سکتا تب اسحق نے لکھنے والے کو حکم دیا کہ جو اوسنے کہا لکھ۔ پھر اوسنے اوروں سے پوچھا لیکن اونہوں نے بھی ایسا ہی کچھ جواب دیا جیسا بشر نے دیا تھا۔ پھر احمد بن حنبل سے پوچھا تو قرآن میں کیا کہتا ہے اوسنے کہا وہ کلام خدا ہے۔ حاکم نے پوچھا کہ مخلوق اوسنے کہا کلام خدا ہے میں اوس میں زیادہ نہیں کہہ سکتا۔ اوسنے پوچھا کہ معنے سمیع۔ بصیر کے کیا ہیں تب احمد نے کہا اللہ ایسا ہے جیسا اوسنے اپنے نفس کی تعریف کی ہے اوسنے پوچھا کہ اسکے کیا معنے ہیں اوسنے کہا میں نہیں جانتا جو اوسنے اپنا وصف کیا ویسا ہی ہے پھر قتیبہ اور عبید بن محمد اور عبد المنعم بن ادریس اور اسد بن منبہ اور اونکے گروہ سے پوچھا اونہوں نے جواب دیا کہ قرآن مجعول ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ہمنے گردانا اوسے قرآن عربی اور قرآن محدث ہے بدلیل قول خدا تعالیٰ کے وہ چیز آئی اونکو ذکر سے خدا اونکے سے محدث ہے

اسحاق نے پوچھا جو شے کہ مجعول ہے وہ مخلوق ہے اونہوں نے کہا ہاں - اوسنے کہا پس قرآن بھی مخلوق ہے - اونہوں نے کہا ہم قرآن کو مخلوق نہیں کہہ سکتے لیکن وہ مجعول ہے تب ہر شخص کا مقولہ لکھکر مامون کے پاس بھیجا مامون نے اوسکے جواب میں لکھا اسحٰق بن ابراہیم کو طلب کر تو قاضی القضاہ اور ابراہیم بن مہدی کو اگر وہ دونوں قرآن کے خلق ہونے پر گویا ہوں تو بہتر والا نہ اونکی گردن مار - اور سوائے اون دونوں کے جو خلق قرآن پر قایل نہ ہوا وسکو پائے جولاں کر کے میرے پاس بھیجدے تب اسحاق نے اونکو جمع کر کے حکم مامون کا سُنایا تب بشر اور ابراہیم اور سب وہ لوگ جو حاضر ہوئے تھے سب قایل خلق قرآن کے ہوئے مگر چار آدمی کہ وہ احمد بن حنبل اور قواریری اور سجادہ اور محمد بن نوح مضروب خلق قرآن کے قایل نہ ہوئے - تب اسحاق نے حکم کیا کہ انکو بیڑیاں پہنائیں پھر بعد اوسکے اونسے پوچھا - تب سجادہ اور قواریری نے جواب دیا خلق قرآن سے تب چھوڑ دیا اون دونوں کو اور احمد بن حنبل اور محمد بن نوح مضروب نے اپنے قول پر اصرار کیا - تب بھیجدیا اونکو طرسوس میں - پھر نامہ مامون کا آیا اوسمیں لکھا کہ مینے سُنا ہے کہ بشر بن ولید اور اوسکے ہمراہیوں نے جواب دیا ہے ساتھ تاویل کرنے آیہ کریمہ کے جو عمار بن یاسر کے حق میں اللہ نے نازل کی ہے وہ یہ ہے من اکرہ وقلبہ مطمین بالایمان لیکن حقیقت میں اونہوں نے تاویل میں خطا کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ سے ارادہ کیا ہے اوس شخص کا جو معتقد ایمان کا اور ظاہر کرنیوالا شرک کا تنہا اور نہیں ہے یہ آیۃ اوسکے حق میں جو معتقد شرک اور مظہر ایمان ہو چاہیئے کہ اونکو طرطوس میں بھیجدیں تو رہیں وہاں جب تک امیر المومنین بلاد روم کو جائیں تب اسحاق نے اوسکو گرفتار کر کے بھیجدیا جب یہ لوگ رقہ میں پہنچے تو مامون کے مرنیکی خبر سُنکر بغداد میں پھر آئے -

ذکر مرض مامون اور اوسکی موت کا

اِسی سنہ ۲۱۸ ہجری میں تیرہویں جمادی الآخر کو مامون بیمار ہوا - باعث اِس بیماری کا سعید بن الحلاف نے یہ کہا ہے کہ ایک روز مامون نے مجھے بُلایا اوسوقت مامون اور اوسکا بھائی کنارہ نہر بدندون پر پانی میں پانوں ڈالے بیٹھے تھے - اوسنے مجھسے پوچھا کہ کیا چیز کہا کرتے ہیں صاف اور پیٹھے پانی کو ہم پیئں مینے کہا امیر المومنین ہی خوب جانتے ہیں تب اوسنے کہا کہ مجھ سے ان ہی باتوں میں

کہ اتفاق سے نخچیر ڈاک معہ پالان کے جسمیں کچھ کھانے کی چیز تھی آئی۔ تب ماموں نے غلام کو کہا دیکھ اِس میں اگر اسمیں رطب ہوں لے آ۔ خادم گیا اور معہ ایک برتن کے جس میں کھجوریں بہت تحفہ تھیں پھر آیا اوسنے شکر خدا کا کیا اور ہم سب متعجب ہوئے اور اوسنے اور ہمنے سب نے کھایا اوس کھجوروں میں سے اور اوسکے اوس نہر میں سے پانی پیا جب وہاں سے کھڑے ہوئے تو کوئی ایسا باقی نہ رہا کہ بخار میں مبتلا نہ ہوا اور معتصم عراق میں بیمار رہا۔ ماموں نے وقت بیماری اپنے بھائی معتصم کو اپنے بیٹے عباس کے سامنے تقویٰ خدا کی اور رعایا پر اچھی حکومت کرنیکی وصیت کی پھر معتصم سے کہا تجھپر ہے واجب عبداللہ کا اور ذمہ رسول اللہ کا۔ چاہیئے کہ حق خدا کو قایم رکھے اور بندگی خدا کی اختیار کرے اور گناہ کو ترک کر۔ کیونکہ میںنے ریاست کو تجھپر مقرر کیا اوسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی۔ ہاں۔ پھر ماموں نے کہا یہ چچا کے بیٹے تیرے اولاد امیرالمومنین۔ اِنکی تربیت اچھی کر اور اِنکے گناہوں سے درگذر کر اور ہر برس اِنکو اپنے پاس بُلا یہ کہکر ماموں اٹھارہویں رجب کو اِسی برس میں فوت ہوا۔ عباس اِسکی بیٹی اور معتصم اِسکے بھائی نے اوسکی لاش طرطوس میں لیجاکر جلعان غلام نے رشید کے گھر میں اوسے دفن کیا۔ نماز اوسپر معتصم نے پڑھائی بادشاہت مامون کی بیس برس پانچ مہینے تیس دن تھی سوائے اون دِنوں کے جسمیں یہ بُلائے گئے خلافت پر۔ جبکہ اوسکا بھائی امین محمد گھیرا ہوا تھا بغداد میں۔ پیدائش اِسکی پندرہویں ربیع الاول ۱۷۰ھ میں ہوئی تھی اور کنیت اوسکی ابوالعباس تھی۔ یہ مردمیانہ قد گورا خوبصورت بڑی کڑی بڑی ڈاڑھی والا تھا۔ لکھا ہے کہ بھبکا تنگ پیشانی تھا۔ رخسارہ پر اوسکے ایک تل سیاہ تھا۔

سیرت مامون کا ذکر۔ دمشق میں مال ماموں کا بہت خرچ ہوگیا یہانتک اوسپر تنگدستی ہوئی کہ اسکا شکوہ معتصم کے آگے کیا اوسنے کہا اے امیرالمومنین شکوہ کرتا ہے تو مال کا وہ پورا ہوجائیگا جمعہ کو معتصم نے بابت خراج اپنے ملک کے تیس لاکھ دینار اوسکے پاس بھیجدیئے۔ یہ مال جب مامون کے پاس پہنچا تب مامون نے یحییٰ بن اکثم سے کہا نکال تو اِس مال کو کہ دیکھوں میں جب اوسنے نکالا تو دیکھا کہ اچھی طرح سے مہیا کیا گیا ہے تب ماموں نے اوسکو امر عظیم تصور کیا اور سب لوگ خوش ہوئے اور متعجب ہوئے۔ مامون نے ابومحمد سے کہا کہ یہ بُری بات ہے کہ ہم تو مال میں تصرف کریں اور ہمارے یار تا امید پھریں پھر محمد بن رواد کو بُلایا اور کہا کہ واسطے فلانے کی اولاد کے

ایک لاکھ اور فلانے کی اولاد کے لئے مثل اوسکی۔ اسیطرح چوبیس لاکھ دینا اور نبی بار برداری پر لاد کر بانٹے۔ مامون شعر بھی کہتا تھا۔ مامون سادات کیطرف میل بہت رکھتا تھا اور احسان کیا کرتا تھا چنانچہ فدک کو اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم کو پھیر دیا۔ اور دیا وہ محمد بن یحیی بن الحسن بن زید بن علی بن الحسن بن علی بن ابی طالب کو کہ وہ اوسکو حقداروں پر تقسیم کرے جو اولاد فاطمہ سے ہوں۔ مامون فاضل اور جامع علوم تھا

ذکر بادشاہت معتصم کا جو آٹھواں خلیفہ عباسیوں کا تھا

معتصم کی خلافت پر بیعت ابی اسحٰق محمد بن ہارون الرشید نے بعد مرنے مامون کے کی۔ جب بیعت ہوئی تو لشکر نے شور کیا اور کہا کہ عباس بن مامون کی بیعت کرنی چاہیئے معتصم نے یہ حال دیکھکر عباس پاس نامہ بھیجا عباس نے اوس نامہ کو دیکھکر لشکر سے پکار کر کہا کہ میں نے اپنے چچا کی بیعت کی تب لشکر شور و غل سے باز رہا۔ معتصم مع عباس ابن مامون کے بغداد کو گیا۔ اور غرہ ماہ رمضان کو داخل بغداد ہوا۔ اسی برس میں بشیر بن عیاث مریسی نے انتقال کیا جو قائل خلق قرآن کا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۱۹ ہجری ۔ اس برس میں بلایا معتصم نے احمد بن حنبل کو اور اوس سے پوچھا خلق قرآن میں لیکن اوسنے اقبال خلق قرآن کا نہ کیا تب اوسکو کوڑے لگوائے یہانتک کہ بیہوش ہوگیا اور جلد پھٹ گئی پھر قید کیا۔ اس میں ابو نعیم فضل تیمی کہ مشایخ بخاری اور مسلم سے فوت ہوا۔ پیدائش اسکی سنہ ۱۳۰ ہجری میں ہوئی یہ مرد شیعہ تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۰ ہجری ۔ اس برس میں معتصم سامرا کے بنانے کے لئے قاطول میں گیا اور بغداد میں اپنی جگہ اپنے بیٹے واثق کو خلیفہ کیا۔ اسی برس میں معتصم نے اپنے وزیر فضل بن مروان کو جو تمام امور کا مالک تھا موقوف کیا۔ اور اوسکی جگہ محمد بن عبدالملک زیات کو مقرر کیا۔ اسی برس میں وفات محمد بن جواد بن علی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب نے پائی۔ یہ بنی امیہ کے نزدیک بارہ اماموں میں سے ہیں انکے جنازہ کی نماز واثق نے پڑھائی۔ عمر انکی پچیس برس کی تھی۔ بغداد میں اپنے دادا موسے ابن جعفر کے پاس مدفون ہوئے۔ محمد بن جواد نویں امام ہیں بارہ میں سے انکے باپ علی الرضا کا حال سنہ ۲۰۳ میں گذرا اور باقی اوروں کا حال ہم آگے بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۱ ہجری۔ اس برس میں قاضی قیروان احمد بن محرز جان بحق ہوا یہ عالم عامل زاہد تھا۔ اسی برس میں آدم بن ابی اماس عسقلانی جو بخاری کا مشائخ ہے فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۲ اور سنہ ۲۲۳ ہجری نبوی

ذکر فتح عمویہ کا اور قید کرنے عباس بن مامون کا اور مقید ہونا اوس کا اور مرنا اوس کا

اسی برس میں نوفیل بادشاہ روم نے معہ لشکر عظیم کے خروج کر کے ربطرہ میں پہنچکر قتل کیا اور لوٹا اور جو مسلمان آگے آیا اوسے مارا۔ جب معتصم کو خبر پہنچی اور سنا کہ ایک عورت ہاشمہ جو روم کی قید میں ہے وا معتصما کہہ کے روتی ہے۔ اوسکو یہ برا معلوم ہوا اور اوسیوقت اپنے لشکر کو جمع کر کے شانبویں جمادی الاولی سنہ ہذا میں اسنے کوچ کیا۔ رستے میں سنا کہ عمویہ پیدائش کی جائے نصرانیوں کی ہے اور قسطنطینیہ سے اوسے بزرگ جانتے ہیں اور اون سے کسی نے تعرض نہیں کیا ابتدائے اسلام سے معتصم نے جہاز سلاح کی لکڑی سے جو کہ پہلے نہ تھے بنوائے۔ اور خیمے دہوڑی کے بنوائے اور کوچ کر کے نہر یہ جو دریا سے قریب ارطرطوس سے ایک دن کی مسافت پر ہے اوترا اور اپنے لشکر کے تین ٹکڑے کئے ایک ٹکڑا افشین خیندرین کا دس سایہ میمنہ پر رکھا دوسرا فرقہ اشناس کے ساتھ میسرہ پر اور ایک فرقہ معہ معتصم کے درمیان میں اور فاصلہ ہر ہر فرقہ میں دو دو فرسخ کا رکھا۔ معتصم نے حکم کیا کہ قریوں کو جلا دیں اور روم کے شہروں کو خراب کریں لشکر نے ایسا ہی کیا بحدیکہ عمویہ پاس سب سے پہلے اشناس پہر معتصم پہر افشین پہنچی اور عمویہ کو گھیر لیا۔ اوترنا اس لشکر کا اس سنہ کی چھٹی تاریخ رمضان کو ہوا۔ منجنیق سے لڑائی ہونے لگی۔ مسلمانوں اور روم میں بڑی لڑائی ہوئی جسکا بیان کرنا موجب طوالت ہے۔ آخر کو مسلمانوں نے دیوار قلعہ کی جائے ضرب منجنیق سے توڑ کر شہر پر ہجوم کیا اور رعایا کو قتل کیا اور لوٹا۔ لوگ ہر طرف سے گرفتار ہو کر معتصم کے پاس آئے اور حکم کیا کہ عمویہ کو ڈھا دیں اور جلا دیں معتصم وہاں پچیس روز رہا پھر کوچ کر کے ثنور میں آیا اثنار راہ میں اوسکو خبر پہنچی کہ عباس بن مامون سے ایک گروہ سرداران نے بیعت کی ہے اور اوسکا ارادہ یہ ہے کہ خلافت

کو چھین لے۔ تب معتصم نے عباس بن مامون کو بلا کر گرفتار کیا اور افشین خیذر کے سپرد کیا۔ جب منبج میں پہونچا تو عباس نے کہا ناکہا یا لیکن اوسے پانی نہ دیا یہانتک کے مرگیا۔ منبج میں اوسپر نماز اوسکے بعضے بھائیوں نے پڑہی معتصم اپنی مسافرت کو کم کرکے سامرا میں پہنچا۔ اسی سنہ ۲۲۳ھ میں بادشاہ افرنقیہ زیادالله بن ابراہیم بن الاغلب فوت ہوا۔ بعد اوسکے اوسکا بھائی ابوعقال اغلب بن ابراہیم حاکم ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۴ ہجری۔ اس برس میں ابراہیم بن مہدی ماہ رمضان میں جان بحق ہوا۔ نماز معتصم نے پڑہائی۔ اسی برس میں ابوعبیدہ قاسم بن سلام امام لغت فوت ہوا اوسکی عمر ستہتر برس کی تہی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۵ ہجری۔ اس برس میں ابودلف اور علی بن محمد مدینی مشہور راہی ملک عدم کا ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۶ ہجری نبوی۔ اس برس میں معتصم نے افشین خیذر بن کاوس پر خفا ہوکر قید کیا یہانتک کہ وہ مرگیا قید میں بعد مرنے کے اوسکو سولی پر چڑہایا اور اوسکی لاش کو جلایا۔ افشین وہ شخص تہا جو ایک مجوسی سے بیس برس تک لڑا جو حاکم جبال طبرستان پر تہا بڑی لڑائی ہوئی کئی مرتبہ لشکر معتصم کا بہاگ گیا تب معتصم نے اوس لڑائی کے واسطے افشین مذکور کو بلایا تہا۔ یہ آکر مدت دراز تک لڑا۔ آخر کو افشین فتحمند ہوا اور شہر بابک الله کا اوسنے لے لیا۔ اور بابک کو قید کرکے معتصم کے پاس حاضر کیا۔ اوسنے اوسے قتل کیا اس برس میں فوت ہوا ابوہند بن محمد بن عبدالله کہیارہ بصری کہ شیخ ہے معتزلہ کا۔ عمر اسکی سو برس سے زیادہ تہی۔ اس برس میں فوت ہوا ابوعقال اغلب بن ابراہیم بن الاغلب بعد اوسکے مرنیکے اوسکا بھائی ابوالعباس محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم ہوا بادشاہت اغلب دو برس نو مہینے تہی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۷ ہجری
ذکر وفات معتصم کا

اِس برس میں جان بحق ہوا ابو اسحاق محمد معتصم بن ہارون رشید اٹھارہویں ربیع الاول کو سامرا میں۔ مدت بادشاہت اوسکی آٹھ برس آٹھ مہینے اور دو دن تھی پیدائش اوسکی ۱۷۹ھ ہجری میں ہوئی وہ آٹھواں بادشاہ تھا اولاد بنی عباس سے۔ جب وفات پائی تو آٹھ بیٹیاں اور آٹھ بیٹے چھوڑے۔ وہ گورا سرخ ڈاڑھی والا تھا۔ درازی ڈاڑھی کی میانہ کی گئی تھی رنگ اوسکا مائل بسرخی تھا خلفا میں سے اول اِسی کے لقب کیطرف لفظ اللہ اضافت کیا گیا وہ خوش خلق تھا جب غضب میں آتا تو قتل کرنیسے کچھ خوف نہ کرتا۔ حکایت ہے کہ معتصم ایک دن بیٹھا ہوا تھا اپنے یاروں سے جدا ہوا چلا جاتا تھا دیکھتا کیا ہے کہ ایک بڈھا گدھے کو کہ کانٹوں سے لدا ہوا ہے لیجاتا ہے ناگاہ گدھا دلدل میں پھنس گیا اور بوجھ اوسپر سے گر پڑا۔ بڈھا منتظر کھڑا تھا کہ کوئی آدمی آوے تو اوسے اٹھواوں۔ معتصم بالہ جب اوس پاس آیا تو اوسکے گدھے کو نکالا اور بوجھ اوسپر اوٹھا کر لادا۔ پھر اوسکے بھی خدام آپہنچے۔ تب معتصم نے حکم کیا کہ گدھے والے کو چہار ہزار درہم دو۔ ابن ابی داؤد کہتا ہے کہ معتصم نے اپنے ہاتھ سے ایک کروڑ درہم تصدق کئے۔

ذکر بادشاہ واثق معتصم کے بیٹے کا

یہ نواں بادشاہ عباسیوں کا تھا۔ واثق باللہ ہارون بن معتصم نے جسدن کہ باپ نے انتقال کیا یعنی اٹھارہویں ربیع الاول پنجشنبہ کے دن ۲۲۷ھ میں بیعت کی واثق کی لونڈی نے۔ رومیہ کہ نام اسکا قراطیس تھا۔ اِسی برس میں نوفیل بادشاہ روم کا ہلاک ہوا بعد اوسکے اوسکی زوجہ نندورہ اور اوسکا بیٹا میخائیل بن نوفیل بادشاہ ہوئے۔

ذکر فتنہ دمشق کا۔ جب معتصم راہی ملک بقا ہوا قیسیہ نے دمشق میں جاکر فساد برپا کیا اور اپنے سردار کو گھیر لیا۔ واثق نے یہ حال دیکھ کر اوپر لشکر بھیجا کہ سردار اوسکا رجا بن ایوب تھا۔ اوسنے لڑائی کی تب قیسیہ بیرج رباطہ میں جمع ہوئے وہاں ڈیڑھ ہزار آدمی کے قریب مارے گئے اور باقی بھاگے اور حکومت دمشق کی روبا صلاح لائی اِس برس میں بشر بن حارث زاہد جو مشہور حافی تھا۔ ربیع الاول میں فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۸ ہجری۔ اِس برس میں کتنے ہی مقامات مثل

جزیرہ صقلیہ کے مسلمانوں نے فتح کئے حاکم صقلیہ محمد بن عبداللہ اغلب تھا جو ملک صقلیہ سے شہر برم میں رہتا تھا یہ اپنے شہر سے نکلا نہیں لیکن لشکروں اور سرداروں کو بھیجا کرکے بھیجتا تھا وہ فتح کرتے اور لوٹتے تھے زوجہ اوسکی صقلیہ میں انیس ۱۹ برس رہی اور ۲۳۳ھ میں رجب کے مہینے میں فوت ہوئی یہ ہم ذکر کریں گے اگر خدا تعالیٰ نے چاہا۔ اِس برس ابوتمام حبیب بن اوس طائی شاعر فوت ہوا اسی برس میں واثق نے اسحٰق بن ابراہیم کو تاج اور موتیوں کی لڑی دی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۲۹ ہجری۔ اِس برس میں واثق نے کاتبوں کو گرفتار کرکے اونپر مال کا تیسرا مقرر کیا اِس برس میں خلف بن ہشام بزار نے وفات پائی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۳۰ ہجری۔ اِسی برس میں عبداللہ بن طاہر جو امیر خراسان کا تھا نیشاپور میں فوت ہوا۔ عمر اوسکی اٹھتالیس برس کی تھی اوسکی جگہ واثق نے اوسکے بیٹے طاہر بن عبداللہ کو عامل کیا۔ اِسی برس میں مجوس نے دریا کیطرف سے نواح شہر اندلس سے مسلمانوں کے شہروں پر خروج کیا۔ مسلمانوں سے اونکی اندلس میں کئی لڑائیاں ہوئیں آخر کو مسلمان بھاگے اور مجوسی اونکو مارتے چلے آئے یہانتک کے اسبیلہ میں داخل ہوئے اور لشکر عبدالرحمٰن اموی صاحب اندلس کا اونسے ملا پھر مسلمان ہر طرف سے جمع ہوئے تب مجوسی اپنے گھوڑوں پر چڑھکر اپنے شہر کو بھاگے اِس برس میں اشناس ترکی بعد مرنے عبداللہ بن طاہر کے نو دن فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۳۱ ہجری۔ اِس برس میں محارق مغنی جان بحق تسلیم ہوا اور ابویعقوب یوسف بن یحیی البویطی فقیہہ صاحب شافعی کا فوت ہوا یہ بھی قید ہوا تھا اوس آزمایش میں جو قرآن کے باب میں ہوئی تھی لیکن بہت قائل اوسکے مخلوق ہونیکا نہ ہوا۔ بویطی ایک گاؤں صالحون میں تھا بویطی منسوب بویط کیطرف جو ایک قریہ مصر کا ہے۔ اس برس میں محمد بن زیاد جو مشہور ابن اعرابی کوفی ہے فوت ہوا یہ صاحب لغت تھا۔ اِسکا باپ غلام سندی تھا علم اِسنے مفضل ضبی صاحب مفضلیات سے پڑھا اِس ابن اعرابی کی چند تصنیفات ہیں اوسمیں کتاب النوادر اور کتاب الانواء اور کتاب تاریخ القبائل اور غیر اِسکے ہیں پیدایش اِسکی اوس رات میں ہے جس میں ابوحنیفہ فوت ہوا سنہ ۱۵۰ھ میں۔ اعرابی منسوب اعراب کی طرف بولتے ہیں رجل اعرابی جبکہ وہ بدوی ہو گرچہ عرب سے نہ ہو اور رجل عجمی اور عجم بولتے ہیں جبکہ اوسکی زبان میں عجمہ ہو گو کہ وہ عرب سے ہو اور رجل عجمی منسوب عجم کیطرف ہے

اگرچہ فصیح ہو محمد بن عزیز سجستانی نے اپنی کتاب تفسیر غرایب میں ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

اب شروع ہوا ۲۳۲ سنہ ہجری

ذکر موت بادشاہ واثق باللہ کا

واثق باللہ ابوجعفر ہارون بن معتصم باللہ اسی برس میں چوبیسویں ذالحجہ کو مرض استسقا سے فوت ہوا۔ اطبا نے اسکا علاج یہ تجویز کیا تھا کہ تنور گرم میں بٹھاویں جب تنور گرم میں بٹھایا تو تخفیف معلوم ہوئی تب تنور سے اوسے نکالکر تنور کو پھر گرم کیا اور اوسمیں پہلے دن سے زیادہ بٹھایا اوسکو بخار عارض ہوا تب وہاں سے اوسے نکالکر ہوض میں بٹھایا چنانچہ اوسی میں مرگیا۔ ہارونی میں اسکو دفن کیا جب واثق کو مرض سخت ہوا تو نجومیوں کو اوسنے طلب کیا اونہوں نے اوسکے زایچہ ولادت پر نظر کرکے حکم کیا کہ آج سے پچاس برس تک زندہ رہیگا لیکن وہ بعد اونکے کہنے کے سوائے دس روز کے نہ جیا۔ یہ بادشاہ گورا رنگ مایل بسرخی تھا۔ اور بائیں آنکھ میں سفیدی تھی بادشاہت اسکی پانچ برس اور نو مہینے کچھ دن رہی عمر اسکی بتیس برس کی تھی۔ واثق سادات کی عزت اور اکرام بہت کرتا۔ اوسنے حرمین میں یہانتک مال بانٹا کہ اوسکے زمانے میں وہاں کوئی مانگنے والا نہ رہا جب اوسکے مرنے کی خبر اہل مدینہ نے سنی تو اونکی عورتوں نے یہ مقرر کیا کہ ہر رات بقیع میں جاکر اوسکو روتی تھیں اوسکے احسان یاد کرکے۔ واثق بھی مثل مذہب اپنے باپ معتصم اور چچاماموں کی آزمایش لوگوں کی قرآن کے باب میں کرتا تھا اور اون سے اقرار خلق کرواتا تھا اور اس امر کا کہ خدا آخرت کو بینا آنکھوں کے ساتھ ہوگا

ذکر بادشاہت متوکل جعفر بن معتصم کا جو دسواں بادشاہ بنی عباس کا تھا

جب واثق نے انتقال کیا تو امرائے دولت نے ارادہ کیا محمد بن واثق کا کرکے اوسے ٹوپی اور خرقہ سیاہ پہنائی۔ وہ چھوٹا لڑکا تھا کہ ڈاڑھی مونچھ بھی نہ تھی پھر اونکے نزدیک اوسکا بادشاہ ہونا خلاف مصلحت معلوم ہوا تلاش کرتے تھے کہ اور کسکو بادشاہ کریں اور اولاد عباس میں سے ایک ایک کے خیال میں لاتے تھے۔ آخر کو متوکل کو لاکر احمد بن ابی داود نے اوسکو عمامہ اور لباس شاہی پہناکر اوسکے آگے زمین بوسی کرکے کہا تجھ پر سلام ہو اے امیر المومنین۔ تب اوسکی خلافت پر بیعت ہوئی جس روز کہ

واقع فوت ہوا یعنی چوبیسویں ذالحجہ ۲۳۲ھ ہجری کو عمر متوکل کی وقت بادشاہ ہونے کے چھبیس برس کی تھی

اب شروع ہوا ۲۳۳ھ ہجری

ذکر پکڑنے علی بن زیات کا

اِس سنہ کے ماہ صفر میں متوکل نے محمد بن عبدالملک زیات کو گرفتار کرکے قید کیا اور سب مال اوسکا ضبط کیا پھر اوسکو لکڑی کے تنور میں کہ جس میں لوہے کی سلاخیں اِسطرح پر لگی تھیں کہ منہ اوسکا تنور میں تھا۔ اور آدمی کو بیٹھنے اور حرکت کرنے نہ دیتی تھیں ڈالدیا اوس تنور میں محمد بن زیات ایک مدت تک رہا آخر کو انیسویں شب ربیع الاول سنہ مذکور میں انتقال کیا طریقہ اِس طرح کے تنور بنانے کا ابن زیات نے نکالا اور اِس میں ابن اسباط مصری کو عذاب کرکے اوسکا مال چھین لیا تھا۔ ابن زیات مذکور دوست تھا ابراہیم اصولی کا ایسا کہ جب عہدہ وزارت پر معین ہوا تو اوس سے ایک لاکھ درہم تقسیم کے لئے تب صولی نے شعر کہا کہ مضمون اوسکا یہ تھا میں تیرے آگے زمانہ کی مذمت کرتا تھا اب تیرے باعث سے زیادہ مذمت کرنے لگا تجھکو مینے جائے پناہ سختیوں کا بنایا تھا لیکن اب تیرے ہاتھ سے امان چاہتا ہوں۔ اِسی برس میں متوکل نے اپنے بیٹے منتصر کو حاکم حرمین اور یمن اور طائف کا کیا۔ اِس برس میں ابوذکریا یحیٰی بن معلق بن عون بن زیاد بن بسطام مری بغدادی حافظ جو مشہور صاحب طرح والتعدیل تھا فوت ہوا یہ امام اور حافظ تھا لکھا ہے کہ یہ رہنے والا ایک قریہ کا تھا جو متصل انبار کے ہے جسکا نام نقیا ہے امام احمد بن حنبل اوس سے بہت صحبت رکھتا تھا اور ان دونوں نے بالاتفاق علم حدیث کا پڑھا۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ یحیٰی بن معین مذکور اوس گروہ سے ہے جو روایت کرتے ہیں امام شافعی سے پیدائش یحیٰی بن محمد مذکور کی ۱۵۸ھ میں اور وفات ۲۳۳ھ ماہ ذیقعدہ میں ہوئی اور ذالحجہ میں بھی لکھا ہے۔

اب شروع ہوا ۲۳۴ھ ہجری

۔ اِس برس میں محمد بن بشر کوفہ بغداد کے معتزلوں میں سے تھا راہی ملک عدم کا ہوا اور ابوخیثمہ زہیر محدث اور علی بن عبداللہ بن جعفر کہ مشہور ابن مدینی حافظ اور امام ثقہ تھا فوت ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۳۵ھ ہجری

۔ اِس برس میں سامرہ میں محمود بن فرج نے ظاہر ہوکر دعوی نبوت کا کیا اور ذوالقرنین بنا ستائیس آدمیوں نے اوسکی متابعت کی

جب اوسکو اور اوسکے یاروں کو متوکل پاس لائے تو متوکل نے اپنے یاروں کو حکم کیا کہ اسکو سیلی مارو تب ہر ایک نے دس دس سیلیاں ماریں اور پھر ایسا مارا کہ مرگیا اور اوسکے یاروں کو قید کیا۔ اسی برس میں فوت ہوا حسن سہل عمر اوسکی نوے برس کی تھی اسنے دوا پیکر بہت قیام کیا یہانتک کہ مرگیا اس برس میں ابراہیم بن اسحٰق صولی جوگا نیوانھا مرگیا۔ اسی برس میں سریج بن یونس بن سریج جان بحق ہوا اسی برس میں اور لکھا ہے کہ آنیوالے سال میں عبدالسلام بن رغبان جو شاعر مشہور دیک الجن فوت ہوا یہ شیعہ تھا عمر اسکی ستر برس کچھ مہینے کی تھی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۳۶ ہجری۔ اس برس میں حکم دیا متوکل نے قبر کو اسنے حسین بن علی بن ابی طالب کا اور روضہ مبارک کے گرد کے مکان گرادیئے لوگوں نے اس حرکت بد سے اوسے منع کیا۔ متوکل علیؓ بن ابی طالبؓ سے اور اوسکے اہل بیت سے بغض و عداوت بہت رکھتا تھا اوسکے مصاحبوں میں عبادہ مخنث تھا اوسکی پیشانی پر بال نہ تھے۔ وہ اپنی پرکرتی کے نیچے تکیہ باندہ کر سر پر پہنہ کرتا تہا اور ناچتا تھا یہ کہکر کہ امیر المسلمین آیا بڑے پیٹ والا جسکی پیشانی پر بال نہیں یعنی علی رضی اللہ عنہ۔ متوکل یہ دیکھکر ہنستا اور شراب پیتا۔ ایکدفعہ منتصر کے سامنے بھی اوسنے ایسا ہی کیا۔ منتصر نے یہ حال دیکھکر کہا اے امیر المومنین علیؓ تیرے چچا کا بیٹا ہے تجھے لایق ہے کہ آپ جو چاہے سو کہے لیکن ایسے کتے کو اجازت ایسے کام کی نہ دے متوکل نے دونوں کو حکم دیا کہ گاؤ ان کلمات کو جنکا مضمون یہ ہے۔ غیرت کی جوان نے واسطے چچا کے بیٹے اپنے کے جو سردار جوانوں کا ہے مانو کے آزاد ہونے میں یہ ہمنشینی اون لوگوں سے جو دشمن علی علیہ السلام کے مشہور تھے بیشتر رکھتا تھا مثل ابن جہم شاعر اور ابی السماط اولاد مروان بن ابی حفصہ جو بنی امیہ کے غلاموں سے تھا۔ یہ اگرچہ اور خلفاے سیرت میں اچھا تھا لیکن مذمت علی علیہ السلام نے تمام اوسکی نیکیاں محو کردی تھیں۔ اسنے لوگوں کو قایل ہونے خلق قرآن سے منع کیا اس برس منصور بن مہدی فوت ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۳۷ ہجری۔ اس برس میں محمد بن عبداللہ حاکم صقلیہ نے انتقال کیا اوسکی جگہ عباس بن فضل بن یعقوب بن نزارہ جزیرہ صقلیہ پر حاکم ہوا اس برس میں بہت فتوح ہوئیں قصریانہ جو دارالملک صقلیہ کا ہے مفتوح ہوا۔ پہلے بادشاہ سرقوسہ میں رہتا تھا

جب مسلمانوں نے بعضے جزیرہ کو لیا تو بادشاہ قصر بانہ میں نگہبانی کیواسطے رہنے لگا۔ عباس نے اوسکو اِسی برس میں بخشنبہ کے روز پندرہویں شوال کو فتح کیا اور جب ہی اوسمیں مسجد بنوائی اور منبر نصب کیا اور خطبہ اور نماز جمعہ پڑہی اِس برس میں حاتم اصم زاہد جو مشہور بلخی تھا فوت ہوا یہ حقیقت میں بہرہ تھا مگر نام اسکا یہ اِسواسطے ہے کہ ایکدن ایک عورت نے آنکر اوس سے کوئی مسئلہ پوچھا اوسوقت اوس عورت کا گوز نکل گیا تب وہ شرمندہ ہوئی اوس شخص نے کہا بلند آواز سے کہہ۔ تب وہ عورت بگمان اِسکے کہ اوسنے آواز گوز نہیں سُنی خوش ہوئی اور اوسکا یہ نام مشہور ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۳۸ ہجری - اِس برس میں عبدالرحمن بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن داخل بن معاویہ نے ہشام بن عبدالملک الاموی صاحب اندلس ربیع الآخر میں انتقال کیا پیدایش اوسکی سنہ ۱۷۶ ھ میں ہوئی تھی مدت بادشاہت اکتیس ۳۱ برس تین مہینے تھی یہ گندم گوں لمبا قد بڑی داڑہی والا تہا خضاب مہندی کا کرتا تہا پچیس ۲۵ بیٹے چھوڑکر فوت ہوا لیکن بعد اِسکے محمد بن عبدالرحمن حاکم ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۳۹ ہجری اِس برس میں محمود بن غیلان مروزی جو مشایخ بخاری اور مسلم سے ہے فوت ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۴۰ ہجری - اِس برس میں امام شافعی نے انتقال فرمایا نام اوسکا محمد اور کنیت ابوعثمان تھا یہ قاضی جزیرہ کا تھا اپنے باپ سے اور ابن عیینہ سے روایت کرتا ہے شافعی کا ایک بیٹا محمد نامی اور بھی تھا جو مصر میں سنہ ۲۳۱ میں فوت ہوا اِس برس میں ابوثور ابراہیم بن خالد بن ابی الیمان کلبی فقیہہ بغدادی دوست امام شافعی کا فوت ہوا۔ اوس سے منقول ہیں اقوال قدیمہ یہ اہل رائے کے مذہب پر تہا۔ جبکہ شافعی عراق کو گیا تو اوسکے پاس بھی گیا اوسنے پیروی اوسکے مذہب کی کی۔ اور پہلا مذہب چھوڑ دیا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۴۱ ہجری - اِس برس میں امام احمد حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس کو منسوب معد بن عدنان کیطرف ہے ربیع الاول میں انتقال کیا بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ابراہیم عرثی اوس سے روایت کرتے ہیں یہ شخص مجتہد پرہیزگار زاہد راستگو تہا شافعی نے کہا کہ جب میں بغداد میں گیا تو وہاں کسی کو میں نے احمد بن حنبل سا متقی زیادہ پرہیزگار زیادہ اور فقیہہ

زیادہ نہیں دیکھا۔

پھر شروع ہوا ۲۴۲ھ ہجری ۔اس برس میں ابو العباس محمد بن ابراہیم بن اغلب امیر افریقیہ کا جان بحق ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا احمد بن مذکور حاکم ہوا اسی برس میں قاضی یحییٰ بن اکثم بن محمد بن قطن اولاد اکثم بن صیفی تمیمی سے حاکم عرب کا فوت ہوا یحییٰ مذکور عالم فقہ کا تھا یہ اصحاب شافعی سے تھا اور کتنے ہی فنون میں امام تھا۔ یہ بدصورت تھا۔ یہ وہ شخص ہے جسنے مامون کو حلت متعہ سے باز رکھا اسیطرح کہ جو علما کہ مامون کے وقت میں تھے اونمیں سے ابو عبینا ہی تھا اون سب سے کہا کہ صبح کو تم خلیفہ پاس آؤ اگر کچھ وجہ اوسکے قول میں پائی جائے تو بولو اور نہیں تو چپ رہو جب تک میں آؤں ابو عبینا کہتا ہے ہم گئے مامون پاس وہ مسواک کرتا تھا اور کہتا تھا دو متعہ تھے عہد رسول اللہ صلعم میں اور عہد ابو بکرؓ میں اوس چیز کو جو جناب رسول اللہ صلعم نے کی یہ سب خاموش سنا کئے یہانتک کہ یحییٰ بن اکثم آیا تب مامون نے کہا تجھے بتاتا ہوں ایک چیز کو اوسنے کہا وہ ایسا ہے جیسا حلال ہونا زنا کا اے امیر المومنین۔ مامون نے اوسے کہا یہ زنا ہے اوسنے کہا ہاں پھر مامون نے پوچھا یہ تو کہاں سے کہتا ہے اوسنے کہا کلام اللہ اور حدیث پیغمبر سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بتحقیق فلاح مومنوں نے اوسکے قول تک وہ لوگ کہ اپنی فرجوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی جوروؤں پر اور اون عورتوں پر جنکو مول لیا ہے وہ لوگ غیر ملامت کئے گئے ہیں جو شخص طلب کرے سوائے اسکے پس وہ لوگ پہنچوالے ہیں اے امیر المومنین زوجہ متعہ کی آیا ملک یمین ہے اوسنے کہا نہیں پھر کہا آیا وہ ایسی زوجہ ہے کہ وارث ہوتی ہے اور وارث کرتی ہے اوسنے کہا نہیں پھر اوسنے کہا زہری نے یہ روایت کی ہے عبد اللہ حسن بیٹے محمد بن خنیفہ نے اپنے باپ سے اونہوں نے علیؓ بن ابیطالب علیہ السلام سے فرمایا اونہوں نے یہ کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے مجھ سے کہ منادی کروں ممانعت متعہ کی اور حرام ہونے اون دونوں کے بعد جائز ہوئے اون دونوں کے یہ سنکر مامون نے کہا کہ آیا یہ محفوظ ہے تجھے اوسنے کہا ہاں ایک جماعت نے اوسے روایت کیا ہے اونمیں سے مالک ہے تب مامون نے کہا استغفر اللہ اب مبادرت چاہیے ہے حرمت متعہ پر اور اوسکے منع پر یحییٰ بن اکثم میں کوئی عیب نہ تھا بجز اسکے کہ وہ لونڈے بازی میں تھا اسیواسطے اوسکے حق میں چند اشعار کہے گئے ہیں جنکا مضمون یہ ہے ہم تمنا کرتے تھے کہ عدل کو ظاہر دیکھیں لیکن اس امید کے بعد ہمکو نا امیدی حاصل ہوئی کیونکر اصلاح پائے دنیا اور اہل دنیا

جبکہ مسلمانوں کا قاضی القضاۃ لواطہ کرے۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۴۳ ہجری - اس برس کے ماہ ذیقعدہ میں متوکل دمشق کیطرف گیا۔ اسی برس میں انتقال کیا ابراہیم بن عباس بن محمد بن صول صولی نے۔ اسی برس میں حرث بن اسد محاسبی زاہد فوت ہوا یہ وہ شخص ہے جسے احمد بن حنبل نے واسطے علم کلام کے آراستہ کیا تھا لیکن چھپایا واسطے تعصب عامہ کے احمد کے ساتھ اسپر سوائے چار شخص کے کسی نے نماز نہیں پڑھی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۴۴ ہجری - اس سنہ کے ماہ صفر میں متوکل داخل دمشق ہوا وہاں رہنے کا ارادہ کرکے مقامات عمارت مقرر کیے پھر آب ہوا دمشق کی متوکل نے بری جانکر سامرا کیطرف رجوع کی۔ دمشق میں کل ایک مہینہ کچھ دن رہا۔ اسی برس میں خفا ہوا متوکل بخشوع طبیب پر اور اوسکا مال چھینکر بحرین کیطرف نکالا۔ اسی برس میں قتل کیا متوکل نے ابو یوسف یعقوب کو جو مشہور ابن سکیت سے مصنف کتاب اصلاح المنطق کا جو لغت میں ہے۔ یہ لغت میں اور علم ادب میں امام تھا باعث اسکے قتل کا یہ تھا کہ متوکل نے اسے پوچھا کہ تو میرے دونوں بیٹوں معتز اور مؤید کو دوست رکھتا ہے یا حسنؑ اور حسینؑ کو۔ ابن سکیت نے اوسکے بیٹوں سے چشم پوشی کرکے تعریف حسن اور حسین علیہ السلام کی کی۔ تب متوکل نے اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اسکا پیٹ پھاڑیں بعد اسکے اوسے گھر لے گئے وہاں دوسرے دن فوت ہوا اور لکھا ہے کہ جب متوکل نے ابن سکیت سے پوچھا اپنی اولاد اور حسن حسین کی محبت کے بارہ میں تو اوسنے جواباً کہا کہ خدا کی قسم قنبر جو غلام علیؑ کا تھا وہ تجھسے بہتر تھا اور تیری اولاد سے تب متوکل نے کہا کہ اسکی زبان کدہی سے کھینچو لوگوں نے اوسکے کہنے پر عمل کیا تب وہ اوسیوقت ماہ رجب سنہ مذکور میں فوت ہوا۔ عمر اوسکی اٹھاون برس کی تھی۔ سکیت بکسر سین مہملہ و تشدید کاف وزن خمیل سے اسم ہے کثیر السکوت اور خاموشی کا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۴۵ ہجری - اس برس میں انتقال کیا ذوالنون مصری نے ذیقعدہ کے مہینے میں اور ابو علی حسین بن علی کرابیسی کہ مشہور کرابیسی ہے جو دوست شافعی کا تھا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۴۶ ہجری اسی برس میں متوکل جعفری میں گیا اور اوسکا بنانا شروع کیا تھا سنہ ۲۵۰ ہجری میں اور مال کثیر جو زیادہ حد سے تھا اوسکے بنانے میں صرف کیا اوس جگہ کو پہلے ماحورہ کہتے تھے۔ اس برس میں دعبل بن علی الخزاعی شاعر فوت ہوا۔ دعبل

اوسکی ۳۸ سنہ ۲۴۱ ہجری میں ہوئی تھی یہ بھی شیعہ مذہب تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۴۷ ہجری

ذکر قتل متوکل کا

اِسی برس میں ایک گروہ نے متوکل کو وقت خلوت کے بشراکت اوسکے بیٹے منتصر اور بغا جیسر شرابی کے قتل کیا مجلس شراب میں اور اوسکے ساتھ اوسکا وزیر فتح بن خاقان بھی قتل ہوا یہ قتل بدھ کی رات چھبیسویں ۲۶ رمضان کو واقع ہوا مدت اِسکی بادشاہت کی چودہ ۱۴ برس دس مہینے تین دن تھی عمر اوسکی قریب چالیس ۴۰ برس کی تھی۔ یہ گندم گوں پیچکی گال تھا۔

ذکر بیعت منتصر کا جو گیارہواں بادشاہ عباسیوں کا تھا

جبکہ بدھ کا دن ہوا یعنی دن اوس رات کا جس میں متوکل قتل ہوا سب خلقت اور سردار اور لشکر جعفری میں آئے اوسوقت احمد بن خصیب نے اونکے پاس جاکر نامہ منتصر کا پڑھا اس مضمون کا کہ فتح بن خاقان نے متوکل کو قتل کیا تنہا مینے اوسکو مارا یہ سُنکر سب نے منتصر کی بیعت اوسی دن کی جسرات متوکل مارا گیا تھا۔ اِس برس میں عباس صاحب صقلیہ فوت ہوا تب لوگوں نے اوسکے بیٹے عبداللہ بن عباس کو حاکم کیا۔ پھر آیا خفاجہ بن سفیان افریقیہ سے امیر ہوکر صقلیہ پر اور لڑائی ہوئی اوسنے جزیرہ صقلیہ کو فتح کیا۔ بعد اوسکے لشکر میں سے ایک شخص اوسکو قتل کرکے بھاگ گیا مشرکین میں جب خفاجہ قتل ہوا تو حاکم بنایا رعیا نے اوسکے بیٹے محمد بن خفاجہ کو پھر اوسکی بادشاہت پر محمد بن احمد بن اغلب صاحب قیروان بھی مقرر ہوا اور محمد بن خفاجہ حاکم صقلیہ کا رہا ۲۵۷ سنہ ہجری تک۔ پھر اوسکے خواجہ سراؤں نے اوسکو قتل کیا اور بھاگ گئے پھر لوگوں نے اونکو گرفتار کرکے قتل کیا اِسکو انشاء اللہ تعالیٰ

اِسی برس میں ابوعثمان بکر بن محمد مازنی نحوی کہ امام عربیہ میں بہا فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۴۸ ہجری

ذکر موت منتصر کا

اِس برس میں منتصر باللہ محمد بن جعفر متوکل ہفتہ کے دن پچیسویں ۲۵ صفر سامرہ میں عارضہ درد گلو سے جان بحق تسلیم ہوا تین روز کل بیمار رہا۔ عمر اوسکی پچیس ۲۵ برس اور چھ ۶ مہینے کی تھی بادشاہت

اوسکی چھ مہینے دو دن رہی۔ وہ بڑی آنکھ والا دراز بینی چھوٹا قد ڈراونی صورت بڑی داڑھی والا تھا اور صاحب عقل اور صاحب انصاف تھا۔ لوگوں کو حکم زیارت قبر حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام کا اوسنے دیا اور سادات میں امن ہوئی اور اوسکے باپ کے وقت میں ڈرتے تھے۔

ذکر بادشاہت مستعین احمد بن معتصم جو بارہواں بادشاہ عباسیوں کا تھا

جب منتصر فوت ہوا تو سب کبرائے دولت مثل بغا کبیر اور بغا صغیر اور اتامش اتراک اور محمد بن خضیب کے مستعین کی بادشاہت پر جمع ہوئے اور متوکل کی اولاد میں سے کسی کو بادشاہ کرنا برا جانا کیونکہ اونہوں نے متوکل کو قتل کیا تھا یہانتک کہ ان سب نے مستعین کی بیعت اتوار کی رات چوبیسویں ربیع الاول کو کی۔ عمر مستعین کی اوس زمانہ میں اٹھائیس برس کی تھی کنیت اوسکی ابوالعباس تھی۔ اسی برس میں خبر وفات طاہر بن عبداللہ بن طاہر امیر خراسان کی ماہ رجب میں مستعین کو پہنچی تب مستعین نے اوسکے بیٹے محمد بن طاہر کو خراسان پر حاکم کیا۔ اس برس میں بغا کبیر فوت ہوا مستعین نے موسیٰ بن بغا کو اوسکے جگہ پر مقرر کیا اسی برس میں اہل حمص نے کیدر پر بلوہ کر کے اپنے عامل کو نکال دیا۔ اسی برس میں یعقوب بن لیث صفار سجستان سے سفر کر کے ہرات میں آیا اسی برس میں محمد بن علا ہمدانی کہ مشایخ بخاری اور مسلم سے تھا فوت ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۴۹ ہجری اس برس میں مسلمانوں اور روم میں لڑائی ہوئی یہانتک کہ سردار لشکر عمر بن عبداللہ اقطع کہ مسلمانوں میں بڑا شجاع تھا مارا گیا اور تمام مسلمان بھاگے اور بہت مارے گئے اہل روم نے تعاقب کر کے ثغور جزیرہ تک لوٹا۔ اسی برس میں لشکر شاکریہ اور عامہ نے بغداد میں ترکوں پر بلوہ کیا باعث اسکا یہ تھا کہ ترک امور سلطنت میں ایسے غالب ہوئے تھے کہ جس خلیفہ کو چاہتے تھے قتل کرتے تھے اور جسکو چاہتے تھے بادشاہ کرتے تھے کچھ رعایت مسلمانوں کی اور دیانت نہ رہی تھی پھر سامرہ میں لڑائی ہوئی اور قید خانہ کو فتح کر کے قیدیوں کو چھوڑ دیا یہ حال ترکوں نے دیکھ کر سامان حرب درست کر کے عامہ کے بہت آدمیوں کو قتل کیا تب فتنہ فرو ہوا۔ اسی برس میں موالی اور اتامش میں نا اتفاقی ہوئی یہانتک کہ اتامش کو قتل کیا اور اوسکے گھر میں سے اسباب بہت ضبط کیا کیونکہ مستعین نے اتامش اور اوسکے

والدہ مستعین کو اور شاہک خادم کو بیت المال میں مطلق العنان کیا تھا یہ جتنا چاہتے تھے مال لے جاتے تھے بخلاف اوروں کے۔ اتامش کو اسی باعث سے کہ مختار مال کا تھا قتل کیا۔ اسی برس میں علی بن جہم شاعر فوت ہوا۔ اسی برس میں ابو ابراہیم احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ کا مر گیا بعد اسکے مرنیکے زیادۃ اللہ بن محمد اسکی جگہ مقرر ہوا جسکی کنیت ابو محمد تھی۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۵۰ ہجری۔ اس برس میں یحییٰ بن عمر بن یحییٰ بن حسین بن زید بن علی بن الحسین بن علیؓ بن ابی طالب جسکی کنیت ابو الحسن تھی کوفہ میں ظاہر ہوا اور بہت لوگوں کو اپنے ساتھ کر کے کوفہ پر حاکم ہوا یہ حال دیکھکر محمد بن عبد اللہ طاہر نے اوسپر لشکر بھیجا یحییٰ بھی اپنی جمعیت سے نکلکر مقابل ہوا جب لڑائی ہوئی تو یحییٰ مارا گیا اور اوسکا لشکر بھاگ گیا اور تھوڑے لوگ مارے گئے تھے کہ محمد نے اوسکا سر کاٹ کر مستعین کے پاس بھیجا۔ پھر اس برس میں حسن بن زید بن محمد بن اسماعیل بن زید بن الحسن بن علی بن ابی طالب طبرستان مع جماعت کثیر ظاہر ہوا اسی برس میں اہل حمص نے اپنے عامل فضل بن قارون بہائی مازیار پر حملہ کر کے اوسے قتل کیا مستعین نے یہ سنکر موسیٰ بن بغا الکبیر کو اوسپر بھیجا اوسنے اور حمص اور سنتن کے درمیان میں لڑائی کر کے حمص کو فتح کیا اور اونکو بھگایا اور وہاں کی رعایا کو قتل کیا اور حمص کو جلایا۔ اسی برس میں زیادۃ اللہ بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقیہ کا فوت ہوا اسکی بادشاہت ایک برس چھ مہینے رہی اسکے بعد بادشاہ ہوا اسکا بھتیجا ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد مذکور۔ اسی برس میں خلیع شاعر جسکا نام حسین بن ضحاک تھا راہی ملک عدم کا ہوا اشعار اسکے مشہور ہیں پیدائش اسکی سنہ ۱۶۲ ہجری میں ہوئی

اب شروع ہوا سنہ ۲۵۱ ہجری۔ اس برس میں بغا صغیر اور وصیف نے متفق ہو کر باغر تگی کو قتل کیا۔ ترک نے بلوہ کر کے مستعین اور بغا صغیر اور وصیف کو کہ سامرہ کے قلعہ میں تھے گھیر لیا بغا صغیر اور مستعین اور وصیف وہاں سے بھاگ کر بغداد میں آئے اور وہاں مستعین نے قرار پکڑا۔

ذکر بیعت معتز باللہ کا۔ اسی برس میں بعد جانے مستعین کے بغداد میں ترکوں نے صرف کر کے معتز باللہ بن متوکل کو جو قید میں تھا نکالکر اوسکی بیعت کر کے جتنا مال مستعین اور اوسکی [illegible] کا۔ امر میں تھا اوسکے قبضہ میں دیا اور لشکر پر تقسیم کیا۔ پھر معتز نے اپنے بھائی احمد طلحہ بن متوکل

کو چکا نام موفق تھا تیسویں ۳۰ محرم کو معہ پچاس ہزار ترک کے واسطے لڑائی مستعین کے بھیجا۔ مستعین بغداد میں قلعہ بند ہو کر خوب لڑا۔ ارکین دولت بغداد میں مستعین کی بیعت توڑنے پر متفق ہوئے اور باہم عہد واثق کیا۔ اسی برس سری سقطی فوت ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۵۲ سنہ ہجری

ذکر خلع مستعین اور بادشاہت معتز کا

یہ تیرہواں بادشاہ عباسیوں کا تھا۔ جبکہ معتز اور مستعین میں امور ان مرقومہ بالا ظہور میں آئے تو مستعین احمد بن محمد معتصم نے اپنی بیعت لوگوں سے اوٹھائی اور معتز باللہ بن متوکل بن معتصم کی بیعت کی۔ خطبہ معتز کا بغداد میں جمعہ کے روز چوتھی محرم سنہ ہذا میں پڑھا گیا۔ اور تمام اہل بغداد سے معتز کی بیعت لیکر مستعین معہ اپنے عیال کے رصافہ سے قصر حسن بن سہل کیطرف گیا۔ اور اوس سے چادر اور شاخ اور انگشتری طلب کی۔ مستعین چاہتا تھا کہ مکہ معظمہ میں رہے لیکن ممانعت کی مکہ میں جانے سے۔ لاچار ہو کر اوسنے بصرہ میں مقام کیا۔ معتز نے ایک جماعت کو اوسپر موکل کیا اور نکالا اوسے واسط کیطرف پھر معتز نے قتل مستعین کا حکم دیا۔ اور محمد بن طولون کو بھی یہ لکھ بھیجا۔ احمد بن طولون نے اوسکو منع کیا مستعین کے قتل سے اور احمد بن طولون معہ مستعین کے قاطول کیطرف گیا اور اوسکو خاجب سعید بن صالح کے سپرد کیا۔ سعید نے اوسکو ایسا مارا کہ مر گیا۔ پھر اوسکا سر معتز پاس بھیجدیا اوسنے اوسکے دفن کا حکم دیا۔ مدت بادشاہت مستعین کی خلع بیعت تک تین برس نو مہینے کچھ دن تھی عمر اوسکی چونتیس ۳۴ برس کی تھی۔ اسی برس میں عیسیٰ بن شیخ کو رملہ پر حاکم کر کے اوسکا نائب جسکا نام ابوالمعتز تھا وہاں بھیجا۔ یہ عیسیٰ بن شیخ شیبانی تھا اور وہ عیسیٰ بن شیخ بن سلیک اولاد جساس بن مرہ بن ذہل بن شیبان سے تھا۔ جبکہ فتنہ ترکوں کا عراق میں پھیلا تو ابن شیخ مذکور دمشق اور اوسکے عاملوں پر غالب ہو کر وہ جو شام سے خلیفہ کے پاس خراج بھیجتے تھے موقوف کر کے آپ مالک ہوا اس برس میں محمد بن بشار بصری اور محمد بن مثنیٰ ابن بصری جو مشائخ مسلم بخاری سے ہے فوت ہوئے۔

اب شروع ہوا ۲۵۳ سنہ ہجری اس برس میں بلوہ کیا لشکر نے واسطے

تنخواہ چار مہینے کے۔ جب وصیف نے اونکو تنخواہ نہ دی تو اوسپر حملہ کرکے اوسے قتل کیا۔ معتز نے تمام کار وصیف کا بغا شرابی کو دیا۔ اِسی برس میں محمد بن عبداللہ بن طاہر بن الحسین فوت ہوا اِسی برس میں یعقوب متعلقات ہراۃ اور ابوشیخ کا مالک ہوا۔ جب اوسنے قوت پکڑی تو امیر خراسان وغیرہ اوس سے خوف کرنے لگے۔

پھر شروع ہوا ۲۵۴ھ ہجری۔ اِس برس میں بغا صیر شرابی مارا گیا رات کو اِسطرح سے کہ اپنے یاروں اور لشکر میں سے یہ معہ دو غلاموں کے بارادہ کشتی میں بیٹھنے کے نکلا نگہبان جو پل پر تھے اونہوں نے معتز کو اس سے خبردار کیا اوسنے اوسکے قتل کا حکم دیا۔ تب قتل کیا اونہوں نے اور اوسکے سر کو معتز کے پاس بھیجا۔

ذکر وفات علی نقی رض

اِسی برس کے جمادی الآخر میں علی زکی نے جنکو علی ہادی اور علی نقی کہتے ہیں وفات پائی یہ ہی بارہ اماموں میں سے تھے امامیہ کے نزدیک یہ علی زکی بیٹے محمد الجواد کے تھے جنکا ذکر ۲۲۰ھ ہجری میں گذرا۔ جب سُنا متوکل نے کہ اونکے پاس کتابیں اور سلاح ہیں تب لشکر ترکوں کا اونکے گرفتار کرنیکے واسطے رات کو بھیجا لشکر نے جاکر آنحضرت کو گھیر لیا اور دیکھا کہ اپنے گھر میں دروازہ بند کئے ہوئے بیٹھے ہیں جب اندر گئے تو اونکو زرہ بالوں کی پہنے ہوئے قبلہ رو پایا اور آیات قرآن متضمن وعدہ وعید کے خوش آوازی سے پڑھ رہے تھے اور نیچے سوائے ریگ اور کنکروں کے کچھ فرش نہ تھا اونکو اوٹھاکر متوکل کے پاس لائے۔ متوکل اوسوقت شراب پیتا تھا اور ہاتھ میں اسکے کاسہ شراب کا تھا۔ جب متوکل نے اونکو دیکھا تو تعظیم کرکے اپنے ایک طرف اونکو بٹھایا۔ اور کاسہ شراب کا اونکو دینے لگا تب اونہوں نے فرمایا اے بادشاہ مخمور نہیں ہوا گوشت میرا اور خون میرا کبھی مجھکو اِس سے معاف رکھ تب اوسنے معاف کیا۔ اور فرمائش شعر پڑھنے کی کی آپنے فرمایا مجھے شعر کم آتے ہیں جب متوکل نے زیادہ اصرار کیا تو شعر پڑھے جنکا مضمون یہ تھا۔ اہل دنیا چوٹی پہاڑ پر یعنی بلندی پر شب باش ہوتے تھے اور آدمی اونکی نگہبانی کرتے تھے۔ لیکن اون بلندیوں نے اونکو بے نیاز نہ کیا۔ اُترے اپنی رہنے کی جا سے بعد عزت کے اور سپرد ہوئے گڑھے کے کہ اوسکی گرمی سے وہ خشک ہوا جاتا ہے جبکہ قبر میں دفن ہو چکے تو آواز دی اونکو آواز دینے والوں نے کہ کہاں ہیں سردار تمہارے

اور تاج اور لباس وہ مونہہ کہاں ہیں جو انعام دیتے تھے اب پھاڑے جاتے ہیں پردے
اور تاج - پھر پوچھے گی قبر وقت پوچھنے کے ان مُنہوں سے کہ کیڑے اونکو کھاتے ہونگے مدت
تک تمنے زمانہ میں کھایا پیا - اب بعد بہت کھانے کے تم ایسے ہوئے کہ تم کو کھاتی ہیں -
متوکل یہ سُنکر بہت رویا اور شراب کے اوٹھانے کا حکم دیا اور پوچھا کہ اے ابوالحسن آیا
تیرے ذمے کچھہ قرض ہے آپ نے فرمایا ہاں چار ہزار دینار - اوسنے چار ہزار دینار دیئے اور
اونکو بعزت تکریم اونکے مکان پر بھیجدیا پیدائش آنحضرت کی ۱۵ رجب سنہ ۲۱۴ ہجری میں ہوئی
اور سنہ ۲۱۳ ہجری میں بھی لکھا ہے اور وفات اونکی پچیسویں جمادی الآخر سنہ ۲۵۴ ہجری میں
سامرہ میں ہوئی علی مذکور کو عسکری بھی کہتے ہیں اِسواسطے کہ آپ رہنے والے سرمن رای
کے تھے جسکو عسکر کہتے ہیں کیونکہ وہاں لشکر رہتا تھا علی مذکور دسویں امام تھے بارہ میں سے
یہ باپ تھے حسن عسکری کے - اور حسن عسکری گیارہواں امام بارہ اماموں سے تھے - اِسطرح
کہ حسن بن علی جنکا ذکر ہے بیٹے محمد الجواد بن علی الرضا بن موسیٰ کاظم بن جعفر صادق بن محمد
باقر بن علی زین العابدین بن الحسین بن علی بن ابی طالب - ولادت حسن عسکری کی سنہ ۲۳۲ ھ
میں اور وفات اونکی ربیع الاولیٰ میں ہوئی اور یہ بھی لکھا ہے جمادی الاولیٰ سنہ ۲۶۰ ہجری
میں سرمن رای میں ہوئی - اپنے باپ علی النقی مذکور پاس دفن ہوئے - حسن عسکری مذکور
یہ باپ ہیں محمد منتظر صاحب سرداب کے - محمد منتظر وہ بارہویں امام ہیں موافق مذہب امامیہ کے
اونکو قاسم مہدی حجتہ بھی کہتے ہیں پیدائش اونکی سنہ ۲۵۵ ہجری میں ہوئی ہے - شیعہ کہتے ہیں
وہ ایک گھڑی ہیں جو اوسکے باپ کے گھر میں سرمن رای میں تھا تشریف لے گئے اوسکی مایہ حال
دیکھتی تھی لیکن وہاں سے پھر نہ نکلا عمر اوسکی نو برس کی تھی یہ سنہ ۶۵ ہجری میں سے واقعہ ہوا اگرچہ
اِس میں اختلاف بھی ہے - اِسی برس میں احمد بن رشید چچا واثق کا فوت ہوا - اِسی برس
میں احمد بن طولون مصر پر حاکم ہوا -

پھر شروع ہوا سنہ ۲۵۵ ہجری - اِس برس میں یعقوب بن لیث
صفار نے کرمان کا حاکم ہوکر فارس پر بھی بزور حکمرانی کی اور سیراز پر جاکر رعایا کو امان دی خلیفہ
کو لکھا کہ تو میری اطاعت قبول کر - نامہ اِس مضمون کا معہ تحفہ گراں قیمت کی کہ اوس میں

دس باز سفید اور سو سیر مشک تھا بھیجا۔

ذکر خلع کرنے معتز اور اوس کے مرنے کا

اِسی برس میں بیعت معتز بن جعفر متوکل بن محمد المعتصم بن ہارون رشید کی بدہ کے دن ستائیسویں رجب کو ٹوٹی۔ معتز کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے محمد کہا ہے اور بعض نے زبیر۔ کینیت اوسکی ابو عبد اللہ تھی۔ اور بعض نے سوائے اسکے لکھی ہے پیدائش اسکی سر من رای میں ماہ ربیع الآخر ۲۳۲ بجری میں ہوئی۔ ما اسکی قبیحہ لونڈی ہی موت اوسکی شبمان کی دوسری تاریخ ہوئی۔ اِسکی موت کا سبب یہ تھا کہ ترکوں نے اپنے کہانے کے واسطے اوس سے مال طلب کیا لیکن معتز پاس اوسوقت کچھ نہ تھا کہ اونکو دیتا۔ پھر ترکوں نے کر کر کے پچاس ہزار دینار طلب کیئے اوسوقت معتز نے اپنی ماں قبیحہ سے پوچھا کہ تیرے پاس کچھ ہو تو دے۔ اوسنے کہا میرے پاس کچھ نہیں تب ترکوں اور مغربیوں اور افغانوں نے اتفاق توڑنے اوسکی بیعت کا کر کے اوسکے دروازہ پر آئے اور کہا کہ ہمارے پاس آ۔ اوسنے عذر کیا کہ پینے کل دوا پی تھی سو اوسنے عمل کیا ہے اگر نہیں کچھ ضرورت ہو تو بعض میرے پاس آؤ اوسوقت ایک گروہ نے وہاں جاکر معتز کو کھینچتے ہوئے دروازہ حجرہ تک لائے اور گرزوں سے اوسکو مارا کرتا اوسکا پھاڑ کر دھوپ میں کھڑا کیا کہ مارے گرمی کے ایک پانوں رکھتا تھا دوسرا اوٹھاتا تھا بعضے اوسے ٹھوکر مارتے تھے اور وہ ہاتھ سے روکتا تھا پھر حجرہ میں اوسے بند کیا اور ابن ابی الشوارب قاضی کو مع ایک جماعت کے بلا کر گواہی اوسکی بیعت توڑنے پر دی۔ پھر معتز کو ایسے شخص کے سپرد کیا کہ اوسکو عذاب دیتا تھا کھانا پانی بند کیا تین دن تک پھر ایک گڑھی میں بند کر کے اوسپر کچ گیری کی یہانتک کہ وہ فوت ہوا تب اوسے سامرہ میں منتصر پاس دفن کیا بادشاہت اوسکی ابتدائی ایام بیعت سامرہ سے خلع تک چار برس سات مہینے سات دن کم تھی۔ عمر اوسکی چوبیس برس تیس دن کی تھی وہ گورا سیاہ بال والا تھا۔

ذکر بادشاہت مہتدی کا

جو چودھواں بادشاہ عباسیوں کا تھا ستائیسویں رجب دن بدہ کے اِس برس میں محمد بن واثق کی خلافت پر بیعت کی گئی اور لقب مہتدی باللہ ہوا کینیت اوسکی ابو عبد اللہ تھی۔ ما اِسکی قرب رومیہ تھی اسی برس کے رمضان میں قبیحہ معتز کی ماں کہ جسنے اوسکا بیٹا قتل ہوا تھا پوشیدہ

رہتی تھی ظاہر ہوئی قبیحہ کا بہت مال بغداد میں تھا اوسکے لاکھہ دینار زمین میں مدفون تھے ایک تھیلی زمرد انڈے برابر کی اور ایک تھیلی موتی انڈے برابر کی ایک تھیلی یاقوت مرغ کی بقدر پیمانہ کے نکلی۔ یہ سب کھد کر صالح بن وصیف کے پاس گیا اوسنے جب اس مال پر نظر کی تو کہا کہ برا حال کرے اللہ قبیحہ کا کہ بیٹے کو پچاس ہزار دینار کے واسطے قتل کروایا اور اسقدر مال اوس پاس تھا۔ متوکل نے اوسکا نام قبیحہ بسبب حسن وجمال کی خدیر رکھا تھا جیسے حبشی کا نام کافور رکھتے ہیں پھر مکہ گئی ہمدم دعا دیتی تھی صالح بن وصیف کو یہ کہکر کہ ہماری پردہ دری کی اور اولاد کو قتل کیا اور مال چھینا اور شہر بدر کیا اور ہم سے برا سلوک کیا۔

ذکر ظاہر ہونے شاہ زنگ کا

اسی برس میں پہلا خروج بادشاہ زنگ علی بن محمد بن عبدالرحیم کا ہوا جسکا نسب عبدالقیس سے ہے اسطرح کہ جمع ہوئے اوسپر زنگی سباخ کے رہنے والے جو بصرہ کیطرف رہتے تھے اوسنے دعوے کیا کہ میں علی بیٹا محمد بن احمد بن عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب ہوں۔ جب اسپر لوگ جمع ہوئے تو دجلہ سے عبور کرکے دہناری میں اوترا۔ اس سے پہلے بادشاہ زنگ سامرہ میں مستنصر کے پاس تھا تو یف اوسکی اپنے شعروں میں کہتا تھا پھر اوس نے ۲۵۵ھ ہجری میں سامرہ سے کوچ کرکے احسا میں رہنا اختیار کیا پھر ۲۵۴ھ ہجری میں بصرہ کو جاکر خروج کیا۔ لشکر اسکا دائیں بائیں لوٹ کیواسطے منتشر ہوا اور قوت پکڑ کر اسی برس میں خفاجہ بن سفیان امیر حنظلیہ کا فوت ہوا اور اوسکا بیٹا محمد اوسکے بعد اوسکی جگہ حاکم ہوا اسی برس میں محمد بن کرام مصنف مقالہ کا جو تشبیہ میں انتقال کیا موت اوسکی شام میں ہوئی۔ ہرچند ارادہ رہنے سجستان کا تھا اسی برس میں عبداللہ بن عبدالرحمان دارانی صاحب سنن ذوالحجہ میں فوت ہوا عمر اوسکی پچھتر برس کی تھی اس برس میں ابوعمران عمر وبن بحر جاحظ صاحب تصانیف مشہورہ فوت ہوا۔ یہ ہزل بہت نادرہ کم رکھتا تھا خلفا کا دوست اور ندیم تھا اوسنے علم نظام متکلم سے پڑھا۔ جاحظ ابن زیات کے سبب سے متعلق ہوا تھا جب ابن زیات مارا گیا تو وہ قید ہوا لیکن پھر چھوٹا۔ جاحظ کہتا تھا میں متوکل پاس گیا اوسکے بیٹے کی تعلیم کے لئے جب سامنے اوسکے سامرہ میں گیا تو مجھے نالایق جانکر دس ہزار درہم دیکر پھیر دیا۔ جاحظ نے بہت کتابیں تصنیف

کی ہیں اونمیں سے کتاب بیان وتبیین ہے جس میں نظم ونثر جمع کیا ہے۔ اور کتاب الحیوان اور کتاب الغلمان اور کتاب فرقوں اسلامیہ میں ہیں۔ یہ بڑی آنکھوں والا تھا جیسے مفہوم اسکے نام کا ہے۔ مبرد کہتا ہے کہ میں حافظا پاس اوسکی مرض میں گیا۔ جب اوسکی خبر پوچھی تو اوسنے کہا کیا حال ہوگا اوس شخص کا جسکا آدھا دھڑ مفلوج ہو نہیں پیلیا جسکو پھیلانا چاہوں اور دوسرا آدھا منقرس ہے اگر کبھی اوسپر اڑے تو بخ ہوا اور باوجود اسکے نوے برس سے بڑھ گیا ہوں پھر شعر پڑھے جنکا مضمون یہ ہے۔ تو امید کرتا ہے کہ رہوں بڑھاپے میں جیسا جوانی میں تنہا یہ نہیں ہوسکتا جھوٹی بات جانتا ہے تیز النفس کپڑا پرانا مثل نئی کے نہیں ہوتا روایت کی ہے کہ وہ سبب گرنے کتابوں کے موا۔ اوسکی عادت یہ تھی کہ کتابوں کو کہڑی چنتا اپنے گرد مثل دیوار کے اور بیچ میں آپ بیٹھتا تھا اتفاقاً وہ اوسپر گریں چونکہ یہ تمام گیا محرم اس سال میں۔

اب شروع ہوا ۲۵۶ھ ہجری - اس برس میں جمع کیا موسیٰ بن بغا نے اپنا لشکر واسطے قتل صالح بن وصیف کے ہر چند وہ بھاگا اور چھپا لیکن موسیٰ نے اوسے پکڑ کر قتل کیا

ذکر بیعت توڑنے مہتدی اور اونکے مرنے کا

اس برس میں پندرہویں رجب کو بیعت توڑی محمد مہتدی بن ہارون کی واثق بن معتصم نے اور یہ اٹھارہویں رات رجب کو فوت ہوا۔ سبب اسکے مرنیکا یہ تھا کہ اوسنے قصد کیا تھا قتل موسیٰ بن بغا کا جبکہ موسیٰ بعض خوارج سے لڑنے گیا تھا۔ مہتدی نے بایکیال کو کہ سرداران ترک سے تھا لکھا کہ تو موسیٰ بن بغا کو قتل کرکے اوسکے قایمقام ہو۔ بایکیال نے موسیٰ کو اس امر سے مطلع کیا۔ یہ دونو قتل مہتدی پر متفق ہوکر سامرہ میں گئے بایکیال مہتدی پاس آیا تو مہتدی نے اوسے گرفتار کرکے قتل کیا اور واسطے لڑائی موسیٰ کے ترک جو مہتدی کے لشکر میں تھے وہ سب اس سے جدا ہوکر موسیٰ سے جا ملے۔ مہتدی اس امر سے ضعیف ہوکر بھاگا اور قلعہ بند ہوا لیکن اونہوں نے اوسے گھیر کر پکڑا اور خصیے اوسکے کاٹے تب وہ مر گیا اور مقبرہ منتصر میں دفن کیا مدت بادشاہت مہتدی کی گیارہ مہینے پندرہ دن تھی عمر اسکی اڑتیس ۳۸ برس کی تھی یہ گندم گوں توند والا چھوٹا قد بڑی ڈاڑھی والا تھا۔ پیدائش اسکی قاطول میں ہوئی یہ مرد

پرہیزگار کثیر العبادت تھا چاہتا تھا کہ میں بنی عباس میں ایسا ہوں جیسا عمر بن عبدالعزیز بنی امیہ میں۔

ذکر خلافت معتمد علی اللہ کا

یہ پندرہواں بادشاہ عباسیوں کا تھا جبکہ مہتدی بعد خلع کے مارا گیا تو امرائے دولت نے ابوالعباس احمد بن متوکل کو قید سے نکال کر بیعت کی لقب اوسکا معتمد علی اللہ ہوا۔ اوسنے اپنا وزیر عبداللہ بن یحییٰ بن خاقان کیا۔ اس برس میں بادشاہ زنک ابلہ کو بعد لڑائی کے لیکر وہاں کی رعایا کو قتل کیا اور شہر کو جلایا چونکہ وہ شہر لکڑی کا بنا ہوا تھا آگ اوس میں جلد لگی۔ پھر عباد ان پر بے جدال و قتال حاکم ہوا۔ پھر ہواز کو بزور تلوار اپنے قبضہ میں لایا اس برس میں عیسیٰ بن شیخ شام سے معزول ہوا۔ اوسنے زمان حکومت میں خراج دینا بغداد سے موقوف کیا تھا جیسا ہمنے ذکر کیا پھر حاکم کیا عیسیٰ کو ارمینیہ پر اور شام کا حاکم اماجور کو کیا اماجور وہاں جاکر بعد جدال و قتال کے لشکر عیسیٰ سے فتحمند ہو کر شام کا حاکم مستقل ہوا۔ اس برس میں امام محمد بن اسماعیل بخاری جعفی صاحب مسند صحیح کا فوت ہوا یہ واسطے طلب حدیث کے شہروں میں گیا پیدائش اسکی ۱۹۴ھ ہجری میں تیرہویں شوال کو ہوئی۔ بخاری نے کہا ہے کہ میں حفظ کرتا تھا حدیث کو جبکہ دس برس کا تھا۔ لکھنے والوں کو جب بارہ برس کا ہوا تصنیف کیا قضایا صحابہ کو اور تابعین اور اقوال اونکے اور کتاب تاریخ اسوقت نزدیک قبر رسول اللہ صلعم کے تھا اور کہا اوسنے کہ میںنے نکالا حدیث صحیح کو غیر صحیح سے چھ لاکھ اور میںنے اپنی کتاب میں نہیں داخل کی مگر جو کہ میرے نزدیک صحیح تھی۔ ایک مرتبہ پھر بغداد میں وارد ہوا۔ تب اہل حدیث نے کوشش کرکے سو حدیث کی متن اور سندوں کو بدل کی دس آدمیوں کو مقرر کرکے ایک ایک شخص کو بخاری پاس بھیجا اور حدیث مذکورہ اوس سے پوچھی لیکن بخاری نے اون سب حدیثوں میں یہ کہا کہ میں نہیں جانتا اونکو جب سب پوچھ چکے تو اوسنے کہا کہ حدیث اول تو اسطرح اور جو اصل تھی بیان کی اور دوسری اسطرح ہے اسیطرح سب کی حقیقت بیان کی۔ بخاری اور امیر بخارا میں مناقشہ واقع ہوا جسکا نام خالد تھا خالد نے یہ مقرر کیا جو شخص کہتا ہے کہ بخاری قائل ہے مخلوق ہونے افعال عباد کا اور مخلوق ہونے قرآن کا اوسے زمین

میں گاڑ حاتب بخاری نے اوسپر تبرا کیا۔ اور پھر آیا نکر وہاں سے کوچ کر کے قریہ خرسنگ میں کہ سمرقند سے دو فرسخ تھا اپنے قریبیوں کے پاس آیا اور وہیں عید فطر کی رات اس برس میں فوت ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۵۷ھ ہجری اس برس میں زنگیوں نے بصرہ کو لیکر خراب کیا اور اوسکے رہنے والوں کو قتل کیا۔ اسی برس میں مالک سے الیعقوب متعلقات بلخ کا پھر کابل میں جاکر وہاں کا حاکم ہوا اور تحفہ خلیفہ پاس بھیجا اور یہیں بُت اوس شہر کے تھے اس برس میں قصد کیا حسن بن زید علوی حاکم طبرستان نے کورکان کا۔ اور لے لیا اوس کو اسی برس میں خواجہ امیر صفلیہ نے اپنے غلام کو قتل کیا جیسے ذکر ہوا اوپر ۲۵۶ھ ہجری میں۔ اور حاکم کیا محمد بن احمد اغلبی حاکم افریقیہ کو صقلیہ پر اس برس میں احمد بیٹا یعقوب کا عباس بن فرج ریاضی لغوی جان بحق ہوا۔

اب شروع ہوا ۲۵۸ھ ہجری۔ اس برس میں بھیجا معتمد نے اپنے بھائی موفق ابو احمد کو واسطے لڑائی زنگ کے۔

اب شروع ہوا ۲۵۹ھ ہجری۔ اس برس میں حاکم ہوا یعقوب صفار بلخ پر اس برس میں فوت ہوا محمد بن موسیٰ بن شاکر جو ان تینوں بھائیوں میں سے تھا جنکی طرف منسوب ہے جیل بن موسیٰ جو مشہور ہیں نام اون دونوں بھائیوں کا احمد اور حسین۔ یہ حاصل کرنے علوم قدیمہ میں صاحب ہمت تھے ہندسہ اور حیل اور موسیقی میں کمال رکھتے تھے۔ جب مامون کو پہلی کتابوں سے دریافت ہوا کہ تمام زمین کا دور چوبیس ہزار میل کا دور ہے تو اوسنے بارادہ تحقیق مقرر کیا بنی موسے مذکور کو اوسکے لکھنے پر پوچھا کہ زمین ہموار کونسی ہے تب لوگوں نے سخت زمین سنجار اور نرم زمین کوفہ کو بتایا مامون نے اونکے ساتھ ایک گروہ کیا جنکے قول پر اعتماد تھا یہ سب زمین سنجار میں گئے اور بلندی قطب شمال کی دریافت کر کے، وہاں ایک میخ گاڑی اور اوسمیں ایک رسی لمبی باندھی اور اوس رسی کا سرا پکڑ کر قطب شمالی کی طرف سیدھے گئے اور اپنی دانست میں کجی نہ کی اسی طرح سے جہاں رسی ہو چکتی تھی وہاں میخ گاڑتے اور اوس میں اور رسی باندھتے مثل پہلی رسی کے یہانتک کہ ایسی جا پہونچے کہ۔ وہاں سے بلندی

قطب شمالی کی زیادہ ہونے لگی اسی طرح ایک درجہ تحقیق ہوا جب اونہوں نے اوسکو ناپا تو چھیاسٹھ میل اور دو تہائی میل کی ہوئی۔ پھر جہاں سے پہلے ناپنا شروع کیا تھا گئے اور رسی میں رسی باندھ کر جنوب کیطرف گئے بغیر کجی کے اور پہلی طرح سے رسیاں باندھیں یہانتک کہ ایسی جائے پہونچے کہ گھٹے لگا وہاں باندی قطب شمالی کا ایک درجہ تب اوسکو ناپا تو وہ چھیاسی میل اور دو تہائی میل کی ہوئی تب اونہوں نے مامون پاس آنکر بیان کیا تب اوسنے چاہا کہ اوسکو اور جائے بھی تحقیق کرائے تب اونکو زمین کوفہ کی طرف بھیجا وہاں بھی اوسیطرح سے پیمائش کی۔ لیکن حساب دونوں موافق ہو گئے وہاں سے پھر کر ماموں سے بیان کیا تب اوسکے نزدیک صحیح و تصدیق ہوئی اس پیمائش اور پہلی کتابوں کی۔ پھر ضرب کیا میلوں مذکور کو تین سو ساٹھ میں جو درجے اسمان کے ہیں تو حاصل چوبیس ہزار میل ہوئے کہ وہ دور زمین کا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن خلقان اور اور مورخوں نے ایسا ہی نقل کیا ہے لیکن تحقیق یہ ہے کہ پانا زمان ماموں میں ایک حصہ درجہ کا چھیاسٹھ میل اور دو تہائی میل کا غیر صحیح ہے کیونکہ یہ حصہ درجہ کا موافق رائے قدما کے ہے اور ماموں کے زمانہ میں حصہ درجہ کا چھپن میل تہا یہ علم ہیئت میں بھی تحقیق ہو چکا ہے۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۶۰ ہجری اس برس میں قتل کیا میخور حاکم حمص کو عرب نے اور وہاں کا حاکم بکتر کو کیا اسی برس میں مالک بن طوق تغلبی رحبہ میں فوت ہوا۔ رحبہ کو اوسنے بنایا تھا اسلئے اوسکی طرف منسوب ہوتا ہے یعنے بولتے ہیں رحبہ مالک۔ اسی برس میں حسن بن علی بن محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب جو شہور عسکری تھے فوت ہوئے۔ یہ بھی بارہ اماموں میں سے ہیں موافق مذہب امامیہ کے۔ یہ باپ محمد منتظر کے ہیں جو سرمن رای کی غار میں ہیں موافق اونکے مذہب کے پیدائش اونکی سنہ ۲۳۲ھ میں ہوئی جیسے گذرا سنہ ۲۵۴ھ ہجری میں۔ اس برس میں حسن بن صباح زعفرانی فقیہہ جو شافعی کے یاروں بغدادی سے تھا فوت ہوا اس برس میں حنین بن اسحٰق طبیب عبادی جنے کتابیں حکماء یونان کی عربی میں نقل کیں اور بہت بڑا مسند عالم تہا راہی ملک عدم کا ہوا اوسنے کتاب اقلیدس اور کتاب بطلیموس کو جو قبطی سے عربی کیا اور اونکو اصلاح دیکر تنقیح کیا۔ عبادی

کسر عین مہملہ اور فتح باموحدہ کے منسوب ہے طرف عباد حیرہ کے جو کئی قبیلے ہیں قبایل میں سے جنہوں نے نازل کیا حیرہ کو یہ لوگ نصاری تھے اونکی طرف خلق کثیر منسوب ہے از انجملہ عدی بن زید عبادی ہے۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۶۱ ہجری

ذکر بادشاہت نصر بن احمد سامانی کا

ماوراالنہر میں اور ابتدا اونکی بادشاہت کا اسی برس میں حاکم کیا نصر بن احمد بن اسد بن سامان نے حداثہ بن عثمان بن طخاث بن نوشروبن بہرام بن چوبین کو۔ بہرام چوبین وہ ہے جسکا ذکر اخبار کسرے پرویز میں گذرا۔ اسد بن سامان کے چار بیٹے نوح۔ احمد۔ یحیی۔ الیاس تھے یہ چاروں وقت مرنے مامون رشید کے خراسان میں تھے۔ مامون نے اولاد اسد بن سامان کو اکرام کیا اور سب سے پہلے اونکو حاکم کیا۔ جب مامون خراسان سے عراق میں آیا تو خراسان پر غسان بن عباد کو خلیفہ اپنا کیا۔ غسان مذکور نے احمد بن اسد کو فرغانہ کا حاکم کیا سنہ ۲۰۴ ہجری میں اور یحیی بن اسد کو شاش کا سنہ اسر شنہ کی اور الیاس بن اسد ہرات کا حاکم ہوا اور نوح بن اسد سمرقند پر حاکم ہوا۔ جب طاہر بن حسین خراسان پر حاکم ہوا تو اوسنے اونکو بدستور رکھا اس میں نوح بن اسد فوت ہوا بعد اوسکے الیاس ہرات میں جان بحق ہوا اوسکی جگہ اوسکا بیٹا محمد بن الیاس حاکم ہوا احمد بن اسد کے سات بیٹے تھے۔ نصر۔ یعقوب۔ یحیی۔ اسد۔ اسماعیل۔ اسحاق۔ حمید۔ پھر احمد بن اسد نے انتقال کیا۔ تب نصر اوسکا بیٹا اوسکی جا حاکم ہوا اسماعیل اپنے بھائی نصر کی بہت خدمت کرتا تھا یہانتک کہ نصر نے اوسکو حاکم بخارا کیا۔ اسی سنہ ۲۶۱ ہجری میں بعد اسکی سی کرنے والوں نے نصر اور اسماعیل میں ایسا فساد کروایا کہ نوبت لڑائی کی سنہ ۲۷۵ ہجری میں ہوئی اور اسماعیل اپنے بھائی نصر پر غالب آیا۔ تب اوسے گرفتار کر کے اسماعیل پاس لائے تو یہ استقبال کو گیا اور زمین بوسی کی اور اوسکی جگہ اوسے بھیجا۔ اسماعیل بخارا میں رہا۔ یہ ایک مرد نیک اہل علم کا دوست تھا اور اونکی پرورش کرتا اسیواسطے یہ ہمیشہ بادشاہ رہا اور اوسکی اولاد بھی بادشاہ ہوئی اور مدت دراز تک بادشاہت اوسکی اولاد میں رہی جیسے ہم ذکر کرینگے انشاءاللہ تعالی اسی برس میں اہل رقہ

نے فرمانی احمد بن طولون کی کی تب احمد مذکور نے اوپر لشکر بھیجکر گھیر لیا برقہ کو اور فتح کر کے ایک گروہ رئیسوں کا گرفتار کیا اس برس میں محمد بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب صاحب افریقیہ کا جمادی الاولی میں فوت ہوا۔ بادشاہت اسکی دس برس پانچ مہینے پندرہ روز رہی اسکے بعد اسکا بھائی ابراہیم بن احمد بن محمد حاکم ہوا۔ ابراہیم نے بعد چندے صقلیہ میں جاکر بہت بڑی فتحیں کی اور راہ خدا میں جہاد کیا جیسا حق جہاد کا تھا آخر کو سفنہ کی رات انیسویں ذیقعدہ کے ۲۸۹ھ میں صقلیہ بعارضہ ضرب فوت ہوا رحم کرے اللہ اوسپر اوسکا جنازہ افریقیہ میں لیجا کر قیروان میں دفن کیا بادشاہت اسکی پچیس برس رہی۔ یہ نہایت عقلمند تھا۔ جتنا مال تھا سب اوسنے تصدق کیا اسی برس میں حسن بن عبدالملک بن ابی الشوارب قاضی القضاۃ جو اولاد عتاب بن اسید سے تھا۔ وہ اسید جسے نبی نے حاکم مکہ کا کیا تھا۔ اسید فتح حمزہ اور کسرہ سین مہملہ اور سکون یا مثناۃ کی اور دال کے ہے۔ اسی برس میں ابویزید بسطامی زاہد جسکا نام طیفور بن عیسیٰ بن سروشان تھا فوت ہوا۔ سروشان بعد مجوس ہونے کے ایمان لایا اسی برس میں ابوالحسن مسلم بن الحجاج نیشاپوری صاحب مسند صحیح مرگیا۔ یہ ملکوں میں واسطے حدیث سننے کے گیا تھا مسلم کہتا تھا کہ میں نے اس مسند صحیح کو تین سو ہزار حدیث سنی ہوئی سے تصنیف کیا جب بخاری نیشاپور میں گیا تو وہاں مسلم ملا اور جب مسئلہ خلق لفظ کا پیش آیا تو تمام آدمی روس سے جدا ہوئے مگر مسلم بخاری سے کہتا تھا تجھے چھوڑ کر کہ میں تیرے پانوں چوموں اے اوستاد اوستادوں کے اور سردار محدثوں کے اور طبیب حدیث کے۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۶۲ ہجری۔ اس برس میں خبیث حاکم زنگ نے لشکر طرف متعلقات واسط کے بھیجکر قتل کیا اور جلایا اور لوٹا۔ اسی برس میں عمر بن شیبہ نے انتقال کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۶۳ ہجری۔ اس برس میں خبیث حاکم زنگ نے لشکر طرف متعلقات کے بھیجا اس برس میں حاکم ہوا یعقوب صفار ہوازہ پر اس برس میں جان بحق ہوا ماجور منقطع دمشق میں اور احمد بن طولون مصر سے دمشق کیطرف گیا پھر حمص میں پر حماۃ پھر حلب اور ان سب کا مالک ہوا۔ پھر احمد بن طولون انطاکیہ میں گیا اوسیا طویل حاکم انطاکیہ کو

پیغام اطاعت کا دیا اوسنے انکار کیا تب احمد اوسے لڑکر نکالکر کابہ پر حاکم ہوا زبردستی اور سیما بعد بڑی لڑائی کے مارا گیا پھر احمد نے طرسوس میں جاکر وہاں رہنے کا ارادہ کیا واسطے جہاد کے لیکن اسکے رہنے سے وہاں نرخ مہنگا ہوا اور اناج حرف آگیا یہ حال دیکھکر شام میں پھر آیا۔ اسی برس میں چین میں ایک خارجی مجہول النسب اور اسم نے خروج کیا اور لشکر کثیر سے ارادہ شہر خانقو کا کہ چین میں ہے کیا وہ شہر فصیل دار ہے اور ایک نہر بڑی اوسمیں ہے اور اوس میں عالم مسلمانوں اور انصاری اور یہود و مجوس وغیرہ کے اہل چین سے بہت سے ہیں اوسکو محاصرہ کرکے فتح کیا اور وہاں کے باشندے بیشمار مارے اور چین کے بہت سے شہروں پر حاکم ہوا۔ بعد اوسکے بادشاہ چین کی لڑائی سے وہ مارا گیا اور لشکر اوسکا ایسا بھاگا کہ پھر جمع نہ ہوا اسی برس میں ابراہیم بن احمد بن محمد اغلبی حاکم افریقیہ نے شہر رقادہ کے بنانے سے فراغت پائی اور وہاں رہنے لگا اور اوسکا بنانا شروع کیا تہا سنہ ۲۶۳ ہجری میں اسی برس میں قبیحہ ماں معتز کی فوت ہوئی اسی برس میں یونس بن عبد الاعلی بن موسیٰ جو اصحاب شافعی سے تہا مصر میں ساہی ملک عدم کا ہوا۔ اسی برس میں ابو ابراہیم مزنی صاحب شافعی کا جان بحق ہوا۔ یونس مذکور شافعی کے شعر روایت کرتا ہے اور کہا ہے اوسنے کہ میں نے سنا شافعی کو کہتا تہا ساتھ قول رضا ناس کے آرزو تہی کہ نہیں پائی جاے بے بس تو اوسمیں اپنی ذات کی صلاح باب دنیا یا دین میں دیکہی تو لازم پکڑ اوسکو۔ عبد الرحمن مولف تاریخ مصر کا جو مشہور ہے پوتا یونس مذکور کا تہا اسطرح کہ عبد الرحمن بن احمد بن عبد الاعلی مذکور۔ پیدائش یونس مذکور کی سنہ ۱۹۰ ہجری میں ہوئی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۲۶۵ ہجری ۔ اس برس میں زنگ نے نعمانیہ کو فتح کرکے جلایا اور لوٹا پھر جرجرایا میں گئے شہر والی بغداد میں گئے۔

ذکر موت یعقوب صفار

اسی برس میں یعقوب بن لیث الصفار انیسویں شوال کو بیچ لشکر گشی سابور کے جو متعلقات اہواز سے ہے فوت ہوا مرض اوسکا درد قولنج تہا حکما نے حقنہ اوسکا تجویز کیا۔ لیکن حقنہ نہ کیا۔ معتمد نے اسکے پاس قاصد معہ نامہ کے بھیجا تہا اور صلح چاہی تہی جب یعقوب بیمار تہا اوسنے قاصد کو سامنے بلاکر اوسکے سامنے تلوار اور روٹی خشکے کی اور پیاز رکہا اور قاصد سے کہا کہ خلیفہ سے تو کہہ

کہ اگر میں مرا تو آرام پایا مجھ سے اگر اچھا ہوا تو مجھ میں اور تجھ میں سوائے اس تلوار کے نہیں اور اگر تو نے مجھے شکست دیکر فقیر کیا تو کھاؤنگا یہ روٹی اور پیاز یعقوب نے فتح کیا تہا رخج کو اور قتل کیا تہا اوسکے بادشاہ کو اور اختیار وہاں کی رعایا کا اوسکے ہاتھ دیا تہا۔ بادشاہ رخج سونے کے تخت پر جلوس کرتا تھا اور دعوی خدائی کا کرتا تہا یعقوب دانا عقلمند تہا اور ابتدائی عمر میں یہ چاندی بناتا تھا اسی واسطے اوسکو صفار کہتے ہیں۔ صالح بن نصر کنانی کہ اہل سجستان سے تھا اوسکا بچپن کا یار تہا اور مشہور تہا کہ احسان کرتا تہا لڑائی خوارج میں جب صالح جان بحق ہوا تو اوسکی جگہ درہم بن حسین کو حاکم کر کے یعقوب نے درہم سے وہی کیا جیسے صالح سے کرتا تہا لیکن درہم امور لشکر کو انصرام نہ کر سکتا تہا جبکہ ضعف اور عجز درہم کا دریافت ہوا لوگ یعقوب صفار مذکور پر جمع ہوئے اور اپنی مہمات کا اوسے مالک کیا۔ جب یہ درہم نے سنا تو بے جھگڑے حکومت اوسکو سونپی۔ پھر مستعد ہوا یعقوب حکومت پر یہانتک کہ قوی حاکم شہروں پر ہوا جیسا اوسکا ذکر کئی جا پر ہوا۔ جب یعقوب فوت ہوا تو اوسکا بہائی عمر بن لیث حاکم ہوا۔ اور خلیفہ کو اوسنے لکہا کہ میں تیرا مطیع ہوں۔ تب موفق نے اوسکو خراسان اور اصفہان اور سجستان اور سند اور کرمان پر حاکم کیا اور اوسکو خلعت حکومت کا دیا۔ اسی برس میں ابراہیم بن ہانی بن اسحاق نیابری فوت ہوا۔ یہ منجملہ ابدال تہا۔

پھر شروع ہوا ۲۶۵ھ ۔ اس برس میں اہل حمص نے اپنے حاکم عیسی کرخی کو مارا اوس برس میں رعایا اون شہروں کی جو تحت حکومت خلیفہ کے تہی بہ سبب تغلب سرداران اور لشکر کے رنج اور مصیبت میں رہی کیونکہ اونکو خوف کسی کا نہ تہا جو چاہتے تھے سو کرتے تھے کوئی اونکا مانع اور مزاحم نہ تہا اسلئے کہ موفق تو مصروف تہا زنگیوں کے لڑائی میں اور خلیفہ معتضد سوائے امور سلطنت کے اور چیزوں میں نہ تہا اور عاجز تہا۔

پھر شروع ہوا ۲۶۶ھ ہجری ۔ اس برس میں خلیفہ کے بھائی موفق اور جیش معاکم زنگ میں کئی لڑائیاں ہوئیں جنکا ذکر موجب طوالت ہے آخر کو زنگیوں نے اہواز پر فتح پائی اور اوسپر حاکم ہوئے پھر موفق شہر بادشاہ زنگ پر گیا لیکن وہ شہر نہایت مضبوط تہا نام اوسکا مختارہ تھا موفق نے اوسکو گھیر لیا تب اوسکی رعایا نکلی اور امن

چاہا اور باقیماندہ نے محافظت سے ضعیف ہو کر اوسکو سونپ دیا۔ اِسی برس میں حسن بن عباس نے صقلیہ کا حاکم ہو کر سرداروں کو ہر طرف بھیجا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۶۸ ہجری۔ اِس برس میں مخالفت کی لولو غلام احمد بن طولون نے اپنے مولا احمد بن طولون کے اوسوقت میں لولو کی زیر حکومت حلب اور حمص اور قنسرین اور دیار مضر جزیرہ سے تھا اوسنے موفق کو لکھا کہ میرے پاس آ اِسی برس میں معتمد نے حکم لعن کرنے احمد بن طولون کا منبر پر دیا کیونکہ اوسنے خطبہ موفق کو قطع کر کے اوسکے نام کو خطبہ سے موقوف کیا تھا معتمد نے یہ امر لاچار ہو کر کیا تھا اِسواسطے کہ خواہش خلیفہ کی ابن طولون پر نہ تھی اور معتمد کے واسطے کوئی امر نہ تھا بلکہ اوسکے بھائی موفق کے واسطے تھا معتمد نے ملنا چاہا تھا ابن طولون سے مصر میں تاکہ خفگی کروائے اوسمیں اور اپنے بھائی موفق میں۔ بعد اوس کے یہ کہا کہ اوس زمانہ میں جبکہ اوسکا بھائی زنگ کی لڑائی میں مصروف تھا۔ تب اسحاق بن کنداج نے جو عامل موصل کا تھا اون سرداروں کو جو اوسکے ساتھ تھے گرفتار کر کر بغداد میں بھیجا اور سبقت کی معتمد کی طرف پھرنے میں پھر اوسکو ممکن نہ ہوا کہ مخالفت کرے۔ بعد گرفتار ہونے اوسکے سرداروں کے تب سامرہ میں پھر آیا۔

شروع ہوا سنہ ۲۶۹ ہجری سے اور سنہ ۲۷۰ ہجری۔ اِس برس میں صاحب زنگ مارا گیا اوسپر لعنت خدا کی ہو جو اور بہت ہمراہی اوسکے مارے گئے بادشاہ زنگ کا سر کاٹ کر نیزہ پر چڑھایا آدمیوں کے آواز تعریف کے ساتھ بلند ہوئی اور موفق اپنی جائے معہ اوسکے سر کے آیا رعایا میں سے بہت آدمی منتفق ہو کر واسطے امان اوسکے پاس آئے تب اوس نے امان دی پھر سر خبیث کا بغداد میں بھیجا۔ خروج بادشاہ زنگ کا بدھ کے دن چھبیسویں رمضان سنہ ۲۵۵ میں ہوا اور مارا گیا ہفتہ کے دن دوسری صفر سنہ ۲۷۰ ہجری میں۔ پس فاصلہ اوسمیں چودہ برس چار مہینے چھ دن کا ہوا۔ اِسی برس میں حسن بن زید علوی حاکم طبرستان کا رجب کے ساتویں مہینے میں راہی ملک عدم کا ہوا۔ بادشاہت اوسکی اوسیس برس آٹھ مہینے کچھ دن تھی اوسکی جائے اوسکا بھائی محمد بن زید حاکم ہوا۔

ذکر مرنے احمد بن طولون حاکم مصر اور شام کا

بعد اوسکے جانے کے طرسوس میں اور پھر آنیکی وہاں سے جب انطاکیہ میں گیا - تو وہاں بھینس کا دودھ بہت پیا اوسکے پیٹ میں خلل ہوا - یہانتک کہ ذرب ہوکر مرگیا اوسکی جور وچھبیس برس کی تھی - یہ شخص دانا عقلمند تھا یہ وہ شخص تھا جسنے قلعہ بافا بنایا اس سے پہلے وہاں قلعہ نہ تھا اور مصر اور قاہرہ میں مسجد جامع بنائیں جو اوسکے ساتھ مشہور ہے وہ مسجد بہت بڑی ہے اوسکے بعد اوسکا بیٹا خمارویہ حاکم ہوا - اسی برس میں محمد بن اسحاق بن جعفر صاغانی اور داؤد بن علی اصفہانی امام اصحاب طاہر کا فوت ہوا پیدائش اوسکی ۲۰۲ھ ہجری میں تھی یہ امام مجتہد پرہیزگار زاہد تھا یہ اوسکے اصحاب طاہر کہلاتے تھے کیونکہ یہ ظاہر آثار اور اخبار کو لیتے تھے اور تاویلات سے پرہیز کرتے تھے - داؤد شریعت میں قیاس کو جایز نہیں جانتا تھا تو جب اوسکی طرف مضطر ہوا تو اوسکا نام دلیل رکھا - اوسنے بہت احکام خلاف آیمہ اربعہ کے مقرر کئے از انجملہ یہ ہے کہ کہتا تھا ظروف چاندی سونے میں پینا فقط حرام ہے اور کھانا اور وضو کرنا اور فایدے اوس سے جایز ہیں کیونکہ نبی صلعم نے فرمایا ہے جو شخص کہ ظروف چاندی سونے میں پیئے تو نہیں آواز کرنے کی اوسکے پیٹ میں مگر آگ گرم جہنم کی ایسے مخالف بہت ہیں

اب شروع ہوا ۲۷۲ھ اور ۲۷۳ھ ہجری - اس برس

میں محمد بن عبدالرحمن بن حکم بن ہشام اموی حاکم اندلس کا سلخ صفر کو مرگیا عمر اوسکی قریب پینسٹھ برس کی تھی - مدت حکومت اوسکی چونتیس ۳۴ برس گیارہ مہینے کی تھی وہ حاکم ۲۳۸ھ ہجری میں ہوا اوسنے تینتیس بیٹے چھوڑے - جب وہ فوت ہوا تو اوسکے بعد اوسکا بیٹا منذر بن محمد حاکم ہوا - منذر پر بیعت تین رات بعد مرنے باپ کے ہوئی - اسی برس میں ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی مصنف کتاب سنن کا مرگیا - اوسنے حج کا قصد کیا تھا معتمد نے اوسکو گرفتار کرکے قید کیا اور قید ہی میں انتقال کیا اسی برس میں - یہ وہ شخص ہے کہ خارج کیا اوسے بخاری صاحب صحیح کو بخارا سے - پھر بخاری نے اس سے التجا کی اوسنے قبول کی - اسی برس میں حافظ ابن محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی مشہور مصنف کتاب سنن کا فوت ہوا - یہ حدیث بہت جاننے والا تھا اور سب متعلقات حدیث کو خوب جانتا تھا - عراق اور شام اور مصر اور ری میں واسطے طلب حدیث کے گیا - اسکی تصنیفات میں سے ایک تفسیر بہت بڑی قرآن کی ہے اور ایک تاریخ

ہے کہ خوب لکھا ہے اوسمیں اِسکی کتاب حدیث منجملہ صحاح ستہ ہی پیدائش اِسکی ۲۰۹ھ میں ہوئی۔

شروع ہوا ۲۷۴ھ اور ۲۷۵ھ ہجری - اِس برس میں قید کیا موفق نے اپنے بیٹے معتضد کو اور قید ہی میں رکھا تہا یہانتک کہ موفق مرض موت میں گرفتار ہوا۔ جب وہ چھوٹا۔ اِسی برس میں ابوسعید حسین بن حسن بن عبداللہ سکری نحوی لغوی جو مشہور ہے اور صاحب تصانیف تھا فوت ہوا۔

شروع ہوا ۲۷۶ھ ہجری - اِس برس میں عبدالملک بن محمد زیات نے انتقال کیا اور اِسی برس میں عبداللہ بن مسلم قتیبہ مصنف کتاب ادب الکاتب فوت ہوا

شروع ہوا ۲۷۷ھ ہجری
ذکر وفات موفق باللہ کا

اِس برس میں ابواحمد طلحہ موفق باللہ بن جعفر متوکل راہی ملک بقا کا ہوا اوسکے پانوں میں درد فیل کا ہوا تہا اوسنے طول کھینچکر بہت تکلیف دی ایکدن کہنے لگا کہ میری کچہری میں سو ہزار آدمی رزق پانے والے ہیں مگر اون میں کوئی مجہہ سا بدحال نہیں موت موفق کی پیر کے دن بائیسویں صفر سنہ ہذا میں ہوئی۔ موفق کی ولیعہدی پر بیعت ہوئی ہی بعد معوض بن معتمد کے جب یہ فوت ہوا تو سرداروں نے جمع ہوکر اوسکے بیٹے ابوالعباس معتضد بن موفق کے ولی عہد ہونے پر بعد معوض کی بیعت کی اور اوسکے باپ کے یاروں نے جمع ہوکر اوسکو حاکم اوس چیز کا کرایا جسپر اوسکا باپ حاکم تہا۔

ذکر ابتدائی حال قرامطہ کا

سنہ ۲۷۸ھ ہجری - اِسی برس میں آئی سوار کوفہ میں ایک قوم جو مشہور قرامطہ ہیں جس شخص نے کہ اِس قوم کو اپنے مذہب میں ملایا وہ ایک قریہ سواد کوفہ سے بیمار ہوا تب اوسکو ایک مرد قریہ نے جو کہ ینبع مشہور تہا بسبب سرخی آنکھوں کے اور وہ بیطہ میں نام سرخی چشم کا علاج کیا جبکہ شیخ قرامطہ ایسا ہوا تو اوس مرد کے نام پر نام رکھا گیا۔ پہر تخفیف کرکے قرمط کہنے لگے۔ اِس نے شہری اور جنگلی آدمیوں میں سے اوس قوم کو جنکو عقل اور دین نہ تہا اپنے دین کی طرف دعوت

کی اونہوں نے اوسکا دین قبول کیا نامہ اوسنے جو قوم کی طرف بھیجا تھا وہ اسطرح لکھا تہا۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فرح بن عثمان رہنے والا قریہ بصرانتہ کا کہتا ہے کہ میں دعوت کرتا ہوں مسیح کی طرف سے جو کلمہ ہے اور روہی ہستدی تہا۔ وہی احمد بن محمد بن حنیفہ تہا وہی جبرئیل تہا۔ اب مسیح صورت بنا ہے انسان کی اور مجھے کہا ہے کہ تو دعوت کرنیوالا ہے اور حجتہ ہے اور ناقہ صالح اور خوعیسے ہے اور یحییٰ بن ذکریا اور روح القدس ہے اور بنایا اوسکو کہ نماز چار رکعتیں ہیں طلوع شمس سے پہلے۔ اور اذان ہر نماز یہ ہے کہ موذن کہے تین مرتبہ اللہ اکبر اور اشہد ان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ۔ اور اشہد ان آدم رسول اللہ اور اشہد ان نوحاً رسول اللہ اشہد ان عیسیٰ رسول اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ اشہد ان محمد بن الحنیفہ رسول اللہ اور قبلہ بیت المقدس کی طرف ہے اور جمعہ اتوار کا دن ہے اس دن تعطیل چاہیے اور ہر نماز میں استفتاح جو احمد بن محمد بن حنیفہ پر نازل ہوئی پڑہیں وہ اسیطرح ہے۔
الحمد للہ وکلمتہ وتعالی باسمہ المتجد لاولیائہ وباولیائہ قل ان الاھلۃ مواقیت للناس ظاھرھا یعلم علم السنین والحساب والشھور والایام وباطنھا لاولیاء الذین عرفوعبادی سبیلی اتقونی یااولی الالباب و انا الذی لا اُسئال عما افعل انا العلم الحکیم وانا الذی ابلو عبادی وامتحن خلقی فمن صبر علی بلاہی ومحنتی واحتباری ادخلتہ جنتی وادخلہ فی نعمتی ومن نزال عن امری وکذب رسلی ادخلتہ مہانا فی عذابی واتممت اجلی واظہرت امری علی السنۃ رسلی وانا الذی لم یعل جبار الا وضعتہ ولا عزیز الا ذللتہ وبئس الذی امر علی امرہ دوام علی جہالتہ وقال لم یزح علیہ عاکفین وبہ موقنین اولئک ھم الکافرون پہر رکوع کرے اور اوسکی شریعت میں روزہ برس میں دو دن مہرجان اور نیروز ہیں تہا اور شراب حرام اور خمر حلال تہی اور خبائث سے غسل کرنا ضرور نہ تہا۔ لیکن وضو مثل وضو نماز کے ہی تہا اور ہر صاحب کچلی اور ناخن کا کہانا درست تہا۔

شروع ہوا ۲۷۹ ہجری اس برس میں معتمد نے اپنے بیٹے مفوض

کو ولی عہدی سے موقوف کیا اور اپنے بھتیجے معتضد کو اپنے بعد ولیعہد کیا۔

ذکر وفات معتمد کا

اِس برس میں احمد معتمد علی اللہ بن جعفر متوکل بن معتصم العباسیوں رجب کو بغداد میں فوت ہوا باعث مرنے کا یہ ہوا کہ اوسنے کنارہ ندی پر بیٹھکر بہت کھایا پی گیا تہا رات کو مرگیا۔ معتضد نے قاضیوں اور سرداروں کو بُلایا۔ اونہوں نے اوسے دیکھکر سامرہ میں لیجاکر دفن کیا۔ عمر معتمد کی پچاس برس چھ مہینے کی تہی۔ مدت بادشاہت اوسکی تیئیس برس۔ اِسکی خلافت میں اِسکا بھائی موفق ایسا محیط تھا اور اوسنے ایسی اوسپر تنگی کی تہی کہ تین سو دینار اوسکو حاجت ہوئی لیکن اوس وقت اوسے میسر نہ ہوئی اوسوقت اوسنے شعر متضمن شکایت ابنائے روزگار کا پڑہا۔

ذکر خلافت ابی العباس احمد معتضد باللہ کا

یہ سولہواں بادشاہ عباسیوں کا تہا جس رات کہ معتمد فوت ہوا اوسکی صبح کو ابی العباس احمد معتضد باللہ ابن موفق ابی احمد طلحہ بن متوکل کی خلافت پر بیعت ہوئی۔ اِسی برس میں نصر بن احمد سامانی نے انتقال کیا۔ اوسکی جائے ماوراالنہر میں اوسکا بھائی اسماعیل بن احمد بن اسد بن سامان ہوا۔ اِسی برس میں حسین بن عبداللہ مشہور ابن جصاص مصری سے موتحفہ گراں قیمت کے خمارویہ بن احمد بن طولون صاحب مصر کی طرف سے واسطے تزویج معتضد کے خمارویہ کی بیٹی سے روانہ ہوا۔ اِسی برس میں ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سودہ ترمذی سلمی ترمذ میں ماہ رجب میں عالم بقا کو سدہارا۔ یہ امام تہا حافظ تہا۔ اِسکی پانچ تصنیف ہیں۔ جامع کبیر حدیث میں یہ اندھا تہا لیکن اون اماموں میں سے تہا۔ جن سے اقتدا حدیث میں کرتے ہیں اور شاگرد محمد بن اسماعیل بخاری کا تہا اور بعض شیخوں میں اوسکا شریک تہا۔ مثل قتیبہ بن سعید کے اور علی بن حجر کے۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۸۹ ہجری ۔ اس برس میں جعفر بن معتمد فوت ہوا۔ یہ وہ شخص تہا جسنے لقب مفوض لی اور خلعت اوسکے باپ نے دیا تہا اور معتضد نے حاکم کیا جیسے اوپر ذکر ہوا۔

شروع ہوا سنہ ۲۸۱ ہجری ۔ اِس برس میں معتضد ماروین میں گیا وہاں کا حاکم اوسکے آنے سے بہاگ کر حدان میں آیا اور اپنے بیٹے کو وہیں چہوڑ آیا۔ معتضد نے

اوس جسے لڑکر پھر ماروین اوسکو دی اسی برس میں طغج بن جف عامل دمشق کا طرسوس سے بلاد روم میں آیا خمارویہ کی طرف سے فتح کیا اور بندی پکڑی اسی برس میں عبداللہ بن محمد بن عبدالندبن ابی الدنیا صاحب تصانیف کثیرہ مشہورہ کا فوت ہوا۔

اب شروع ہوا سنہ ۲۸۲ ہجری

ذکر نوروز معتضدی کا

اس برس میں حکم کیا معتضد نے لینے خراج کا نوروز معتضدی میں واسطے آسانی خلقت کے نوروز خیر زان کے مہینے میں جو رومی مہینوں سے ہی ہوتا ہے جبکہ آفتاب آخر حوزا میں پہونچتا ہے

ذکر قتل خمارویہ کا

اس برس میں خمارویہ بن احمد بن طولون مارا گیا اسطرح کہ خدمتگاروں میں سے کسی نے اوسکو اوسکے فرش پر ماہ ذالحجہ میں دمشق میں ذبح کیا باعث اسکا یہ تھا کہ کسی نے خمارویہ سے کہا کہ تیری ہر ایک لونڈی نے ایک ایک خوجہ کو اپنا دلگر ابنایا ہے خمارویہ نے یہ سنکر چاہا کہ بعض لونڈیوں کو سزا دیوے لیکن سب خادموں نے اجماع اور اتفاق اوسکے قتل کرکے جنہوں نے اونکو متہم اس امر کا کیا تھا اونمیں سے بیس نفر سے زیادہ قتل کئے اور جبکہ خمارویہ کو بھی قتل کیا تب اوسکے سرداروں نے جیش بن خمارویہ پر بیعت کی ہر چند یہ لڑکا تھا۔ اسی برس میں ابوحنیفہ احمد بن داؤد دلدینوری مصنف کتاب نبات کا فوت ہوا۔ اسی برس میں حارث بن اسامہ نے انتقال کیا۔ جسکے واسطے مسند ہے اسی برس میں ابوالعینا محمد بن قاسم جودانیت اصبہی سے کرتا ہے جان بخ تسلیم ہوا یہ اندہا اور صاحب لطائف اور اشعار کا ہے یہ طرفہ سے ایسا حاضر جواب اور ذکی تھا کہ کوئی مثل اوسکے نہ تھا پیدائش اسکی سنہ ۱۹۱ ہجری میں ہوئی اور چالیس برس کی عمر میں اندہا ہوا۔ لقب اوسکا ابوالعینا اسطرح سے ہوا کہ ایکدن اوسنے ابوزید سے پوچھا تصغیر لفظ عین کے کیا آتی ہے اوسنے کہا عینیا اے ابوعینیا یہی لقب اوسکا ہوگیا۔ متوکل کے سامنے اوسکے ندیم ہونیکا ذکر ہوا تھا اوسنے کہا کہ اگر یہ اندہا نہ ہوتا تو البتہ اوسکے لایق ہوتا ابوعینا نے یہ سنکر کہا اگر مجھے چاند دیکھنے سے معاف رکھیے تو میں لایق

منادمت کے ہوں۔

شروع ہوا سنہ ۲۸۳ ہجری - اس برس میں طغج بن جفا امیر دمشق نے حبیش بن خمارویہ کو دمشق میں بھیجا اور لشکر حبیش مذکور کا اوسکے لڑکپن کے باعث اور ارزال کے قریب اور باپ کے سرداروں کے دور ہونے کے سبب سے مختلف ہوا آخر کار اوسکو قتل کر کے گھر اور شہر کو لوٹا اور جلایا۔ اور اوسکے بھائی ہارون بن خمارویہ کو اوسکی جائے مسند خلافت پر بٹھایا۔ حبیش بن خمارویہ نو مہینے کل بادشاہ رہا۔ اسی برس میں نحوی شاعر اسکا نام ولید بن عبادہ تھا۔ بنج میں یا حلب میں فوت ہوا پیدائش اوسکی سنہ ۲۰۶ھ میں ہوئی اس برس میں علی بن عباس مشہور ابن رومی شاعر نے انتقال کیا اسی برس میں معتضد نے حکم کیا کہ جو ہام مواریث سے بچے وہ ذوالارحام کو ملے اور دفتر مواریث کا موقوف کیا۔ تاریخ قاضی شہاب الدین بن ابی الدم سے یہ منقول ہے کہ اسی برس میں معتضد نے حکم لکھنے طعن کا معاویہ اور اوسکے باپ اور بیٹے کے حق میں اور اوسکے لعن مباح ہونے میں دیا اوس حکم نامہ میں بعد حمد اور صلوٰۃ نبی کے یہ لکھا تھا کہ جب ہمارے پیغمبر کو خدا نے رسول کیا تو سب سے زیادہ اونکی مخالفت میں بنی امیہ تھے اور بنی امیہ میں سب سے زیادہ ابوسفیان بن حرب تھا اور اوسکے دوست جو بنی امیہ سے تھے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب بزرگ میں والشجرۃ الملعونۃ مفسر سب متفق ہیں کہ مراد اوس سے بنی امیہ ہیں۔ نبی صلعم نے ایکدن دیکھا ابوسفیان کو آتے ہوئے کہ معاویہ کہینچتا ہے اوسے اور یزید معاویہ کا بھائی ہنکاتا ہے اوسے تب آپنے فرمایا لعنت خدا کی کہینچنے والے اور سوار اور ہانکنے والے پر۔ منقول ہے کہ معاویہ نے کہا کہ اے بنی عبد مناف تو تم انکو لینا گرہ کا پس وہاں بہشت اور دوزخ نہیں ہے۔ اور رسول اللہ صلعم نے ایکدن واسطے رد بدو لکھنے کے بلایا اوسنے بہ سبب کھانا کھانے کے لکھنے میں دیر کی تب نبی صلعم نے فرمایا اللہ اوسکا پیٹ سیر نہ کیجو۔ جب سے کبھی سیر نہ ہوتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ میں طعام کو سیر ہو کر نہیں چھوڑتا بلکہ تمک کر چھوڑ دیتا ہوں اور یہ بھی منقول ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا جبکہ تم معاویہ کو میرے منبر پر دیکھو تو قتل کرو اسطرح کی حدیثیں اوس میں بہت ہیں اور حکم کیا کہ شہروں میں پڑھا جائے اور معاویہ پر لعنت کریں تب لوگوں نے کہا کہ اس سے فراخی سیدوں کو ہو جاویگی اور سادات ہمیشہ بادشاہوں

پر خرچ کرتے رہے ہیں۔ یہانتک کہ لوگوں میں اس سے فتنے برپا ہونگے یہ سنکر وہ اوس سے باز آیا

شروع ہوا ۲۸۴ھ ہجری - اس برس میں منجموں نے لوگوں کو خبر دی کہ بہت شہر دلائیتیں یہ سبب کثرت بارش اور شدت نہروں کے ڈوب جائینگے تب لوگوں نے محافظت کی لیکن اوس سال مہینہ کم ہوا اور چشمے نیچے ہو گئے یہانتک کہ بغداد میں کئی مرتبہ نماز استسقا پڑہی اس برس میں حکومت ہارون بن خمارویہ بن احمد بن طولون کی مصر میں بگڑ گئی سردار آپس میں ایسے مخالف ہوئے کہ بندوبست بادشاہت کا ٹوٹ گیا۔ اوسی طرف سے دمشق پر طغج بن جف حاکم تہا اس برس میں اسحاق بن موسیٰ اسفرائینی فقیہہ شافعی فوت ہوا۔

شروع ہوا ۲۸۵ھ ہجری - اس برس میں معتضد نے اندیس جاکر اوسے بے لڑائی لیا حاکم اندکا محمد بن احمد بن عیسیٰ بن شیخ تہا پھر معتضد نے قنسرین میں جاکر شہر مذکور کو لیلیا اور عواصم کو سرداروں ہارون بن خمارویہ بن احمد بن طولون صاحب مصر سے لیا ہارون نے معتضد سے چاہا تہا کہ ان شہروں کو مجبہ سے لے لے اس برس میں ابراہیم بن اسحق جو سردار محدثوں کا بغداد میں تہا جان بحق تسلیم ہوا۔

شروع ہوا ۲۸۶ھ ہجری اس برس میں ایک شخص قرامطہ کا ظاہر ہوا بحرین میں جو مشہور ابی سعید جنابی تہا اور جمع کثیر فراہم کرکے ایک گروہ قطیف اور اوان قریوں میں قتل کیا۔ اسی برس میں مبرد جسکا نام ابو العباس محمد بن عبد اللہ بن زید تہا فوت ہوا یہ نحو اور لغت میں امام تہا اسکی تصنیفات میں سے بہت کتابیں مشہور ہیں از انجملہ کتاب کامل اور روضہ اور مقتضب وغیرہ ہیں اسنے ابو العثمان مازنی سے پڑہا تہا۔ نفطویہ وغیرہ اسکے شاگرد تہے پیدایش اسکی ۲۰۷ھ ہجری میں ہوئی مبرد اوسکا لقب ہے جو اسم سے بہی زیادہ مشہور ہوا ہے وجہ شہرت یہ کہتے ہیں کہ یہ اپنے یاروں میں بیٹہا تہا۔ نا کا حاکم شرطہ نے اوسکو مصاحب کے واسطے طلب کیا۔ لیکن مبرد نے اوس پاس جانا مکروہ جانا۔ جب قاصد نے اوسکی طلب میں مبالغہ کیا تو وہ کوزوں میں جو پانی ٹہنڈا کرنے کے لیے ہتی گھس کر چھپ رہا۔ جب قاصد صاحب شرطہ کا اس گہر میں ڈہونڈنے کو آیا۔ تو مبرد کو نہ پایا جب وہ ڈہونڈہ کر چلا گیا تو صاحب خانہ جسکا نام ابو حاتم سجستانی تہا تالی بجاکر کوزوں پر آواز کرتا تہا کہ اے مبرد اے مبرد

لوگوں نے یہ سُنا تو بولنے لگے یہانتک کہ لقب ہوگیا ابوالعباس کا۔

شروع ہوا ۲۸۷ھ ہجری - اِس برس میں اسماعیل بن احمد سامانی حاکم ماوراءالنہر کا امیر خراسان کو قتل و غارت کرکے خراسان پر حاکم ہوا نام حاکم خراسان کا عمرو بن لیث صفار تھا پھر اوسکو معتضد پاس بغداد میں بھیجا اوسنے اوسے وہاں قید رکھا یہانتک کہ وہاں مارا گیا ۲۸۹ھ ہجری میں قیدخانہ ہی میں - اِسی برس میں محمد بن زید علوی حاکم طبرستان کا خراسان میں گیا۔ صفار کے لٹنے کی خبر سُنکر تو وہاں حاکم ہوا تب اوس میں اور لشکر اسماعیل سامانی میں لڑائی سخت ہوئی لشکر علوی کا بھاگا اور علوی زخمی ہوا اوہنی زخموں سے بعد چند دن کے فوت ہوا بیٹا اوسکا زید اِس دفعہ میں گرفتار ہوا تھا اوسے اسماعیل کے پاس بھیجا اسماعیل نے اوسکا اکرام کیا اور وسعت دی اوسکی قید میں۔ محمد بن زید ادیب فاضل شاعر خوش سیرت تھا اللہ اوسپر رحم کرے۔ اِس برس میں علی بن عبدالعزیز لغوی نے مکہ میں وفات پائی۔

پھر شروع ہوا ۲۸۸ھ اور ۲۸۹ھ ہجری

اِس برس میں طغج بن جف امیر دمشق اور قرامطہ میں لڑائیاں ہوئیں۔

ذکر مرنے معتضد کا

اِسی برس میں بائیسویں ربیع الآخر کو ابوالعباس معتضد بن طلحہ موفق بن جعفر متوکل بن محمد معتصم بن ہارون رشید فوت ہوا اوسکو محمد بن طاہر کے گھر میں رات کو دفن کیا۔ پیدائش اوسکی ماہ ذالحجہ ۲۴۲ھ ہجری میں ہوئی بادشاہت اوسکی نو برس نو مہینے تیرہ دن رہی اولاد اوسکی بیٹوں میں ایک علی مکتفی اور جعفر مقتدر اور ہارون تھی۔ اور گیارہ بیٹیاں تھیں جب معتضد کی موت قریب ہوئی تو اشعار پڑھے معتضد فریب بہت تھا۔ اوسکے خوف اور بدی سے لوگ ڈرتے تھے اور اوس سے داد خواہی یہ سبب خوف کے نہ کرتے تھے وہ عقلمند اور نیکبخت تھا قاضی ابن اسحاق نے نقل کی ہے کہ میں ایک روز معتضد پاس گیا تو دیکھا اوسکے سرہانے جوان خوبصورتیں رومی جنکے منہ طبق کی مانند تھے میں اونکو دیکھنے لگا جب میں کھڑا ہوا تو مجھے معتضد نے کہا کہ بیٹھ۔ بیٹھا۔ اتنے میں لوگ جو مجتمع تھے متفرق ہوئے تب معتضد نے کہا اے قاضی خدا کی قسم میں نے اپنے ازار بند کو حرام پر کبھی نہیں کھولا۔

ذکر بادشاہت مکتفی باللہ کا

یہ وقت معتضد کے رقہ میں تھا لیکن وزیر نے حال مرنے معتضد کا اوسے لکھا اور اوسکی بیعت لی جب یہ خبر اوسکو پہونچی تو اوسنے بھی بیعت اپنے پاس والوں سے لی اور بغداد کی طرف جاکر بائیسویں جمادی الاول کو اوسمیں داخل ہوا۔ اسی برس میں ابراہیم احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب حاکم افریقہ کا فوت ہوا جیسے سنہ ۲۶۱ ہجری میں ہمنے لکھا ہے بعد اوسکے عبداللہ بن ابراہیم حاکم ہوا۔ پھر عبداللہ قتل ہوا۔ حال اوسکا سنہ ۲۹۶ ہجری میں انشاء اللہ تعالیٰ ہم لکھیں گے۔ عبداللہ کا قتل شہر یونس میں ہوا۔ یہ شخص عادل نیک خصلت تھا۔

شروع ہوا سنہ ۲۹۰ ہجری اس برس میں شوکت قرامطہ کی ایسی بڑھی کہ اونہوں نے دمشق کو اوسکے طبخ بن جف کے لشکر کو شکست دیکر گھیر لیا لیکن بعد اسکے لشکر اطراف سے مجتمع ہوئے اور اونکے پیشوا یحییٰ کو جو شیخ کر مشہور ہے قتل کیا۔ جب یہ پیشوا مارا گیا تو اوسکی جا اوسکا بھائی حسین قایم ہوا اور رسمی باحمد تھا اور ظاہر کیا بدبختی کو اپنے منہ پر اور گمان کیا وہ نیک نشانی ہے جب اس پاس جمعیت بہت ہوئی تو اہل دمشق سے کچھ مال اوسکو دیکر صلح کی پھر حمص میں جاکر وہاں غالب ہوا اور اپنا خطبہ منبروں پر پڑھوایا اور نام رکھا گیا مہدی امیر المومنین اور ولیعہد اپنے چچا کے بیٹے کو کرکے اوسکا لقب مدثر رکھا اس گمان پر کہ یہ وہ مدثر ہے جو قرآن میں ہے پھر حماہ اور معرہ وغیرہ میں جاکر اونکی رعایا کو معہ لڑکوں اور عورتوں کے قتل کرکے سلمیہ میں گیا اوسکو بے لڑائی لیکر وہاں کی رعایا کو معہ مکتب کے لڑکوں کے جلایا۔ جبکہ حکومت قرمطی صاحب شامہ کی بہت مضبوط ہوئی تو مکتفی بغداد سے خروج کرکے رقہ پر اترا اور لشکر اونکی طرف بھیجا۔

شروع ہوا سنہ ۲۹۱ ہجری چوبیسویں محرم اس سال کی لشکر خلیفہ اور صاحب شامہ قرمطی میں ایک مکان پر جو حماہ سے بارہ میل ہے لڑائی ہوئی قرامطہ بھاگے لشکر خلیفہ اونکو قتل کرتے ہوئے پیچھے گئے صاحب شامہ معہ چچا کے بیٹے مدثر اور علامہ کے بھاگا لیکن لوگوں نے اوسے ایک جنگل میں گرفتار کرکے مکتفی پاس رقہ میں حاضر کیا

اونکو لیکر بغداد میں گیا اور اونکو وہاں قتل کرکے سر صاحب شامہ کا شہر میں تشہیر کیا کتاب شرف عالم میں یہ لکھا کہ تنوخ میں یہ لڑائی واقع ہوئی تھی میں کہتا ہوں کہ وہ ایک قریہ ہے شہروں معرۃ سے اخذہ کی راہ پر حمات سے حلب تک اسی برس میں ابو العباس احمد بن یحیی بن زید معروف بثعلب بغداد میں موالیہ کوفیوں کا نحوی اور تشبیہ میں امام تھا اور ثقہ تھا دلیل ہیں اور صالح تھا۔ پیدائش اسکی شروع سنہ ۲۰۰ ہجری میں ہوئی۔

شروع ہوا سنہ ۲۹۲ ہجری

ذکر غلبہ مکتفی کا شام اور مصر پر اور قطع ہونا بادشاہت بنی طولون کا

اسی برس میں مکتفی نے لشکر محمد بن سلیمان کے ساتھ کرکے دمشق پر غالب آیا اور یہاں تک گیا کہ قریب مصر کے پہونچا حاکم اوسکا ہارون بن خمارویہ تھا اوسکے اکثر سردار جدا ہوکر لشکر خلیفہ سے ملے لیکن ہارون اوسی باقیماندہ سے نکلکر محمد بن سلیمان سے کئی مرتبہ لڑا آخرکار لشکر ہارون کی باہم دشمنی ایسی ہوئی کہ نوبت کشت و خون کی پہونچی۔ ہارون نے سوار ہوکر ارادہ فتنہ کے فرو کرنیکا کیا تھا کہ بعضے مغاریہ نے اوسے نیزہ مارا کہ سوار مر گیا۔ بعد اوسکے اوسکا چچا شیبان قایم بحکومت ہوا اوسنے محمد بن سلیمان سے امان چاہی محمد نے اوسے امن دیا پھر شعبان رات کو ایسا بھاگا کہ اوسکا نشان نہ ملا تب محمد بن سلیمان نے مصر پر غالب ہوکر بنی طولون کو گرفتار کیا وہ قریب دس مرد کے اور اونکا مال ضبط کیا اور اونکو قید کرکے بغداد کو بھیجا اور فتح نامہ مکتفی پاس روانہ کیا۔ یہ اس برس کے ماہ صفر میں ہوا۔

شروع ہوا سنہ ۲۹۳ ہجری

ذکر اخبار قرامطہ کا

اس برس میں بعد غالب ہونے لشکر خلیفہ کے مصر پر اور فارغ ہونے محمد بن سلیمان کے اوسے بلاد مصر میں ایک خارجی خلنجی نامی نے خروج کیا۔ جب اوسنے قوت اور شوکت پائی تو احمد بن کیغلغ عامل دمشق کا اوسکی طرف گیا۔ قرامطہ نے دمشق کو بے عامل دیکھکر قصد اوسکے لینے

کاکر کے وہاں کے لوگوں کو قتل کیا اور لوٹا طبریہ کو پھر اطراف کوفہ میں گئے تب بکتمی نے لشکر
سمہ سرداران خاص کے مثل مصیف بن صوار تکین ترکی اور فضل بن موسیٰ بن بغا اور بغر خادم
افشینی اور رائق جزیری اوسپتر بھیجے جب باہم لڑائی ہوئی تب لشکر خلیفہ نے شکست پائی اور ان
سرداروں میں جمع کثیر ماری گئی اور قرامطہ نے اشیائے کثیرہ لوٹ کر قوت پائی اسی برس میں عبداللہ
بن محمد ناشی شاعر اور نصر بن احمد حافظ فوت ہوئے - اسی برس میں زندیق احمد بن یحییٰ بن
اسحاق جو مشہور ابن راوندی ہے جان بحق تسلیم ہوا - اور کتاب اللامع اور کتاب فرند اور
کتاب زمردہ وغیرہ ہیں اور اون سب کا علما نے جواب لکھا ہے خواہ معارض قرآن شریف
کی تھیں خواہ اور کفریات میں اور اوسکی وجہ فساد کو بدلائل قوی ثابت کیا ہے بعض اوسکے
اقوال سے یہ ہے :- لعنت ہو جو اوسپر خدا کی کتاب زمردہ میں میں پاتا ہوں - کلام اکتم بن
صیفی کو بہتر خدا کی اس قول سے اما اعطیناک الکوثر اور کہا ہے کہ انبیاء طلسمات بناتے
تھے کہ عوام خلق کو اوسکے سبب کھینچا جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے اور یہود اور نصاریٰ
کی طرف کتاب مناقضہ دین اسلام کے لئے بنائی اور یہود کی طرف سے لکھا ہے کہ موسیٰ
بن عمران نے فرمایا ہے کہ نہیں نبی میرے بعد - اور کتاب فرند میں لکھا تھا اپنے نبی پر قرآن
دلیل لاتے ہیں جسکے ساتھ نبی نے غلبہ چاہا لیکن عرب اونکا معاوضہ نہ کر سکے پس مسلمانوں
سے کہا جائے کہ اگر کوئی فلاسفہ میں سے پہلا حکیم دعوے کرے جیسا تم دعویٰ قرآن کی بابت میں
کرتے ہو تو بطلیموس کے صدق پر دلیل قایم ہوگی کیونکہ اقلیدس نے دعوے کیا کہ تمام خلق
مثل اوسکی کتاب کے لکھنے سے عاجز ہیں تو اس دلیل سے نبوت اسکے ثابت ہوگی اور اوسنے
کہا ہے کہ قول خدا تعالیٰ ان کید الشیطان ضعیفا کون ضعف تھا - آدم کو تو جنت سے نکالا اور اوسکے
ایسے قول بہت ہیں لیکن ہمنے اوسکے لکھنے سے اعراض کیا - موت اسکی رجبہ میں مالک بن طوق کے
گھر میں ہوئی لکھا ہے کہ عمر اوسکی چھیتیس برس کی تھی - اسکی اخبار اور تاریخ وفات قاضی شہاب الدین
ابی عبداللہ حموی کی تاریخ میں بھی دیکھی ہے اور تاریخ شمس الدین ابن خلکان میں بھی
دیکھا کہ اوسکی وفات ۲۴۵ھ میں ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ ۲۵۰ھ میں واللہ اعلم بالصواب

پھر شروع ہوا ۲۹۴ھ ہجری نبوی - اس برس میں قرامطہ نے

عراق کے رستے سے حاجیوں کو پکڑ کر سب کو قتل کیا بیس مقتول شمار میں آئے اونکا اسباب بہت لیا سردار قرامطہ کا زکرویہ تہا یہ خبر سنکر مکتفی نے اوپر لشکر بھیجکر قتل کیا قرامطہ بھاگے شکست پاکر اور بہت آدمی اونکے مارے گئے زکرویہ ملعون زخمی گرفتار ہوا اور سات دن کے بعد راہی ملک عدم کا ہوا لشکر موا وسکے سر کے بغداد میں آیا اور اوسکے سر کو تشہیر کیا اسی برس میں محمد بن نصر مروزی سمرقند میں فوت ہوا اسکی تصنیفات بہت ہیں۔

پھر شروع ہوا ۲۹۵ھ ہجری - اس برس کی ماہ صفر میں اسماعیل بن احمد سامانی حاکم ماوراالنہر اور خراسان کا جان بحق تسلیم ہوا اوسکے بعد اوسکا بیٹا ابو نصر احمد بن اسماعیل حاکم ہوا مکتفی نے اوسکو اطاعت کے واسطے لکہا۔

ذکر مرنے مکتفی باللہ کا

اٹھارہویں شب ذیقعدہ اس برس کو مکتفی باللہ ابو محمد علی بن معتضد باللہ ابی العباس احمد بن موفق باللہ ابی احمد طلحہ بن متوکل جعفر بن معتصم بن ہارون رشید نے انتقال کیا۔ بادشاہت اسکی چھ برس چھ مہینے اونیس دن رہی عمر اوسکی تینتیس برس کی تہی یہ میانہ قد خوبصورت ہلکا گندم گوں خوش پیشانی اور بال بڑی ڈاڑہی والا تہا ماں اسکی ام ولد ترکیہ کی تہی نام اوسکا مجد تہا۔ بیماری اسکی کئی مہینے رہی یہ محمد بن طاہر کے گھر میں دفن ہوا۔

ذکر بادشاہت مقتدر باللہ ابی الفضل جعفر بن معتضد باللہ

اسکی مانو ام ولد تہی نام اوسکا شغب تہا یہ اٹھارہواں بادشاہ عباسیوں کا تہا اسکی خلافت پر بیعت اوس روز ہوئی جس روز مکتفی فوت ہوا۔ عمر مقتدر کی دن بیعت تیرہ برس کی تہی۔

ذکر موت منذر اموی صاحب اندلس کا

اسی برس میں فوت ہوا منذر بن محمد بن عبدالرحمن بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن جو داخل مغرب بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان ہیں۔ جب منذر نے انتقال کیا تو اوسکے بہائی عبداللہ بن محمد پر دن موت کے بیعت ہوئی یہ ستر ہویں صفر اس برس میں ہوئی

اسی برس کے محرم میں ابوجعفر محمد بن احمد بن نصر ترمذی فقیہہ شافعی محدث راہی ملک بقا کا ہوا یحیی بن بدیر مصری اور یوسف بن عدی اور کثیر بن یحیی وغیرہ سے روایت کرتا ہے اور اس سے احمد بن کامل شافعی وغیرہ روایت کرتے ہیں پیدائش اسکی ۲۰۰ھ ہجری میں اور لکھا ہے ۲۱۰ھ ہجری میں۔

پھر شروع ہوا ۲۹۶ھ ہجری۔ ذکر خلع مقتدر اور بیعت ابن معتز کا۔

اس برس میں سرداران اور قاضیوں نے مقتدر سے خلع کر کے عبداللہ بن معتز کی بیعت کی اور لقب اوسکا راضی باللہ رکھا اس امر سے گھر کے غلاموں میں سے جو مقتدر کی طرف تھی اور جو ابن معتز کی طرف تھی لڑائیاں ہوئیں آخر کو عبداللہ بن معتز بھاگ کر چھپا اور اوسکے یار بھی جدا ہوئے پھر گرفتار ہوا عبداللہ بن معتز اور دو رات قید رہا آخر کو پھانسی دیکر قتل کیا اور ظاہر یہ کیا کہ وہ نکسیر پھوٹ کر فوت ہوا لاش اوسکی اوسکے ورثا کو دی پیدائش عبداللہ بن معتز کی تیسویں شعبان ۲۴۷ھ ہجری میں ہوئی یہ شاعر فاضل تھا اوسکے اشعار اور تشبیہات مشہور ہیں شاگرد یہ مبرد کا تھا غلبہ اور بادشاہت اوسکی ایکدن رہی وقت بادشاہ ہونے کے اوسنے کہا تھا پہنچا وقت ظہور حق اور باطل ہونے باطل کا اوسکے کلمات ربح بہت ہیں یہ اپنے مذہب میں مومن اور کمربستہ طالب علم اور شعر پڑھنا مشہور خلفا میں یہ تھا کہ وہ اپنے نفس کو لائق خلافت نہیں جانتا تھا بلکہ آرام طلب ایسا تھا کہ اسکو حاکم خلافت قوم نے کیا تھا جس قوم نے اوسے خوار کیا بعد بیعت کے۔ علی بن محمد بن یسام نے اوسکا مرثیہ کہا ہے کہ مضمون اوسکا یہ تھا واسطے اللہ کے ہے بھلائی تیری کافی تھا مجھے عوض ملک کے تھوڑا سا علم اور ادب اور حیثیت نہیں ہے یہ امر کہ اگر نہ ہوتا مالک تو تجھ میں نقصان ہوتا کیونکہ تو نے پایا ہے پیشہ ادب کا روایت یہ بھی ہے کہ وہ کہتا تھا کہ مجھے اللہ نے حاکم اسواسطے کیا ہے کہ تمام اولاد طالب کو فنا کروں یہ خبر جو اولاد علیؓ کو پہنچی تو اونہوں نے بددعا دی۔

ذکر بادشاہت زیادۃ اللہ بن عبداللہ بن ابراہیم بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن اغلب کا افریقیہ پر

اِس برس کے غرہ ماہ رمضان کو ابو نصر زیادۃ اللہ بن عبد اللہ بعد قتل اپنے باپ کے جو زیادۃ اللہ کے اتفاق سے ہوا تھا حاکم ہوا توضیح اسکی یوں ہے کہ زیادۃ اللہ کو اسکے باپ عبد اللہ نے شراب پینے پر قید کیا تھا۔ زیادۃ اللہ نے تین خادم صقالبی کو جو اوسکے باپ کے خادم تھے قتل پدر پر متفق کیا۔ اونہوں نے عبد اللہ کو قتل کرکے اوسکا سر زیادۃ اللہ پاس قید خانہ میں لائے جب زیادۃ اللہ حاکم ہوا تو اوسکو قتل کروایا باوجودیکہ اوسنے قتل کروایا تھا جب بادشاہ ہوا یہ افریقیہ پر متوجہ لذات اور ہم صحبت مخنثوں کا ہوا اور معاملات مملکت کو بالکل چھوڑ دیا اور غالبہ میں سے جو اوسپر قادر تھے اوسکے چچا اور بھائی اون سب کو قتل کیا اور زمان حکومت زیادۃ اللہ میں کام ابی عبد اللہ شیعہ کا جو مغرب میں لوگوں کو دعوت طرف سادات بنی فاطمہ کے کرتا تھا خوب بنا زیادۃ اللہ یہ حال دریافت کرکے اوسپر تمام لشکر کہ چالیس ہزار آدمی تھے موالی ابراہیم کے جو بنی اغلب سے تھا اور وہ اوسکے چچا کی اولاد تھا بھیجا تب ابو عبد اللہ شیعہ نے اونکو شکست دی جب زیادۃ اللہ نے بھاگنا لشکر کا اور ضعیف ہونا مقابلہ ابی عبد اللہ شیعہ سے دریافت کیا تو جتنا اوس سے ہوسکا مال جمع کرکے اپنے ملک کو چھوڑ کر مشرق کی طرف گیا جب مصر میں پہنچا تو وہاں نوشیری عامل تھا اوسنے حال اوسکے آنے کا مقتدر کو لکھا۔ پھر زیادۃ اللہ وہاں سے رقہ میں گیا وہاں خط مقتدر کا متضمن پھر آنے کا مغرب میں واسطے لڑائی ابو عبد اللہ شیعہ کے پہنچا اور نوشیری عامل مصر کو واسطے مدد کے لشکر اور مال کے ساتھ بہت تاکید لکھی یہ حال دیکھ کر زیادۃ اللہ مصر میں آیا نوشیری نے اوسسے کہا کہ حمامات کیطرف نکل تو میں تیرے پاس لشکر اور مال میں سے جو ضرور ہو بھیجوں۔ جب یہ نکلا تو نوشیری نے درنگ کی یہانتک کہ کئی مقام وہاں ہوئے آخر کو اوسکے لوگ متفرق ہوئے اور زیادۃ اللہ کہ عادت شراب اور راگ سننے کی رکھتا تھا اوسکو بیماری عارض ہوئی کہ بال داڑھی کے گر پڑے تب زیادت اللہ نوشیری سے مایوس ہوکر قدس کیطرف واسطے رہنے کے گیا لیکن رملہ میں پہونچکر مر گیا اور وہیں دفن کیا گیا مغرب میں بنی اغلب میں سے کوئی باقی نہ رہا بنی اغلب کی بادشاہت بارہ برس تقریباً رہی کیونکہ اوپر گذر چکا کہ رشید نے ابراہیم بن اغلب کو حاکم افریقیہ کا کیا تھا۔ سنہ ۲۸۴ ہجری میں اور اللہ ہی اعلیٰ ہے جس کے

ملک کو زوال نہیں۔

ذکر ابتدائے دولت سادات بنی فاطمہ کا

اسی ۲۹۷ھ ہجری میں خلفاء سادات کی افریقیہ میں ابتدا ہوئی اور قطع ہوئی اونکی بادشاہت ۵۶۷ھ میں جیسا ہم لکھیں گے اگر اللہ نے چاہا پہلا خلیفہ سادات کا ابو محمد عبید اللہ بن محمد بن میمون بن محمد بن اسماعیل بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن ابو طالب تنہا علماء نے اسکے صحت نسب میں اختلاف کیا ہے جو لوگ کہ قابل اسکی امامت کے ہیں وہ کہتے ہیں کہ نسب اسکا صحیح ہے اس میں شک نہیں کرتے اور اکثر علماء سادات اپنا سا نسب بیان کرتے ہیں گواہ اوسکی صحت کا مقولہ شریف رفع کا ہے کہ نہیں مقام میرا خواری با وجودیکہ میرے کلمات کاٹنے والے اور دم گرم ہے۔ دشمنوں کے شہروں کو لباس ذلت پہناتا ہوں کیونکہ خلیفہ مصر میں اسوقت سید ہے ایسا سید کہ باپ اوسکا باپ میرا اور مولا اوسکا مولا میرا ہے جبکہ کوئی دور والا مجھپر ستم کرنا چاہے میری رگ کو اوسکی رگ سے الفت دی ہے۔ دونوں سیدوں محمد اور علی۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ نسب اوسکا صحیح نہیں بلکہ شکستہ۔ اور اونمیں بعض نے مبالغہ کرکے اوسکے نسب کو یہودیوں میں بیان کیا ہے کہتے ہیں وہ کہ مہدی کا نام عبید اللہ نہ تنہا بلکہ نام اوسکا سعید بن احمد بن عبد اللہ قداح بن میمون دیصان تھا اور بعض نے کہا کہ عبید اللہ بن محمد تھا اوسکی مجلس میں ایک روز ذکر عورتوں کا ہوا حضار مجلس نے ایک یہودی نسخ کی جورو کی جو سلیمہ کا لوہار تھا اور جورو کو چھوڑکر مر گیا تھا بہت تعریف اوسکی سامنے کی تب حسین بن محمد بن احمد بن عبید اللہ قداح مذکور نے اوسے تزویج کی۔ اوس عورت کا ایک بیٹا یہودی سے تھا حسین نے اوسکو تعلیم دی اور بہت دوست رکھتا تھا سوائے اوسکے اور کوئی اولاد اوسکے نہ تھی۔ تب ولیعہد اپنا اسی ابن حداد یہودی کو کیا اور اوسکو بیٹے کی طرح اسرار بتائے اور مال کثیر اور علامات اوسکو دیا۔ تب لوگوں میں اوسکا بیٹا مشہور ہوا۔ کلام مورخوں کے بہت مختلف ہیں۔ اور زیادہ اختلاف ہے عبید اللہ قداح بن میمون بن دیصان میں لیکن ہم مختصر اوسکو لکھتے ہیں۔ مورخوں نے لکھا ہے کہ ابن دیصان مذکور مصنف کتاب میزان کافر تھا زندقہ میں اظہار تشیع آل محمد کرتا تھا۔ میمون بن دیصان کے ہاں ایک لڑکا پیدا

اور کتابوں میں اسکا نسب یوں بیان ہوا ہے عبید اللہ بن حسین بن احمد بن عبد اللہ بن میمون قداح بن دیصان

ہوا جسکو عبداللہ قداح کہتے ہیں اسواسطے کہ یہ علاج آنکھوں کا کرتا تہا اور قدح کرتا تہا
اوسنے اپنے باپ میمون سے علم ستاروں کا سیکہا تہا اوسکے باپنے اوسکو مطلع کیا اون
بھیدوں پر جو آل نبی سے نسبلانے میں بکار آتی ہیں۔ پہر عبداللہ قداح اطراف کرج
اور اصفہان سے اہواز اور بصرہ اور سلیمہ کیطرف جو زمین حمص سے ہے جاکر لوگوں کو
گھر کی طرف دعوت کرنے لگا بعد اوسکے عبداللہ قداح فوت ہوا اور اوسکی جائے اوسکا
بیٹا احمد اور بعض نے کہا ہے محمد قایم ہوا اوسکا مصاحب رستم بن حسین بن حوشب بن زاذان
بڑہئی کوفہ کا رہنے والا ہوا احمد نے رستم کو حکم کیا کہ یمن میں شیعوں پاس جاکر لوگوں کو مہدی
آل محمد کی طرف دعوت کرے جب رستم بن حوشب نے یمن میں جاکر بموجب حکم کے شیعوں کو
دعوت طرف مہدی کے کی تو اونہوں نے قبول کیا۔ عبداللہ شیعی جو اہل صنعا اہل کوفہ سے تہا
ابن حوشب کے یمن میں آنے اور دعوت کرنے سے مطلع ہوکر ابن حوشب پاس صنعا آنکر
اوسکا بڑا یار بنا ابوعبداللہ شیعی صاحب علم اور عقل تہا اسکے آنے سے پہلے ابن حوشب نے
دعوت کرنیوالوں کو مغرب کی طرف بھیجا تہا اور اہل کتامہ نے اوسکی دعوت قبول کی تہی جب
ابن حوشب نے علم ابوعبداللہ کا دریافت کیا تو اوسکو مغرب کی طرف بھیجا اہل کتامہ پر اور
اوسکے ساتھ تمام مال بھیجا ابوعبداللہ شیعی جو حسین بن محمد بن ذکریا کا بیٹا تہا مکہ میں گیا جب
حاجی مکہ میں آئے تو اہل کتامہ عرب میں جانے کیواسطے مجتمع ہوئے۔ عبداللہ نے اونکو مطلع پاکر
اونکے ساتھ ارض کتامہ میں جو مغرب سے ہے گیا۔ وہاں پندرہویں ربیع الاول سنہ ۲۸۰ ہجری کو
اہل کتامہ کے پہنچا اہل بربر سب طرف سے جمع ہوکر اوس پاس آئے اور اوسکی جلو میں
ترقی ہوئی نام اوسکا اونکے نزدیک ابو عبیداللہ مشہور تہا یہ خبر ابراہیم بن احمد اغلبی امیر افریقہ کو
جب پہونچی تو اوسنے سنتے ہی پچاہا کہ اوسکی حکومت کو حقیر اور کم کرے پہر ابوعبداللہ تاہرت میں
گیا وہاں اوسکی شان زیادہ ہوئی۔ ہر طرف سے قبیلے اوسکے پاس آنے لگے یہی حال رہا یہانتک
کہ ابونصر زیادت اللہ اور ملکوں بنی اغلب پر حاکم ہوا۔ زیادۃ اللہ کا چچا جو احول مشہور بخطاب غالب
ابوعبداللہ شیعی کے لڑتا تہا جبکہ زیادۃ اللہ بادشاہ ہوا تو اپنے چچا احول کو بلاکر قتل کیا تب
تمام شہر ابوعبداللہ کے واسطے خالص ہوگئے۔

ذکر متصل ہونے مہدی ابوعبداللہ کا ابوعبداللہ شیعی کے ساتھ

دعوت کرنیوالے مغرب میں محمد والد مہدی کی طرف سے لوگوں کو دعوت کرتے تھے اور محمد سلیمہ میں تھا جب محمد نے انتقال کیا تو اپنا وصی اپنے بیٹے عبیداللہ مہدی کو کیا اور دعوت کرنے والوں کے حال سے اوسے مطلع کیا ظہور اوسکا زمان مکتفی میں ہوا جب مکتفی نے طلب کیا تو عبداللہ اور اوسکا بیٹا ابوالقسم محمد جو بعد مہدی کے حاکم ہو کر قایم لقب ہوا بھاگ کر متوجہ مغرب کے ہوئے عبیداللہ مہدی مصر میں لباس تجار میں آیا عامل مصر کا اوسوقت میں عیسی نوشری تھا خلیفہ نے اوسکو تلاش عبیداللہ مہدی کے واسطے لکھا تھا مہدی بھاگنے میں کوشش کر کے طرابلس غرب میں آیا زیادۃ اللہ اوسکا متوقع تھا اور سب عاملوں کو اوسکے گرفتار کرنے کو لکھا تھا جب مہدی طرابلس میں بھی نہ رہ سکا سجلماسہ میں آنکر وہاں ٹھہرا۔ حاکم سجلماسہ کا نام یسع بن مدرار تھا۔ مہدی نے وہاں اظہار کیا کہ میں مرد تاجر ہوں اس شہر میں تجارت کے واسطے آیا ہوں اتنے میں خط زیادت اللہ کا یسع کے پاس آیا اوسمیں لکھا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جسکی طرف ابوعبداللہ شیعی دعوت کرتا تھا یہ سنکر یسع نے عبیداللہ مہدی کو گرفتار کیا اور قید کیا اوسکو سجلماسہ میں جبکہ زیادت اللہ کا اپنے چچا احول کو قتل کرنا اور بھاگنا زیادت اللہ کا اور غالب ہونا ابوعبید اللہ شیعی کا افریقیہ پر جیسے ہمنے اوپر لکھا ہے وقوع میں آیا تو عبداللہ شیعی ماہ رمضان ۲۹۶ھ ہجری میں زقادہ سے سجلماسہ میں گیا اور خلیفہ اپنا بھائی ابوالعباس اور ابازاکی کو افریقیہ پر حاکم کیا جب سجلماسہ کے قریب آیا تو وہاں کا حاکم یسع نکلکر لڑا جب اُسنے اپنا ضعف دیکھا تو رات کو بھاگا۔ ابو عبداللہ شیعی نے سجلماسہ میں داخل ہو کر مہدی اور اوسکے بیٹے کو قید خانہ سے نکالا۔ اون دونوں کو سوار کروا کر پیچھا اور سب سردار قبایل اونکے آگے جاتے تھے اور عبیداللہ مہدی کی طرف اشارہ کر کے لوگوں سے کہتا تھا کہ مولا تمہارا یہ ہے۔ مہدی شدت خوشی سے روتا تھا یہانتک کہ خیمہ میں جو اونکے واسطے برپا کیا تھا گیا۔ وہاں قرار پا کر یسع حاکم سجلماسہ کے طلب کا حکم دیا جب اوسکو سامنے لائے تو قتل کیا مہدی سجلماسہ میں چالیس روز رہا وہاں سے افریقیہ کو گیا۔ زقادہ ربیع الآخر ۲۹۷ھ ہجری میں پہنچا۔ وہاں دفتروں کو ترتیب دیا اور مال کو جمع کیا

میں قتل کیا۔ اوسکو وہاں قتل کرکے ایک اور شخص کو سرداروں میں سے بلاکر کہا کہ تجھے سردار بلاتا ہے جب وہ داخل حمام ہوا تو اوسے بھی قتل کیا اسی طرح چار آدمی مارے پھر جب اس حال سے لوگ واقف ہوئے تو اوسپر بلواکر قتل کیا۔ ابوسعید خیابی نے اپنے بیٹے سعید اکبر کو اپنا ولی عہد کیا تھا وہی بعد اوسکے حاکم ہوا لیکن وہ بندوبست اچھا نہ کرسکا اس سبب سے اوسکا چھوٹا بھائی ابوطاہر سلیمان اوسپر غالب ہوا۔ یہ شخص فربہ شجاع حاکم مستقل تھا جب ابوسعید مارا گیا تو وہ ہجر اور احسا اور قطیف اور تمام بلاد بحرین پر حاکم ہوا۔

ذکر باقی حوادث کا

اس برس میں سید مہدی نے مصر اپنے بیٹے ابی القسم محمد کے دیار مصر پر لشکر کشی کرکے اسکندریہ اور فیوم پر غالب ہوا۔ یہ حال دیکھ کر مقتدر نے مونس غلام کو موصل لشکر کے بھیجا اوسنے اونکو دیار مصر سے نکالدیا اور پھر مغرب میں چلے آئے۔ اسی برس میں قاضی ابوعبداللہ محمد بن احمد مقدسی شافعی نے انتقال کیا۔ اسی برس میں محمد بن یحیی بن مندہ حافظ مشہور مصنف تاریخ اصفہان کا فوت ہوا۔ یہ بھی ثقہ حافظوں میں سے تھا اور اوس خاندان میں سے تھا جسمیں سے جماعت علما نکلی

شروع ہوا سنہ ۳۰۲ ہجری۔ اس برس میں مقتدر نے حسین بن علی بن عبداللہ مشہور ابن حصاص جوہری کو پکڑکر اوس سے چالیس ہزار دینار کا اسباب لیا۔ اس برس میں سید مہدی نے لشکر ساتھ جباشہ مقدم کے دریا کے رستہ سے بھیجکر اسکندریہ پر غالب ہوا اور مقتدر نے ساتھ مونس خادم کے لشکر بھیجا ان دونوں میں مابین مصر اور اسکندریہ کے چار لڑائیاں ہوئیں اور مغاربہ شکست پاکر اپنے ملک کیطرف پھر آئے اور طرفین سے بہت لوگ مارے گئے اسی برس میں تمام ہوئی تاریخ ابوجعفر طبری کے اسی برس میں اور بعضوں نے لکھا ہے اس سے پہلے میں علی بن احمد بن منصور شاعر جو مسامی مشہور تھا فوت ہوا یہ زبردست شعرا میں سے ہے اور ہجو بہت کرتا ہے یہانتک کہ اپنے باپ بھائی اور گھر والوں کے بھی ہجو کی ہے اور قسم بن عبیداللہ معتضد کے وزیر کے حق میں کہا تھا اور اسی کے شعر ہیں متوکل کے حق میں جب اوسنے قبر حسین بن علی رضہ کو ڈھایا اور آدمیوں کو زیارت سے منع کیا جنکا مضمون یہ ہے قسم خدا کی اگر بنی امیہ نے قتل کیا تھا فواسے نبی اپنے کو مظلوم پس تحقیق تیرے باپ کی

اولاد نے بھی یہ ویسا ہی کیا کہ اوسکی قبر کو اوکھاڑا افسوس اوپر اگرچہ یہ شریک اوسکے قتل میں نہ تھے لیکن متابعت بنی امیہ کی کی جو کہ اون حضرت کی ہڈیاں بوسیدہ ہوئیں۔

اب شروع ہوا سنہ ۳۰۳ ہجری

ذکر بناء مہدیہ کا

اس برس میں مہدی نے موضع مہدیہ کو جو ایک جزیرہ ہے دریا کے کنارے اور جنگل ایسا ملا ہے جیسا ہاتھ پہونچے ہی پسند کر کے بنانا شروع کیا اوسکی فصیل مضبوط اور دروازے ایسے بڑے بنوائے کہ ہر پٹ سو قنطار کا تھا اوسکا بنانا قنطار مثل قرطاس چالیس اوقیہ زر یا ہزار اوقیہ کا ہے یا دو صد دینار کا یا ہزار دو صد اوقیہ کا یا ستر ہزار یا اسی ہزار درہم یا سو طل زر سے یا چاندی سے یا ہزار دینار یا ایک چرسا بیل کا پر زر سے یا سیم سے بنانا ہفتہ کے روز شروع ہوا اس برس کی پانچویں ذیقعدہ کو جب یہ بن چکا تو مہدی نے کہا اب میں امن میں ہوا بحافظت سادات سے اس برس میں روم نے ثغور جزیرہ پر جا کر لوٹا اور بہت سی پکڑی اس برس میں ابوعبدالرحمن احمد بن علی بن شعیب نسائی مصنف کتاب سنن کا مکہ میں فوت ہوا اور درمیان صفا و مروہ کے دفن ہوا یہ امام حافظ محدث نہایہ نیشاپور میں گیا پھر عراق میں آیا۔ پھر شام و مصر میں گیا وہاں سے دمشق میں آیا وہاں اوسکی آزمایش معاویہ کے مقدمہ میں کی اور اوسے چاہا کہ فضایل معاویہ میں کوئی حدیث روایت کرے وہ اس سے باز رہا اور کہا کہ معاویہ سردار ہو کر راضی نہ ہوا کہ اب فضیلت چاہی کہتے ہیں کہ اس سے بڑا سلوک کر کے مکہ میں بھیجا وہاں فوت ہوا۔ اس برس میں ابوعلی محمد بن عبدالوہاب جبائی معتزلی نے انتقال کیا۔

شروع ہوا سنہ ۳۰۴ ہجری۔ اس برس میں سید ناصر حاکم طبرستان کا جان بحق تسلیم ہوا۔ عمر اوسکی اناسی برس کی تھی اوسکو اطروش کہتے تھے نام اوسکا حسن بن علی بن حسن بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب تھا یہ مالک طبرستان کا سنہ ۳۰۱ میں ہوا اس برس یوسف بن حسین بن علی رازی صاحب ذوالنون مصری کا فوت ہوا وہ صاحب قبضہ غار کا تھا ساتھ اوسکے۔

رہی کہ کوئی امر تمام نہ ہوا آخر کو خلع کیا بعد اوسکے اوسکا بھتیجا یحیٰی بن ادریس حاکم ہوا۔ یہ یحیٰی اخیر بادشاہ سادات ادریسیہ کا تہا فارس میں سلطنت سادات کی ۳۱۷ھ ہجری میں قطع ہوئی اسطرح کہ فضالہ بن حیوس انپر غالب آیا پہر ادارسہ میں سے حسن بن محمد بن قاسم بن ادریس نے ظاہر ہوکر ارادہ پھر لینے سلطنت کا کیا لیکن از بسکہ انکا ادبار اور دولت مہدی عبد اللہ کا اقبال تہا دو برس تک بادشاہ رہا مگر کچھہ کام بن نہ پڑا یہانتک کہ اونکی بادشاہت تمام بلاد مغرب سے جاتی رہی اور سردار ادارسہ اور اوسکی اولاد سب مقید ہوکر مہدی مذکور پاس گئے مگر جو کوئی پہاڑ میں چھپ رہا تہا وہ بچ رہا یہانتک کہ بعد ۳۴۰ھ کے ادریس اولاد محمد بن قاسم بن ادریس سے پیدا ہوا تب امامت پہر اس گہر میں آئی۔ پہر عبد الملک بن منصور بن ابی عامر بر عدوہ پر غالب ہوکر ان شہروں میں خطبہ بنو امیہ کا پڑھا جب عبد الملک اندلس کی طرف گیا تو اوسکی حکومت بر عدوہ میں بگڑ گئی اور فارس پر بنو ابی العافیہ زناتیوں پر غالب ہوئی یہانتک کہ یوسف بن تاشفین امیر مسلمانوں کا ہوکر حاکم ان شہروں پر ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۰۸ھ اور ۳۰۹ھ ہجری

ذکر قتل حسین بن منصور حلاج کا

حسین بن حلاج صوفی اپنا زہد اور تصوف ظاہر کرتا تھا اور اپنی کرامات لوگوں کو دکہاتا اسطرح کہ میوے جاڑے کی گرمی میں اور گرمی کے جاڑے میں نکالتا اور ہاتھہ ہوا میں لمبا کرکے لوگوں پر درہم سکہ دکہاتا جنپر لکہا ہوتا قل ہو اللہ اور اونکو درہم قدرتی کہتا اور لوگوں کو بتاتا کہ تمنے یہ کہایا اور یہ کیا اپنے گہر میں اور بتا دیتا تھا جو دل میں ہو اس امر سے بہت لوگ اوسپر فریفتہ ہوئے اور اعتقاد کرتے تھے کہ اوسمیں حلول کیا ہے اور ایسے لوگ اسکے مقدمہ میں مختلف جیسے حضرت عیسیٰ کے باب میں مختلف ہیں بعضے کہتے ہیں کہ اسمیں جبرائیل گہسا ہے بعضے کہتے ہیں یہ ولی ہے اور یہ جو ظاہر ہے یہ اسکی کرامات ہے بعضے کہتے ہیں کہ یہ بازیگر نجومی جادوگر جہوٹا ہے یہ شخص خراسان سے عراق میں اور پہر مکہ میں گیا وہاں ایسی جائے رہا کہ چہت نہ تہی ہمیشہ روزہ رکہتا اور پانی سے افطار کرکے تین نوالے روٹی کے کہاتا اور سوائے

اسکے کچھ اور نہ کہا تا۔ پھر حسین بغداد میں آیا۔ تب حامد وزیر نے مقتدر سے عرض کی کہ حلاج کو مجھے دے اوسنے حکم کیا کہ لے لے حامد اوسکو اپنی مجلس میں بلاتا اور باتیں کرواتا لیکن کوئی امر خلاف شرع اوس سے نہ پاتا تاکہ اوسے قتل کرے اور اسی واسطے وہ کوشش کرتا تھا حامد پاس اوسکو ایک مدت گذری جسکا بیان موجب طول ہے آخر کار وزیر نے اوس پاس ایک کتاب دیکھی اوسمیں لکھا تھا کہ انسان اگر ارادہ حج کا کرے لیکن قدرت نہ رکھتا ہو تو اپنے گھر میں سے ایک گھر جدا کرے جو نجاست سے پاک ہوا وسمیں کسی کو جانے نہ دے۔ جب حج کے دن آویں تو اوسکے گرد پھرے اور جو کچھ حاجی مکہ میں کرتے ہیں وہاں کرے پھر تیس یتیم کو جمع کرکے اچھا کھانا موافق مقدور کے پکا کر اوس گھر میں اونہیں کھلاوے اور اون کو پوشاک دے اور ہر یتیم کو سات درہم دے جب ایسا کرے تو اوس شخص کی مانند ہوگا جسنے حج کیا تب وزیر نے اس کتاب کے پڑھنے کا ابو عمر کے آگے حکم دیا۔ تب قاضی نے اوس سے پوچھا یہ تو کہاں سے لایا اوسنے کہا کتاب اخلاص سے جو حسن بصری کی تصنیف ہے قاضی نے کہا اے مباح الدم تو جھوٹا ہے میں نے اوس کتاب کو مکہ میں سنا ہے لیکن یہ اوسمیں نہیں اوسوقت وزیر نے قاضی ابو عمر سے چاہا کہ اپنے خط میں یہ جو کہا تھا یعنی مباح الدم ہونا اوسکا لکھے لیکن قاضی نے اوسکو دفع کیا پھر وزیر نے اوسکا قتل لازم جانکر مباح الدم ہونا حلاج کا لکھا پھر جتنے کہ حاضر تھے سب نے لکھا جب صلاح نے یہ سنا تو کہا میرا خون تمہیں حلال نہیں کیونکہ میرا دین اسلام ہے اور مذہب میرا سنت ہے اور میری اس میں کتابیں موجود ہیں اور وزیر نے لکھکر خلیفہ سے اوسکے قتل کا حکم چاہا اور فتویٰ اوس پاس بھیجا تب مقتدر نے اوسکے قتل کا حکم دیا وزیر نے پہلے اوس سے ہزار کوڑے لگوائے پھر ہاتھ کٹوائے پھر پاؤں کٹوائے پھر قتل کیا۔ اور اوسکی لاش کو آگ سے جلایا۔ اور سر کو بغداد پر نصب کیا۔ اسی برس میں ابو العباس احمد بن محمد بن سہل بن عطار صوفی بڑے مشایخوں اور علما سے ہے فوت ہوا اور ابراہیم بن ہرون طبیب حرانی فوت ہوا۔

شروع ہوا سنہ ۳۱۰ ہجری

۔ اس برس میں ابو جعفر محمد بن طبری بغداد میں رہنے والا ملک بتا ہوا۔ پیدائش اوسکی سنہ ۲۲۴ ہجری میں نواح طبرستان میں ہوئی۔

حافظ قرآن جاننے والا قرأتوں کا عالم اور تابعین تبع تابعین کے اقوال سے تہا مقلد کسی کا نہ ہوا اور فقیہہ عالم صحابہ کے قول زمانہ سے آخر سنہ ۳۱۰ ہجری تک رہی معافی کا اور مجتہدوں میں سے تہا مقلد کسی کا نہ ہوا اور فقیہہ عالم صحابہ کے قول سے اور تابعین تبع تابعین کے اقوال سے تہا اوسکی تاریخ مشہور ہے جو اول زمانہ سے آخر سنہ ۳۱۰ ہجری تک رہی اور ایک کتاب اوسکی تفسیر میں ہے کہ کسی نے ویسی نہیں لکہی اور اصول فقہ اور فروع میں بہت کتابیں ہیں۔ جب یہ فوت ہوا تو تعصب کیا اوسپر عامہ نے اور متہم کیا اوسکو ساتہہ رفض کے باعث اسکا سوائے اسکے نہ تہا کہ اوسنے ایک کتاب میں اختلاف فقہا کا لکہا تہا مگر اوس میں احمد بن حنبل کا نہ ذکر کیا۔ جب اوس سے اوسکا سبب پوچہا تو اوسنے کہا کہ احمد بن حنبل فقیہہ نہ تہا وہ البتہ محدث تہا یہ کلمہ حنبلیوں کو سخت معلوم ہوا۔ یہانتک کہ کثرت بغداد کو خیال نہ کر کر اوسکو جیسا چاہا برا کہنے لگے۔ اسی برس کی ذالحجہ میں ابوبکر بن محمد بن سری ابن سہل نحوی نے جو مشہور ابن سراج تہا انتقال کیا۔ یہ بہی مشہور راماموں میں سے تہا اسنے ابوالعباس مبرد سے علم پڑہا اور اوس سے ایک گروہ نے کہ جس میں سے ابوسعید سیرانی اور علی بن عیسی رمانی اور لوگ تہے علم نحو حاصل کیا جوہری اوسے صحاح میں کئی جائے نقل کرتا ہے تصنیفات اسکی کتنی ہی مشہور ہیں یہ شخص باوجود ان فضائل کے رار کو عین پڑہتا ایک روز اوسنے اپنے کلام کو رار سے پر کیا لوگوں نے اوسکو عین سے لکہا اوسنے کہا عین سے نہیں بلکہ غین سے اسیطرح مکرر سہ کر رکہتا۔ سراج نسبت عمل سروج کی طرف ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ اسکی وفات سنہ ۳۱۵ ہجری میں ہوئی

پہر شروع ہوا سنہ ۳۱۱ ہجری اس برس میں قرامطہ رات کو بصرہ میں آئے اور سردار اونکا ابوطاہر سلیمان بن ابی سعید جنابی تہا اور دیواروں پر سے شہر میں آنکر اوسکے عامل کو قتل کیا اور سترہ دن تک وہاں رہکر قتل اور لوٹ رہی اس برس میں ابومحمد احمد بن محمد بن محمد بن حسین جیری کہ صوفیہ کے مشہور مشایخوں میں سے ہے فوت ہوا اور ابراہیم بن سری زجاج نحوی مصنف کتاب معانی قرآن کا فوت ہوا اور اسی سال میں محمد بن ذکریا رازی طبیب مشہور فوت ہوا۔ یہ شخص جوانی میں عود بجاتا تہا جب ڈاڑہی نکالی تو کہا کہ بجانا داڑہی موچہوں والی سے اچہا نہیں معلوم ہوتا یہ کہکر اوسکو ترک کیا اور متوجہ مطالعہ

کتب طب اور فلسفہ کا ہوا عمر اسکی چالیس برس سے زیادہ ہوئی جن علوم کا کہ اوسنے شوق کیا اوس میں کمال کو پہونچا علم طب اور فلسفہ میں اپنے وقت کا امام تہا اسنے طب میں کتابیں لکھیں جنمیں سے حاوی تیس جلد کی ہے اور منصوری جو مختصر بہت فایدہ مند ہے یہ کتاب واسطے بادشاہ ماوراالنہر کے اسنے تصنیف کی تہی۔

پھر شروع ہوا ۳۱۲ سنہ ہجری ۔اس برس میں ابوطاہر نے حاجیان قرمطی کو گرفتار کرکے اونسے مال کثیر لیا اور اکثر کو بہوکہا پیاسا مارا۔ اس برس میں مقتدر نے اپنے وزیر ابوالحسن بن فرات کو گرفتار کیا لوگوں نے عتاب سلطانی دیکہہ کر اوسکے قتل میں سعی کی تب اوسنے حکم اوسکے قتل کا دیکر اوسے اور اوسکے بیٹے محسن کو قتل کیا عمر بن فرات کی اوسوقت اکہتر برس کی تہی اور بیٹا اوسکا تیئس برس کا۔ مقتدر نے بعد اوسکے ابوالقاسم خاقانی کو وزیر بنایا۔ اس برس میں ابوطاہر قرمطی نے کوفہ میں جاکر بزور تلوار اوسمیں اپنا دخل کیا اور رعایا کو قتل کرکے اسباب بہت لیکر چھ روز وہاں رہ کر جس روز دن کو وہاں آیا تہا اوسی روز رات کو وہاں سے اپنے لشکر میں آیا اور اسباب اور مال میں سے جو کچہہ کہ اس سے ہوسکا وہاں سے لاد لایا۔

پھر شروع ہوا ۳۱۳ سنہ ہجری ۔اس برس میں عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز لغوی راہی ملک بقا ہوا اسکی عمر ایکسو سات برس کی تہی اسی برس میں علی بن محمد بن بشار زاہد فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۱۴ سنہ ہجری ۔اس برس میں مقتدر نے یوسف بن ابی الساج کو نواحی مشرق دیگر حکم کیا کہ واسطہ میں جاکر قرامطہ سے لڑ یوسف مذکور آذربیجان میں تہا وہاں سے واسطے لڑائی قرامطہ کے واسطہ میں گیا اس برس میں نصر بن احمد سامانی ری پر حاکم ہوا اور بیمار ہوکر وہاں سے چلا گیا۔

پھر شروع ہوا ۳۱۵ سنہ ہجری

ذکر اخبار قرامطہ اور قتل ابی ساج کا

اِس برس میں قرامطہ جب کوفہ میں پہنچے تو یوسف بن ابی الساج واسطہ سے معہ چالیس ہزار لشکر کے وہاں پہنچا قرامطہ اسوقت ایک ہزار پانسو آدمی تھے جس میں سے سات سو سوار اور آٹھ سو پیادے تھے ابوساج نے اونکی جمعیت قلیل دیکھکر کمال حقارت سے کہا کہ فتحنامہ خلیفہ کو لکھکر بھیجو یہ سب میری دست قدرت میں ہیں جب باہم لڑائی ہوئی تو قرامطہ نے لڑائی اوٹھائی اور لشکر خلیفہ کو شکست ہوئی یوسف بن ابوساج سردار لشکر کا اسیر ہوکر ابوطاہر قرمطی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ ابوطاہر اونکا بہت اسباب لوٹ کر حاکم کوفہ کا ہوا مقتدر نے یہ حال سُنکر مونس خادم کو معہ بہت لشکر کے قرامطہ پر بھیجا لیکن بہت آدمی تو وہاں پہنچنے سے پہلے بھاگ گئے اور باقیماندہ نے لڑکر شکست پائی۔ اِس معاملہ سے بغداد والے ایسے قرامطہ سے ڈرے کہ بھاگڑ ہوگئی۔ قرامطہ اکثر بھاگے ہوئے شہروں کو لوٹ کر بہت مال لیکر ہجر میں پھر آئے اِس برس میں عبدالرحمن ناصر بن محمد اموی حاکم اندلس نے باشندگان طلبطلہ پر بعد ایک مدت کے محاصرہ کی فتحیاب ہوکر اوسکی بہت عمارتوں کو ڈہایا۔

پھر شروع ہوا ۳۱۶ھ ہجری اِس برس میں قرامطہ نے رحبہ میں جاکر بندے پکڑ اور لوٹ مچاکر پھر رقہ میں آئے وہاں بھی لوٹ کر اور بندے پکڑ کر سنجار میں داخل ہوئے وہاں کی رعایا نے اونکو اوتارا اور اون سے امان چاہی تب اونہوں نے امان دیکر حبال وغیرہ شہروں کو لوٹ کر ہجر میں پھر آئے اِس برس میں مقتدر نے علی بن عیسےٰ اپنے وزیر کو گرفتار کرکے عہدہ وزارت کا ابوعلی بن مقلہ کو دیا۔

ذکر ابتدائے حکومت مرداویج کا

۳۱۵ھ ہجری میں گورگان پر حاکم اسفار بن شیرویہ تہا جسکے سرداروں میں سے ایک بڑا سردار مرداویج بن زیار دیلم سے تھا مرداویج نے اکثر لشکر سے سازش کرکے مخفی بیعت لیکر اسفار سے لڑنے کو نکلا اسفار تاب لڑائی کی نہ لاکر بھاگا مرداویج نے لوگ اوسکی تلاش کو بھیجے جب وہ پکڑا آیا تو قتل کیا اِسی برس میں مرداویج مُلکوں کا مالک ہونے لگا۔ پہلے قزوین لیا پھر ری اور ہمدان و کنکور و دینور و یزدوجرد و قم و قاشان لئے ایک سونے کا تخت اسکے لئے بنایا تہا کہ اوسپر جلوس کرتا اور لشکر تمام صف بستہ دور کھڑے رہتے یہ کسی سے بات نہ کرتا

نگرانوں چوبداروں سے جنکو اسی واسطے مقرر کیا تہا پہر مالک طبرستان کا ہوا اس برس میں دمشق کو رومی لشکر سے گھیر لیا رعایا نے صلح چاہی اونہوں نے صلح کو اس شرط پر قبول کیا کہ منبر جامع مسجد کا اوکہیڑ کر اوسکی جائے صلیب بنا دیں رعایا نے بہی اسکو غنیمت جانکر منبر کی جائے صلیب بنایا پہر بدلیس میں گیا وہاں بہی ایسا ہی کیا۔ واضح ہو کہ دمشق خلیج قسطنطنیہ کے شرقی شہروں کی نایب کا نام اس برس میں یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم استغرائنی جسکے لئے مسند و مخترع صحیح مسلم پر ہے جان بحق تسلیم ہوا کینیت اوسکی ابوعوانہ حافظ تہی حدیث سننے کو یہ شہروں میں گیا مسلم بن حجاج صاحب و غیرہ ائمہ سے حدیث کو اوسنے سنا۔

پہر شروع ہوا ۳۱۷ھ ہجری

ذکر خلع مقتدر کا

اس برس میں برخواست کیا مقتدر باللہ کو خلافت سے اسواسطے کہ لشکر اور سردار بسبب شرکت عورتوں اور غلاموں کے امور سلطنت میں اور برباد کرنے مال اور اسباب کے اوس سے بدمزہ ہو رہے تھے اور مونس خادم کی بدمزگی باعث قوی ہوا کہ سب لشکر مونس کے مونس ہو کر خلیفہ کے گہر پر چڑھ گئے مقتدر کو معہ اوسکی ما اور خالہ اور اولاد اور خاص لوگوں کے گہر سے نکال کر مونس کے گہر میں اونکو مقید کیا اور چاہا کہ مقتدر کے خلع پر گواہ ہوویں جب قاضی ابوعمر نے گواہی دی کہ اوسنے اپنے نفس کو خلع کیا تب اوسکے بہائی محمد بن معتضد سے بیعت کر کے اوسکا لقب قاہر باللہ رکہا اور ایک قبر کی مٹی میں سے جسے مقتدر کی ماں نے بنایا تہا سات لاکہہ دینار نکالے۔

ذکر پہر خلیفہ ہونے مقتدر کا

سترہویں محرم اتوار کے دن کہ مقتدر کی خلع سے تیسرا دن تہا سب لوگ محل بادشاہی میں حاضر ہوئے کہ وہ جائے فراخ پر ہو گئے کیونکہ وہ جلوس اور آرائش کا تہا لیکن مونس نہ آیا اور سپاہی لوگ سب مسلح آئے اور حق بیعت کا مانگتے تھے جب غل اور شور بلند ہوا تب قاہر نے یارو ک کو اونکے دلجمی کے لئے بہیجا جب اوسنے اونکے ہاتھوں میں ننگی تلواریں دیکہیں تو خوف کہا کر

پہرا سپاہیوں نے اوسکے پیچھے آن کر محل میں اوسکو قتل کیا اور یا مقتدر یا منصور کہہ کر رونے لگے جب یہ سب جمع ہو کر پہرا آئے تو وہ بھاگ کر چھپ رہا سب لوگ اوس سے جدا ہوئے کوئی شخص محل میں باقی نہ رہا پھر لوگوں نے مونس خادم کی گھر جا کر مقتدر کو وہاں سے نکالا پیادوں نے وہاں سے اوسے اپنی گردن پر سوار کرا کے محل میں داخل کیا مقتدر نے اپنے بھائی قاہر پاس امان کا پیغام بھیجکر اوسے بلایا اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ تیرا کچھ قصور نہیں اور اوسکی پیشانی چوم کر امن دیا اور اپنی پاس اوسکو قید کیا کہ وہ اوسکو آرام سے رکھے تب مقتدر اپنی حکومت پر مستقر ہوا اور فتنہ فرو ہوا واضح ہو کہ پہرنا خلافت مقتدر بہ سبب احسان مونس کے تہا اور خلع اوسنے واسطے موافقت لشکر کے کی تہی۔

ذکر اون چیزوں کا جو قرامطہ نے مکہ میں کیا اور حجر اسود کا لینا

اس برس میں ابوطاہر قرمطی تردیہ کے دن مکہ میں آیا اور حاجیوں کو کہ مکہ میں سلامت پہنچے تہے وہاں لوٹا اور مسجد حرام تک اونکو قتل کیا اور کعبہ شریف میں داخل ہو کر حجر اسود کو رکن سے اوکھیڑ کر ہجر میں لے گیا امیر مکہ ابن محلب اور اوسکے رفیقوں کو قتل کیا اور دروازہ وہاں کا اکھیڑ کر ایک شخص کو واسطے اوکھیڑنے پرنالہ کے چڑہایا وہ اوپر سے گر کر مر گیا جو بہت زخمی تہے اونکو چاہ زمزم میں ڈلوایا اور باقیوں کو مسجد حرام اور جہاں قتل ہوئے تھے دفن کیا اور لباس خانہ کعبہ کا لیکر اپنے رفیقوں پر تقسیم کیا اس برس میں بہ سبب تقدیر خدا تعالیٰ کے عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا حنابلہ وغیرہ میں فتنہ عظیم برپا ہوا کہ اوسمیں لشکر اور رعایا سب شریک تہے اور آپس میں لڑائی ہوئی کہ بہت لوگ مارے گئے حقیقت اوسکی یوں تہی کہ ابوبکر مروزی حنبلی اور اوسکے رفیقوں نے کہا کہ معنے اس قول خدا تعالیٰ کے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نبی صلعم کو اپنے ساتھ عرش پر بٹہا دیگا دوسرے گروہ نے کہا کہ وہ سوائے شفاعت کے اور کچھ نہیں بہ سبب اس اختلاف کے لڑنے لگے اس برس میں محمد بن جابر بن سنان حرانی بیدائش بتانی صاحب مشہور زیجی صاحب زیج صابی فوت ہوا۔ اسکی رصدیں یقینی ہیں رصد اسے شروع کی سنہ ۲۶۲ ہجری سے سنہ ۳۰۶ ہجری تک اور کواکب بالغہ کو اپنے زیج میں واسطے سنہ ۲۹۹ ہجری کے ثابت

کیا ہے اسکے نزدیک دو نسخے ہیں دوسرا اچھا ہے۔ واضح ہو کہ تبانی فتح تا کے موحدہ سے اور بعض نے کسرہ بھی پڑھا ہے منسوب تبان کی طرف جو ایک مکان ہے عمل حران میں اس برس میں نصر بن احمد بن نصر بصری مشہور خبرزی شاعر مشہور فوت ہوا یہ شخص ادیب پر گو خواندہ ایسا تھا کہ بچے بھی نہ کر سکتا تھا اوسکے اشعار بہت فائق ہیں۔

اب شروع ہوا سنہ ۳۱۸ ہجری۔ اس برس میں لڑنے والے لوگ بغداد سے نکالے گئے کیونکہ وہ جس روز سے مقتدر کو پھر خلیفہ کیا تھا بہت بر خود غلط ہوئے تھے قول و فعل میں اونہیں اور لشکر میں لڑائی ہوئی بہت آدمی مارے گئے آخر کار پیادہ یا متعلقان واسط کو بھاگے وہاں جا کر حاکم ہوں کہ مونس خادم نے اونکو قتل اور باقیماندہ کو پریشان کیا اسی برس میں اور لکھا ہے اس سے اگلے برس میں ابو بکر حسن بن علی بن احمد بن بشار شہور ابن علاف ضریر نہروانی فوت ہوا یہ سو برس کا تھا یہ ناظم آلی البرکا تھا یہ قصیدہ جو رھا یہ مشہور ہے اسکے بنانے میں اختلاف ہے بعضوں نے لکھا ہے کہ اسکی ایک بی بی کے ہمسایہ نے اوسکو مار ڈالا تھا اوسکا یہ مرثیہ لکھا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ یہ مرثیہ ابن معتز کا ہے کہ مقتدر کے خوف سے اوسکا ذکر نہ کر سکا تو بلی کو تعبیر کیا اور کہا ہے کہ علی بن عیسیٰ کی لونڈی ابو بکر بن علاف کے غلام کو چاہتی تھی جب علی بن عیسیٰ اس سے مطلع ہوا تو اون دونوں کو قتل کیا تب ابو بکر موالی غلام نے یہ قصیدہ لکھا اور اوسے کنایہ بلی پر کیا۔

شروع ہوا سنہ ۳۱۹ ہجری اس برس میں مقتدر نے لشکر اوسکے لڑائی مرداویج کے روانہ کیا وہ لشکر نواحی ہمدان میں جب ملے تو خلیفہ کا لشکر شکست پا کر بھاگا اور مرداویج تمام بلاد جبل پر حاکم ہوا اور لشکر نے نواحی حلوان تک لوٹا پھر مرداویج نے اصفہان پر لشکر بھیجکر اوسے لیا اسی برس کے ذالحجہ میں مونس اور مقتدر میں وحشت زیادہ ہوئی۔

شروع ہوا سنہ ۳۲۰ ہجری۔ اس برس میں مونس خادم مقتدر سے خفا ہو کر موصل میں گیا اور مقتدر اوسکے ملک اور مال اور اوسکے یاروں کے مال پر قابض ہوا اور بنی حمدان کے امیروں کو لکھا کہ مونس کو موصل میں گرفتار کرنا اور لڑنا وہاں کے امراء نے یہ خیال دیکھ کر اوس سے لڑائی کی لیکن مونس فتحمند ہو کر موصل پر حاکم ہوا اب جا کے لشکر

جمع ہوکر مونس پاس آئی مونس نے موصل میں نو مہینے اقامت کی۔

ذکر قتل مقتدر کا

جب مونس پاس لشکر سب طرف سے فراہم ہوئے تب بغداد کو چلا پہلے تکریت میں آیا پھر باب شماسیہ میں مقتدر نے اپنا ضعف لشکر کا پھر جانا خیال کرکے ارادہ واسطہ کا کیا لیکن جو لوگ آس پاس باقی رہے تھے وہ ملنے ہوئے اور مونس کی لڑائی پر مستعد ہوئے مقتدر نے یہ حال دیکھکر لاچار مونس سے لڑنے کو نکلا مقتدر پاس فقیہہ اور قاری تھے جنکے پاس قرآن پہلے ہوئے تھے وہ چادر اوڑھے خچر پر چڑھکر کھڑا ہوا رفیقوں نے اوسکو مشورہ آگے بڑھنے کا دیا جب وہ آگے بڑھا تو رفیق سب بھاگ گئے مقتدر یہ حال دیکھکر قوم مغاربہ سے جا ملا اور اونسے کہنے لگا افسوس تمپر میں خلیفہ ہوں اونہوں نے کہا ہم تجھے پہچانتے ہیں اے کمینے تو خلیفہ شیطان کا ہے یہ کہکر ایک شخص نے اوسکو ایک تلوار ماری کہ وہ زمین پر گرا تب اوسکو ذبح کیا۔ مقتدر کا بڑا بیٹا گراں ڈیل جب اوسکو قتل کرکے اوسکے سر کو لکڑی پر چڑھایا تو تکبیریں کہے جاتے تھے اور مقتدر کو لعنت کرتے تھے جو کچھ مقتدر پہنے تہا ازار تک لے لیا پھر وہیں گڑہا کھود کر اوسے دفن کیا اور سر اوسکا مونس پاس رشیدیہ میں لے گئے مونس کہ لڑائی میں حاضر نہ تہا جب مقتدر کو اس حال سے دیکھا تو آپکو ٹکی ماری اور رویا مقتدر نے زمانہ خلافت میں بادشاہت کو خراب کردیا تہا عورتیں اور غلام حکم کرتے تھے اور خرچ بہت ہوتے تھے۔ اسکی مدت سلطنت چوبیس برس گیارہ مہینے چھہ دن تہی۔

ذکر بادشاہت قاہر باللہ کا

یہ اونیسواں بادشاہ عباسیوں کا تہا مونس نے چاہا کہ ابو العباس مقتدر کا بیٹا بادشاہ ہو لیکن ابو یعقوب اسحق بن اسماعیل نوبختی نے کہا کہ یہ لڑکا ہے اور بادشاہ ایسا چاہیئے کہ اپنی اور ہماری تدبیر کرسکے یعقوب بن اسحق نے اوسکے بادشاہ کرنے میں گویا اپنی موت آپ ڈہونڈی کیونکہ قاہر نے اوسکو قتل کیا جیسے ذکر ہوگا۔ جب یہ مشورہ ہوا تو قاہر باللہ محمد بن معتضد کو بلا کر اٹہارہویں شوال کو سب نے بیعت کی قاہر نے مقتدر کی ماں کو بلا کر پوچہا کہ مال کہاں ہے اوس نے سب چیز کا جو اوس پاس زیور و پوشاک سے اقبال کیا تب اوسے خوب مارا۔ باوجود یکہ وہ بیمار

استقبار کہتے تھے پہرا وسکے پانوں باندہ کر لیگیا اوسنے قسم کہائی کہ میں سوائے اشیائے مذکورہ کے کچھہ نہیں رکھتے ابوعلی بن مقلہ کو اپنا وزیر بناکر موقوف کیا اور پہر بحال کیا اور چند عاملوں پر قابض ہوا اسی برس میں قاضی ابوعمر و محمد بن یوسف کہ فاضل تہا اور ابوالحسن بن صالح فقیہہ شافعی کہ عابد تہا اور ابونعیم عبدالملک فقیہہ جرجانی مشہور اشتر اشتر آبادی فوت ہوئے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۲۱ ہجری۔ اس برس میں شغب مقتدر کی ماں فوت ہوئی اور اپنی قبر میں جو رصافہ میں بنائی تہی دفن ہوئی اس برس میں مونس اور قاہر میں نزاع ہوئی منشار اوسکا یہ تہا کہ مونس نے بلیق چوبدار کو دار دغہ محل بادشاہی کا کیا تہا اوسنے قاہر پر ایسی تنگی کی کہ کسی عورت کو بے دریافت کئے کہ یہ کون ہے کوئی جانے نہ دیتا تہا قاہر نے پوشیدہ ایک گروہ کو بلیق حاجب اور مونس کے پکڑنے پر متفق کیا اور ظریف سکری جو بڑے سرداروں میں سے تہا وہ بہی اوس سے مل گیا۔

ذکر پکڑنے مونس خادم اور بلیق کا

اس برس میں پہلی شعبان کو قاہر باللہ نے بلیق چوبدار اور اوسکے بیٹے اور مونس کو گرفتار کر لیا کیونکہ یہ سب قاہر کے خلع اور احمد بن المکتفی کے بادشاہ کرنے پر متفق ہوئے تہے ابن مقلہ وزیر بہی اس میں شریک تہا قاہر نے ظریف سکری اور گروہ ساجیہ کو متفق کر کے ابن بلیق کے پکڑنے کا ارادہ کیا ساجیہ کو رستوں پر بٹہایا ابن بلیق اپنے گروہ کو لیکر خلیفہ پر بلوہ کا ارادہ کر کے وہاں آیا اور ظاہر یہ کیا کہ میں قرامطہ کے واسطے جمع کرتا ہوں۔ ہر چند اوسکا قصد خلیفہ کا گرفتار کرنا تہا لیکن اوسکو قاہر کے سامان کی خبر نہ تہی جب وہ محل میں داخل ہوا تو گرفتار ہو گیا جب اوسکے باپ بلیق کو یہ خبر پہونچی ہر چند کہ وہ بیمار گہر میں پڑا تہا سوار ہو کر محل پر آیا وہاں ہی گرفتار ہوا بعد اسکے قاہر نے مونس کو بلایا لیکن وہ نہ آیا تب قاہر نے قسم کہائی کہ تجہے امن ہے میں چاہتا ہوں کہ بلیق اور اوسکے بیٹے کا متفق ہونا خلع پر دریافت کروں اگر جہوٹ ہو تو اونہیں چہوڑ دوں جب اوسنے قسموں کا تار باندہا تو وہ آیا اوسے بہی گرفتار کیا اور ابوعلی بن مقلہ کو وزارت سے موقوف کر کے ابوجعفر بن قاسم عبیداللہ کو وزیر کیا پہر ابواحمد بن المکتفی کو بہت تلاش سے بلوا کر اوسپر دیوار بنوائی کہ وہ مر گیا۔

ذکر قتل مونس اور بلیق اور اوسکے بیٹے کا

جب قاہر نے تینوں اشخاص مذکورہ بالا کو گرفتار کیا تو مونس کے دوستوں نے کہ اکثر لشکر تھا غل اور شور مچایا اور چاہا کہ مونس کو چھڑاویں تب قاہر ابن بلیق کے پاس گیا اور اوسکو ذبح کرکے اوسکا سر طشت میں رکھا۔ تینوں قیدیوں کو جدا جدا قید کیا تھا۔ پھر وہ طشت معہ سر کے اوسکے باپ بلیق پاس بھیجا وہ بمجرد دیکھنے کے سر پٹیا رونا نکلا پھر اوسکو بھی قتل کرکے دونوں کا سر مونس پاس بھیجا۔ مونس نے جب دونو سر دیکھے کلمہ شہادت پڑھا اور اونکے قاتل کو لعنت کی پھر اوسکو بھی قتل کرکے تینوں سروں کو تشہیر کیا اور منادی یہ ندا دیتا تھا کہ جو امام سے خیانت کریگا اوسکی یہ جزا ہے پھر اون سروں کو جہاں اور سر تھے رکھوایا بموجب عادت کے پھر قاہر نے ابوجعفر وزیر کو موقوف کرکے حسینی کو وزارت دی پھر طریف سبکری کو جو بڑا سردار تھا اور اوسکے ساتھ مونس کے گرفتار کرنے میں شریک تھا گرفتار کرایا اگر یہ شریک نہ ہوتا تو اوسکو نہیں گرفتار کرسکتا۔

ذکر ابتدائے سلطنت بنی بویہ کا

بویہ ایک شخص متوسط الحال دیلم میں تھا کنیت اوسکی ابوشجاع تھی جب سلطنت بنی بویہ نے ترقی پکڑی تو لوگ لگے بویہ بن فناخسرو بن تمام بن کوہی بن شیرزیل اصغر بن شیرکند بن شیرزیل اکبر بن شیراز شاہ بن شیرفنہ بن بستان شاہ بن شیرفیروز بن شیرزیک بن سنتا بن بہرام چوبین الملک بن یزدجرد ملک اور باقی نسب انکا اردشیر بن بابک تک جنہوں نے بادشاہان فارس کا سرہ میں گندرا بویہ کے تین بیٹے تھے عماد الدولہ ابوالحسن علی اور رکن الدولہ حسن اور معز الدولہ ابوالحسین احمد یہ سب ماکان بن کالی دیلمی پاس رہتے تھے جب اسفار بن شیرویہ اور مرداویج دیلم کی اون شہروں پر جنکا ذکر ہوچکا قابض تو ماکان بن کالی دیلمی طبرستان کا حاکم ہوا۔ ابویہ کے یہ تینوں بیٹے اوسکے لشکر کے سردار تھے جب مرداویج ملک ماکان بن کالی کا جو طبرستان میں تھا حاکم ہوا تو ماکان طبرستان سے گیا اور دامغان پر حاکم ہوا پھر وہاں سے شکست پاکر نیشاپور میں بھاگ کر آیا تینوں بیٹے بویہ کے اوسکے ساتھ رہے کبھی جدا

نہ ہوئے جب اونہوں نے دیکھا کہ ماکان مرداویج کی لڑائی کی طاقت نہیں رکھتا اور عاجز ہے تب اونہوں نے کہا کہ ہمارے ساتھ ایک گروہ ہے اور بہت ننگ ہے مناسب یہ ہے کہ ہم تجھ سے جدا ہوں تاکہ خرچ تیرا کم ہووے۔ جب پھر تو بادشاہ ہوگا ہم چلے آویں گے اونسے کہا اچھا تب وہ تینوں اوس سے جدا ہوکر مرداویج پاس گئے یہ حال دیکھکر ایک گروہ سرداروں ماکان کا بھی اونکا تابع ہوا مرداویج نے بہت سلوک اوس سے کیا عماد الدولہ علی بن بویہ کو کرج کی حکومت دی عماد الدولہ نے کرج میں قوت پکڑی اور جمعیت اوسکی زیادہ ہوئی مرداویج نے اپنے چند سرداروں کو واسطے وصول زر کے کرج پر بھیجا جب وہ وہاں گئے عماد الدولہ اون سے بہت نیکی سے پیش آیا اور اونکو اپنے سے بلایا اون سبھوں نے اوسکی اطاعت قبول کی مرداویج یہ سنکر ابن بویہ پر بہت خفا ہوا ابن بویہ مذکور نے اصفہان کا قصد کرکے وہاں کے حاکم ابن یاقوت سے لڑائی کی اوسکو شکست ہوئی اور ابن بویہ اصفہان پر حاکم ہوا۔ اس لڑائی میں ابن بویہ کے ساتھ نو سو مرد تھے اور ابن یاقوت کے پاس دس ہزار۔ جب ابن بویہ نے نو سو سے دس ہزار کو شکست دی تو اوسکا رعب سب پر چھا گیا اور ہیبت اوسکی سب پر غالب ہوئی مرداویج نے ابن بویہ کے پاس پیغام صلح بھیجا لیکن اوسنے عذر کیا اور اوسکے پاس نہ آیا ابن بویہ نے اصفہان میں دو شہروں میں اقامت کی اور تمام مال اوسکا جمع کرکے ارجان کو کوچ کر گیا۔ ارجان میں ابن یاقوت کہ نام اوسکا ابوبکر تنہا بھاگ کر گیا تھا اوسکے آنے کی خبر سنکر بے لڑائی وہاں سے بھاگا ابن بویہ ارجان پر بھی ماہ ذوالحجہ سنہ ۳۲۰ ہجری میں حاکم ہوا پھر ابن بویہ تو بندجان پر ربیع الآخر سنہ ۳۲۱ میں حاکم ہوا۔ پھر عماد الدولہ نے اپنے بھائی رکن الدولہ کو کازرون وغیرہ فارس کی عملداری پر بھیجا اوس نے سب مال وہاں کا نکالا پھر اون سے وہ ہوا جو ہم انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کرینگے۔ اس برس میں ابوبکر محمد بن حسین بن درید لغوی شہباں میں فوت ہوا یہ سنہ ۲۲۳ میں پیدا ہوا نہایہ شاگرد ابی حاتم سجستانی اور ابی الفضل ریاشی وغیرہ کا نہایہ فاضل شاعر تھا۔ قصیدہ مقصورہ جو مشہور مقصورہ ابن درید ہے اسنے نظم کیا نحو اور لغت میں اسکی بہت کتابیں ہیں اونمیں سے کتاب جمہرہ ہے اور کتاب جنل بھی اوسی کی تصنیف ہے ابن درید شراب پینے اور اور عود سننے پر میلان رکھتا تھا ازہری کہتا ہے

ہیں ابن درید پاس گیا تو بینے اوسے نشہ میں پایا پھر ہیں اوسکے پاس نہ گیا۔ ابن شاہین کہتا ہے کہ ہم جب ابن درید پاس جاتے تو شراب کے مٹکے بندھا ہوا دیکھ کر اور شراب دیکھکر عمر اوسکی نوے برس سے زیادہ تھی۔ اس برس میں ابوہاشم بن علی جبائی متکلم معتزلی نے انتقال کیا پیدائش اوسکی ۲۷۷ھ ہجری میں تھی اپنے باپ سے اسنے علم حاصل کیا اور ایسی محنت کی کہ باپ سے بہتر ہوا اور ہاشم کہتا ہے کہ میرا باپ مجھ سے اٹھارہ برس بڑا تھا۔ ابن ہاشم اور ابن درید ایک ہی روز راہی ملک بقا کے ہوئے لوگ اوس روز کہتے تھے کہ آج علم کلام اور علم لغت مدفون ہوا۔ یہ دونوں بغداد میں مقبرہ خیزران میں دفن ہوئے اس برس محمد بن یوسف بن مطر فربری مرگیا اسکی پیدائش ۲۳۱ھ ہجری میں ہوئی یہ وہ شخص ہے جس سے صحیح بخاری سیکھی گئی اور دس دس بار بخاری سے اُسنے سنا تھا فربر فا اور دو واؤں بے نقطہ اور با موحدہ سے بخارا کی قریوں میں سے ایک قریہ ہے۔ ابن اثیر نے اپنی تاریخ کامل میں بھی لکھا ہے لیکن قاضی شمس الدین ابن خلکان نے لکھا ہے کہ فربر کنارۂ جیحون پر واقعہ ہے اس برس میں ابوجعفر بن محمد بن سلامہ ازدی طحاوی فقیہہ حنفی مصر میں فوت ہوا۔ ریاست اصحاب ابوحنیفہ کی اسپر مقرر ہوئی اور غلبہ پایا بہت کتابیں فایدہ مند اسنے تصنیف کیں از انجملہ احکام القرآن اور اختلاف العلماء اور معانی الآثار ہیں اور اوسکی ایک تاریخ بڑی ہے۔ پیدائش اسکی ۲۳۳ھ میں تھی۔

پھر شروع ہوا ۳۲۲ھ ہجری اس برس میں عماد الدولہ شیراز پر حاکم ہوا۔

ذکر خلع قاہر باللہ کا

اس برس کے جمادی الاولیٰ میں قاہر بہ سبب ظاہر کرنے عذر کے طریق بکری سے اور خلاف کرنے اوس قسم کے جو باب امان میں اوسکے قاتلوں کی کہائی تھی خلع کیا گیا۔ ابن مقلہ قاہر سے پوشیدہ سرداروں سے سازش رکھتا اور اونکو اوسکی خلع پر اغوا کرتا کبھی عجمی کی صورت بنتا اور کبھی مکی کا بہیس بدلتا اسنے منجموں کو سو دینار دیئے کہ سرداروں کو قاہر سے ڈراویں اور سیما سردار کی خواب کی تعبیر دینے والوں کو بھی ایسا ہی کہہ دیا تاکہ جب سیما اون کے

اونکے سامنے کوئی خواب بیان کرتے تو ایسی تعبیر دیں گے وہ قاہر سے خایف ہوا اون لوگوں نے ایسا ہی کیا سیماکہ سردار ساجیہ کا نہتا قاہر سے ڈر کر قاہر کو گرفتار کرنے پر متفق ہوا اور سب جمع ہو کر قاہر پر آئے قاہر نے اوس رات شراب خواری بہت کی تہی اوسوقت نشیمن پڑا نہتا جب اونہوں نے گھر کو گھیر لیا تو یہ ہرچند مست نہا لیکن بیدار ہوا اور بہ سبب بند ہونے دروازوں کے بہاگ کر حمام میں جاکر چھپا لوگ اوسے ڈہونڈہ کر گرفتار کر کے جہاں طریف سبکری نہا وہاں لائے اور طریف سبکری کو وہاں سے نکال کر قاہر کو اوسکی جائے قید کیا اور دونوں آنکہیں قاہر کی نکالیں اسکی بادشاہت کل ایک برس چھ مہینے آٹھ دن تہی۔

ذکر بادشاہت راضی باللہ کا

یہ بائیسواں بادشاہ عباسیوں کا نہا جب قاہر قید ہوا تو ابو العباس احمد بن مقتدر اور مانوں اوسکی دونوں قید تھے لوگوں نے اوسے نکال کر تخت پر بٹہایا اور بادشاہت اوسکو سپرد کی اوسکا نام راضی باللہ رکہا بیعت اوسکی خلافت پر بدہ کے دن چھٹی جمادی الاولی ۳۲۲ھ بجری میں ہوئی سیماسردار نے ابن مقلہ کے وزیر کو نیکو عرض کیا تب راضی باللہ نے اوسے وزیر کیا اور قاہر کے خلع پر چاہا کہ گواہ کریں لیکن وہ باز رہا گو کہ قید میں نہا اور اندہا نہا۔

ذکر سید مہدی حاکم افریقیہ کی مرنے اور اوسکے بیٹے قایم کے بادشاہ ہونے کا

اس برس کے ربیع الاول میں مہدی عبید اللہ سید بنی فاطمہ مہدیہ میں فوت ہوا اوسکے بیٹے قایم ابو القسم محمد نے اوسکا مرنا برس روز تک واسطے تدبیر کار کے چھپایا عمر اوسکی تریسٹھ ۶۳ برس کی ہوئی بادشاہت اوسکی چوبیس ۲۴ برس ایک مہینے بیس ۲۰ روز رہی۔ جب اوسکے بیٹے قایم نے اوسکا مرنا ظاہر کیا تو سب نے اوسکی بیعت کی اور حکومت اوپر متین ہوئی۔

ذکر ابن شلمغانی کے قتل کا اور بعضے عجایب اوسکے مذہب خبیث کا

اس برس میں محمد بن علی شلمغانی مقتول ہوا شلمغان ایک قریہ نواحی واسط میں ہے جسکی طرف یہ منسوب ہے اوسنے ایک مذہب نکالا نہا جسکا مدار خدا کے حلول کرنے پر نہا اور تناسخ

967
اس ۲
ا - ۳
ج - ۳

پر اور تشیع پر کہتے ہیں کہ حسین بن قاسم بن عبید اللہ جو وزیر مقتدر کا تہا وہ بہی مذہب میں اوسکا تابع ہوا اور ابوجعفر اور ابوعلی یہ دونوں بیٹے بسطام بن ابی عون کے اور احمد بن محمد بن عبدوس بہی اوسکے پیروؤں میں سے تہے پہلے محمد شلمغانی اور اوسکے یار اپنے مذہب کو چہپاتے تہے لیکن ماہ شوال سنہ ۳۲۲ ہجری میں ظاہر کیا تب ابن مقلہ وزیر نے اونکو گرفتار کیا شلمغانی نے اپنے مذہب سے انکار کیا اوسکے معتقد اوسے خدا جانتے تہے جب اوسے قید کرکے معاین عون اور ابن عبدوس کے راضی پاس لائے تو اوسنے دونوں سے کہا کہ شلمغانی کی گردن مارو دونوں نے انکار کیا جب اوسنے زبردستی کہا تو ابن عبدوس نے اپنا ہاتہہ اوسکی گردن پر مارا اور ابن ابی عون نے بہی ہاتہہ بڑہایا اوسکے مارنے کو لیکن اوسکا ہاتہہ کانپا اوسوقت اوسنے شلمغانی کی ڈاڑہی اور سر چہکر کہا اللہ میرے اور سردار میرے اور رازق میرے لوگوں نے یہ سنکر شلمغانی سے کہا کہ تو تو کہتا تہا کہ میں دعوی خدائی کا نہیں کرتا اوسنے کہا کہ مینے کبہی دعوی خدائی کا نہیں کیا اور ابن ابی عون کے کہنے سے مینے کیا اسوقت اون دونوں کو وہاں سے پہیر دیا اور شلمغانی کو کئی مرتبہ فقہا کے روبرو بلوایا آخر کو فقہا متفق ہوئے اوسکے خون کے حلال ہونے پر تب ابن شلمغانی اور ابن ابی عون کو اس برس کے ذیقعدہ میں سولی دیکر آگ میں جلایا اوسکا مذہب یہ تہا کہ خدا ہر شئے میں گہسا ہے جسقدر کہ وہ شئے اوٹہا سکے اور اللہ تعالی نے ضد کو واسطے دلیل ہونیکے مضدود پیدا کیا ہے پس آدم اور شیطان کہ دونوں آپس میں ضد ہیں اونمیں خدا گہسا ہے اور مذہب اوسکا یہ تہا کہ دلیل حق کی حق سے بہتر ہے اور یہ کہ ضد شئے کی مشابہ شئے قریب زیادہ ہوتی ہے اور یہ خدا نے بدن انسانی میں داخل ہوکر قدرت اور عجز ظاہر کیا جس سے دریافت ہوا کہ یہ خدا ہے اور یہ کہ خدا ہی نوح اور اونکے شیطان میں جمع ہوئے تھے بعد اوسکے جدا ہوئے پہر صالح اور اونکے شیطان میں جسنے ناقہ کے پاؤں کاٹے جمع ہوئے پہر جدا ہوئے پہر جمع ہوئے ابراہیم اور اونکے شیطان نمرود میں بعد اونکے پہر جدا ہوئے اسیطرح ہارون اور فرعون میں پہر سلیمان اور اونکے شیطان پہر عیسی اور اونکے شیطان میں پہر جدا ہوئے حواریوں میں پہر جمع ہوئے علی بن ابی طالب اور اونکے شیطانوں میں اور اونکا مذہب یہ تہا کہ جسکی طرف لوگ محتاج ہوں وہ خدا ہے اور اونکا مذہب ہے کہ موسی اور محمد صلعم کو خائن کہتے ہیں اسواسطے کہ ہارون اور علی نے موسی اور محمد کو بہیجا تہا اونہوں نے خیانت

کی اور یہ کہ علی نے کتنے برس اہل کیف کی حکومت ہے تین سو نہی موسیٰ کو چھوڑ دی تھی جب وہ مدت گذری تو یاد شاہت پھر آئی اور نماز روزہ کا ترک کرنا عبادت تہا اور سب عورتوں کو حلال سمجھتے تہے اور مباح جانتے تھے جماع کرنا عورتوں سے جو اوسکے صاحب رحم ہیں اور یہ کہ فاضل کو لازم ہے مفضول سے نکاح کرے تو رتو اوسمیں آوے اور یہ کہ جو اس سے باز رہیگا بشرطیکہ قابل تناسخ کا ہو وہ دور ثانی میں عورت بنے گا۔ شاہد مقالہ نصریہ میں۔

ذکر باقی حوادث کا

اس برس میں اسحاق بن اسماعیل نوبختی کو قاہر نے خلع سے پہلے قتل کیا۔ نوبختی مذکور نے مشورہ اوسکے خلیفہ کرنیکا دیا تہا اس برس میں دمشق نے ملاد اسلام میں جاکر بلطیہ کو ایک مدت محاصرہ کرکے بے لڑائی فتح کیا وہاں کے رہنے والوں کو نکال کر اونکی جائداد امن میں اونہیں بھیجا یہ واقعہ جمادی الآخر کی چاند رات کو ہوا۔ روم نے مسلمانوں سے اقبال بدکرنے شروع کئے اکثر شہر اونکے قبضہ میں آئے تھے اس برس میں ابونعیم فقیہہ جرجانی استرآبادی اور ابو علی محمد رومانی صوفی فوت ہوئے اس برس میں حسین بن عبداللہ نساج صوفی رہنے والا سامرا کا جو ابدال سے تہا اور محمد بن علی بن جعفر کتانی مشہور جو جنید کے یاروں میں سے تہا راہی ملک بقا ہوئے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۲۳ ہجری

ذکر قتل ہونے مرداویج بن زیار کا

اس برس میں مرداویج دیلمی حاکم بلاد جبل وغیرہ کا مقتول ہوا سبب اسکا یہ تہا کہ اس برس میں اوسکا دن پیدائش کا جب آیا تو حکم کیا کہ لکڑیاں اس کثرت سے جمع کرو کہ پہاڑ اور ٹیلے چھپ جاویں اور نکل کر دو ہزار پرند جانور جنگل اصفہان سے جمع کرکے اونکے پانوں پر رال لگائی تاکہ یہ سب روشن ہوں تو رات کی رات اور ایک دسترخوان بڑا جسپر ہزاری گھوڑے اور دو ہزار سر بیل کے اور بکریاں اور حلوے بہت ہوں بنوایا جب یہ بنا اور تیار ہوا اوسے دیکھکر اور حقیر سمجھکر اپنے ارکان دولت پر خفا ہوا یہ شخص اون ترکوں پر جو اوسکی خدمت میں رہتے تہے بہت غضب رکہتا تہا جبکہ وہ دسترخوان اور روشنی آگ کی ہو چکی اور صبح اصفہان

بیں جانیکا ارادہ کیا لشکر خدمت کیواسطے جمع ہوا از بسکہ گھوڑے خیمہ کے پاس کثرت سے تھے اونکی آوازیں بہت بلند ہوئیں ایسی کہ وہ سُنکر خفا ہوا پوچھا کہ یہ گھوڑے کس کے ہیں جوابے پاس ہیں لوگوں نے عرض کی کہ ترکوں کے۔ اوسنے حکم دیا کہ ان گھوڑوں کی زین ترکوں کی پشت پر باندھو اور اسے طرح شہر میں داخل ہوں بموجب حکم ایسا ہی کیا۔ مرداویج ایسا بدصورت تھا کہ دیلم اور ترک اوسکو بُرا جانتے تھے اس حرکت سے غصہ ترکوں کا زیادہ ہوا جب مرداویج نے اصفہان کی طرف کوچ کیا تو بہت غصہ میں تھا حکم دیا اپنے نگہبانوں کے افسر کو آج میرے ساتھ مت آؤ اور کسی اور کو بھی اپنے ساتھ آنیکا حکم نہ دیا۔ اور حمام میں داخل ہوا ترکوں نے فرصت غنیمت جانکر اوسپر ہجوم کرکر حمام میں قتل کیا۔ مرداویج نے زمان بادشاہت میں جبر اور فساد بہت کئے اپنے یاروں کے واسطے کرسیاں چاندی کی اور اپنا ایک تاج مرصع مثل تاج کسریٰ کے بنوایا جب یہ مارا گیا تو بعد اسکے اوسکا بھائی وشمگیر بن زیار حاکم ہوا۔

ذکر حنابلہ کے فتنوں کا

اس برس میں حنابلہ نے لوگوں پر شدت کی کہ سرداران اور رعایا پر خاک ڈالتے اور جب شراب پاتے گرا دیتے اور گانے والوں کو مارتے اور اونکے سازوں کو توڑتے اور خرید فروخت چلنے پھرنے میں اعتراض کرتے۔ صاحب شرطہ نے یہ حال دیکھکر اونکو منع کیا اور حکم کیا کہ تم میں سے کوئی امام نماز نہ پڑھائے جب تک بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہ کہے لیکن اونکو کچھ مفید نہ ہوا۔ پھر راضی نے فرمان متضمن منع اور زجر کا اعتقاد تشبیہ سے لکھا از انجملہ یہ تھا کہ تم لوگ کبھی گمان کرتے ہو کہ صورتیں تمہارے موافق کی جو بُری ہیں اوپر صورت رب العالمین کے ہیں اور ہیئت تمہاری اوسکی ہیئت پر ہے اور کہتے ہو تم اوسکے بال گھونگریالی ہیں اور آسمان پر چڑھتے اور دُنیا میں اوترنے کے تم قایل ہو اور عدد کی جس سے تمہارے میں قباحت آتی ہے میں قسم کھاتا ہوں بڑی قسم کہ اگر تم منہی نہ ہوگے تو میں تلوار تمہاری گردنوں پر اور آگ تمہارے گھروں اور محلوں میں لگاؤنگا

ذکر بادشاہت اخشید مصر کا

اس برس میں اخشید یعنی محمد بن طغج بن جف مصر پر راضی کی طرف سے حاکم ہوا۔ اخشید مذکور اس سے پہلے رملہ کا حاکم تھا۔ سنہ ۳۱۶ ہجری میں مقتدر کی طرف سے حاکم ہوا وہاں سنہ ۳۲۱ ہجری

بیس برس تک حاکم رہا جب نامہ مختار کا متضمن حاکم کرنے دمشق کا اوس پاس پہونچا تو وہاں گیا اور وہاں کا حاکم ہوا اوسوقت مصر کا متولی احمد بن کیلغ تہا۔ جب راضی بادشاہ ہوا تو اوسنے احمد بن کیلغ کو معزول کیا اور اخشید کو مصر کا حاکم کر کے اکثر بلاد شامیہ بہی اوسکے ساتھہ ضم کئے اخشید شام سے مصر میں جاکر یہ بدہ کے روز تیسویں رمضان ۳۲۳ ہجری کو حاکم مستقر ہوا

ذکر قتل ابی العلا ابن حمدان کا

ناصر الدولہ حسن بن عبد اللہ بن حمدان موصل اور دیار ربیعہ کا امیر ناصر الدولہ حسن بن عبد اللہ بن حمدان تہا اس میں سے پہلے موصل پر یا تو ناصر الدولہ مذکور ہوا نام اوسکا عبد اللہ اور کنیت ابو الہیجا تہی یکتفی نے اوسکو وہاں حاکم کیا تہا ابو الہیجا مذکور بغداد میں مارا گیا قاہر کی لڑائی میں جبکہ گرفتار کیا گیا تو اوسکا بیٹا ناصر الدولہ مذکور موصل میں نایب اوسکا تہا اسی طرح اس برس تک رہا بعد اسکے چچا ابو العلا ابن حمدان نے دمہ اس امر کا کیا کہ میں اپنے بہتیجے کے قبضہ سے خلیفہ کی کچہری میں جو مال ہے بہیجونگا یہ اقرار کر کے ابو العلا موصل میں گیا وہاں اوسکے بہتیجے ناصر الدولہ نے اوسکو قتل کیا۔ جب یہ خبر خلیفہ کو پہونچی لشکر معہ وزیر ابن مقلہ واسطے لڑائی ناصر الدولہ کے بہیجا جب یہ موصل میں پہنچا ناصر الدولہ بہاگا ہر چند ڈہونڈا لیکن اوسے نہ پایا ابن مقلہ موصل میں ایک مدت رہا جب پہر بغداد میں آیا تو ناصر الدولہ نے موصل میں پہر آنکر خلیفہ کو ایک خط متضمن اپنی صفائی اور ضامن ہونے اوس مال کا جو بہیجتا تہا لکہا خلیفہ نے اس شرط پر قبول کیا۔

ذکر فتح جنوہ وغیرہ کا

اس برس میں سید قایم حاکم مغرب لشکر کا افریقہ سے بحر کو لے گیا اور شہر جنوہ کو فتح کیا اہل سردانیہ سے لڑائی ہوکر سلامت پہر آئے اس برس میں عماد الدولہ بن بویہ اصفہان پر حاکم ہوا وہ اور رکن الدولہ دونوں آپس میں بلاد اصفہان اور ہمدان اور قم اور قاشان اور کرج اور ری اور کنکور اور قزوین وغیرہ پر لڑتے تہے اس برس میں لشکر نے شورش کر کے دار الوزارت میں نقب لگائی وزیر اور اوسکا بیٹا غربی جانب بہاگا پہر بعد راضی ہونے کے اونکو وہاں رکہا اس برس میں ابراہیم بن محمد بن عرفہ مشہور ابن نفطویہ نحوی واسطی نے انتقال کیا اسکی

تصنیفات بہت ہیں یہ اولاد مہلب بن ابی صفرہ تہا پیدائش اسکی ۲۴۴ھ ہجری میں ہوئی

پھر شروع ہوا ۳۲۴ھ ہجری - اس برس میں جحربیہ اور مظفر بن یاقوت نے وزیر بن مقلہ کو قید کیا جسوقت وہ موافق عادت کے دارالخلافہ میں آیا اور خلیفہ کو اوس سے آگاہ کیا اوسنے بہی بہت بینک جانا پہر علی بن عیسیٰ کی وزارت پر اتفاق کیا لیکن اوسنے نہ قبول کی تب اوسکے بہائی عبدالرحمن بن عیسیٰ کو وزیر کرکے اوسے گرفتار کر لیا اور ابوجعفر محمد بن قاسم کرخی کو حاکم کیا - اس برس میں موقوف کیا ابن رایق نے خراج دینا واسط اور بصرہ کا اور بریدی نے خراج اہواز اور وہاں کے عاملوں کا موقوف کیا اس امر سے بغداد میں مال کی تنگی ہوئی اور جعفر اوسکے بندوبست سے عاجز ہو کر معزول ہوا اسکی وزارت تین مہینے پندرہ دن رہی پہر سلیمان بن حسین کو وزیر کیا ہمیشہ اوسکی موقوفی کے ارادہ میں تہے خلیفہ نے محمد بن رایق کو واسط میں لکہا کہ آنکر امورات پر قایم ہو اور سرداری لشکر کی اوسکو دی اور حکم کیا کہ منبر پر خطبہ اوسکا پڑہا جاوے ابن رایق بغداد میں اس برس کے آخر ذالحجہ میں آیا ابن رایق نے ساجیہ کو گرفتار کیا تہا بغداد میں آنے سے پہلے جحربیہ یہ دیکہکر خوفناک ہوئی اور اوسکے بغداد میں داخل ہوتے ہی وزارت موقوف ہو گئی تمام امور کو رایق ملاحظہ کرتا عاملوں نے تغلب کرنا شروع کیا سوائے بغداد کے خلیفہ پاس کچہہ نہ رہا اسمیں بہی حکم ابن رایق کا تہا خلیفہ حکم نہ کر سکتا اور باقی اطراف کا یہ حال ہوا کہ بصرہ تو ابن رایق کے قبضہ میں اور خرستان بریدی پاس فارس عمادالدولہ بن بویہ کے ہاتہہ میں کرمان ابی علی محمد بن الیاس پاس ری اصفہان جبل رکن الدولہ بن بویہ کہ بدقدرت میں تہے اور یداور شمگیر بن زیاد مرداویج کا بہائی دونوں اوسپر لڑتے تہے دیار بکر اور مصر اور ربیعہ بنی حمدان کے حکم زیر ہوا مصر اور شام اخشید محمد بن طغج کے تحت حکومت مغرب اور افریقہ سید قاسم بن مہدی کے تصرف میں اندلس عبدالرحمن بن محمد ملقب بہ ناصر پاس خراسان ماوراالنہر زیر حکم نصر بن احمد سامانی کی طبرستان جرجان دیلم پاس بحرین یمامہ ابی طاہر قرمطی کی حکومت میں آئے اس برس میں محمد بن رایق نے فضل بن جعفر بن فرات کو جو خراج مصر اور شام پر تہا بلایا بغداد میں آتے ہی ابن رایق اور خلیفہ کی طرف سے وزیر ہوا - اس برس میں خلیفہ نے محمد بن طغج کو سند مصر اور وہاں کے عاملوں کی شام تک دیکر بن کیلغ کو

مصر سے معزول کیا اس برس میں حجظ بربکی جو اولاد یحیٰی بن خالد بن برمک سے تھا اور بڑا عالم علوم و فنون تھا فوت ہوا۔ اسی برس میں عبداللہ بن احمد بن محمد بن مقلس فقیہہ ظاہری صاحب تصانیف مشہورہ کا راہی ملک بقا کا ہوا اور عبداللہ بن محمد فقیہہ شافعی نیشاپوری بھی فوت ہوا پیدائش اوسکی ۲۲۸ھ ہجری میں واقع ہوئی یہ حلبیں ربیع اور مزنی اور بویطی کا تھا جو اصحاب شافعی کے تھے اور یہ امام تھا۔

پھر شروع ہوا ۳۲۵ھ ہجری۔ اس برس میں محمد بن رائق نے علی ابن بویہ کو حکم کیا کہ میرے ساتھ واسط میں واسطے لڑائی ابن برمدی کے چل وہ قبول کرکے وہاں گیا ابن رائق نے لشکر جرجرایہ میں سے بعضوں کو گرفتار کرلیا ابن برمدی نے خائف ہوکر جو کچھ یہ کہتے تھے قبول کرکے صلح کی پھر ابوعبداللہ برمدی عہد شکنی کرکے اپنے عہد و پیمان سے پھر گیا تب ابن رائق نے لشکر سوحکم اوسپر بھیجا دونوں میں لڑائی ہوئی۔ ابن برمدی عماد الدولہ بن بویہ کے پاس شکست کھاکر گیا اوسکو طمع عراق کی دیکر ہزیمت دینا خلیفہ کا اوسنے بہت آسان ظاہر کیا۔ اس برس میں عامل صقلیہ سالم بن راشد نے جو سید قائم کی طرف سے عامل تھا نافرمانی کی اور بدخصلت ہوکر ظلم کرنے لگا اسلئے رعیت جرجنت کی جو کہ ایک بلدہ جزیرہ صقلیہ کا ہے اوس سے پھر گئی اور اپنے حال کی اطلاع قائم کو لکھ بھیجی اوسنے لشکر آراستہ کرکے وہاں روانہ کیا اوس لشکر نے جرجنت کا محاصرہ کیا اوسوقت باشندگان جرجنت نے بادشاہ قسطنطنیہ سے مدد چاہی اوسنے اونکی کمک دی یہ حصار سنہ ۳۹ تک رہا کیونکہ اس سال میں بعض وہاں کے رہنے والے جہاں سینگ سمائے چلے گئے اور باقی جو رہے امان کے خواہاں ہوئے اونہوں نے بڑے بڑے امیروں کو اونمیں سے گرفتار کرکے ایک کشتی میں سوار کرکے افریقیہ کی طرف واسطے ملاحظہ سلطان قائم کے روانہ کئے جب وہ کشتی سمندر میں پہنچ گئی اوسوقت سپہ سالار لشکر سلطان قائم نے حکم دیا کہ انکو غرق کردو چنانچہ ایک سوراخ کشتی میں کردیا گیا فوراً وہ کشتی ڈوب گئی۔ اور اسی سال میں عبداللہ بن محمد المزار نحوی جسکی تصنیفات علم قرات اور قرآن میں مشہور ہیں فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۲۶ھ ہجری۔ اس سال میں معزالدولہ بسبب حکم

اپنے بھائی عماد الدولہ بن بویہ کی طرف اور اون شہروں کے جاکر مستولی ہوا سبب اسکا صرف انا سمی یہ ہے کہ طرف عماد الدولہ کے تھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔

بیان ہاتھ کاٹے جانے ابو علی بن مقلہ کا

پوشیدہ نہ رہے کہ ابو علی مقلہ کے ہاتھ کاٹے جانے کا یہ سبب تھا کہ اوسنے علی ابن رایق کے پکڑوانے میں اور اوسکی جائے سکے بجکم کو قایم کرنے میں سعی کی تھی۔ ابن رایق کو اس امر کی خبر ہو گئی اسلئے راضی نے واسطے اپنے رایق کے اوسکو قید کر لیا جب تک وہ قید میں رہا درمیان راضی اور ابن رایق خط و کتابت درباب ابن مقلہ کے رہی آخرش یہ ہوا اونہوں نے ابن مقلہ کو درمیان ماہ شوال کے قید خانہ سے نکالکر اوسکے ہاتھ کاٹے اور پھر علاج بھی اوسکا کیا گیا چنانچہ وہ اچھا ہو گیا اور پھر عہدہ وزارت پر بحال ہوا چونکہ اوسکے ہاتھ کٹ گئے تھے اسلئے اپنے کٹے ہوئے ٹنڈ پر قلم بندھوا لیتا اور احکام لکھا کرتا۔ لیکن بعد ایک عرصہ کے ابن رایق کو خبر ہوئی کہ وہ مجھکو اور راضی کو بد دعائیں دیا کرتا ہے حکم دیا کہ اوسکی زبان بھی کٹوائی جائے چنانچہ زبان بھی کاٹی گئی اور اول قید سے اور زیادہ بہ شدت اور بمشقت قید ہوا اور کوئی آدمی اوسکی خدمت کو بھی مقرر نہ ہوا اسطرح سے بہت تکلیف اوٹھاکر قید خانہ ہی میں درمیان ماہ شوال ۳۲۸ھ ہجری میں مر گیا بعد مر جانے کے اوسکا لاشہ بادشاہ کے گھر میں دفن کیا گیا بعد ازاں اوسکے رشتہ داروں نے اوسکا لاشہ مانگا وہاں سے اوکھیڑکر اونکے حوالہ کیا گیا۔ اونہوں نے اپنے گھر میں دفن کیا پھر اوسکی بیوی نے وہاں سے بھی اوکھڑوا کر اپنے گھر میں لیجا کر دفن کیا۔ یہ بات عجائبات سے ہے کہ یہ شخص تین دفعہ عہدہ وزارت پر ممتاز ہوا۔ اور تین ہی بادشاہوں کی وزارت میں تفصیل کی کہ اول سلطان مقتدر کا وزیر ہوا۔ پھر سلطان قاہر کا۔ پھر سلطان راضی کا۔ اور تین ہی اوسنے سفر کئے دو دفعہ طرف شیراز کے ایک دفعہ طرف موصل کے اور بعد مر جانے کے تین ہی دفعہ تین جائے گاڑا گیا۔

بیان مستولی ہونے بجکم کا شہر بغداد پر

اس سال میں بجکم نے شہر واسطے طرف بغداد غرہ ذیقعدہ کو کوچ کیا۔ ابن رایق نے بھی اوسکے مقابلہ کو لشکر آراستہ کیا تھا لیکن بجکم نے اوسکو بھگا دیا بجکم بغداد کے قریب جا پہونچا اوسوقت

ابن رایق عکبشرا میں بھاگ جا چھپا۔ اور بجکم تیز ہوئی تاریخ ذیقعدہ کو بغداد میں داخل ہوا سلطان راضی نے اوسکو خلعت دیکر امیر الامرا مقرر کیا۔ ابن رایق نے ایک برس دس مہینے چھ دن امارت کی۔ یہ بجکم وزیر باکان بن کالی ویلمی کا غلام تہا مگر باکان نے اوسکو وزیر سے لے لیا تہا پہر وہ باکان سے مع بعضے رفیق کے جدا ہوکر مرداویج سے ملا پہر مرداویج کے قاتلوں میں ہوا بعدہٗ عراق میں جاکر ابن رایق کی خدمت میں جاکر منسوب بخدمت ہوا یہانتک کہ اوسکے نشان پر رایقی لکہا گیا ابن رایق نے اہواز پر اوسکو بہیجا وہاں جاکر ابن یرمری کو موقوف کرکے آپ حاکم ہوا۔ جب ابن بویہ اہواز پر حاکم ہوا بجکم واسط میں گیا پہر بغداد میں جاکر ابن رایق کو معزول کرکے آپ حاکم وہاں کا اور محل بادشاہی کا ہوا۔ اسی برس میں قرامطہ کی آپسمیں فتنہ اور فساد ہوکر حال ابتر ہوا اور ہجر میں رہنے لگے۔

پھر شروع ہوا ۳۲۷ھ ہجری اس برس میں بجکم اور راضی موصل میں گئے ناصر الدولہ بن حمدان وہاں سے بہاگا آخر کار مال وہاں سے لیکر ناصر الدولہ سے صلح کی پہر خلیفہ اور بجکم بغداد میں آئے ابن رایق نے کچہہ لشکر بغداد سے جمع کرکے خلیفہ کے پہنچنے سے پہلے ظہور پایا تہا خلیفہ اور بجکم اس امر سے خایف ہوئے اور حال مقتضی اسکا ہوا کہ حمدان اور رہا اور قنسرین و عواصم پر حاکم ہوا ابن رایق وہاں جاکر حاکم ہوا اس برس میں امیہ بن اسحاق نے عبد الرحمن اموی سے شنترین میں نافرمانی کی اور جلالقہ سے لڑائی ہوئی مسلمانوں نے شکست پائی لیکن دوسری لڑائی میں جلالقہ بہاگے اور بہت کشت وخون ہوکر امیہ مذکور نے عبد الرحمن اموی کی امان چاہی اوس نے امان دی اس برس میں عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی صاحب جرح وتعدیل اور عثمان بن خطاب باب دنیا کا مشہور شیخ مرے۔ اس شخص کے باب میں مشہور ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب سے ملا اسکا صحیفہ بہی روایت کیا گیا ہے ہرچند صحت نہیں اکثر محدثوں نے روایت کی ہے کہ ہمنے وہ صحیفہ دیکہا ہے مگر روایت ضعیف ہے۔ اس برس میں محمد بن جعفر شہریار فامیں فوت ہوا۔ یہ بہت سی مشہور کتب کا مصنف ہے مثل اعتلال قلوب وغیرہ کی اس برس میں علنی معتزل جسکا نام عبد اللہ بن احمد بن محمود اور کنیت ابو القاسم تہی مرگیا۔ یہ صاحب مقالہ ہے۔

پھر شروع ہوا ۳۲۸ھ ہجری
ذکر ابن رائق کے غلبہ پانے کا شام پر

اس برس میں ابن رائق نے شام پر غلبہ پاکر دمشق اور حمص پر حکومت پائی اور بدر نائب اخشید کو معزول کیا پھر عریش تک پہنچکر ارادہ مصر کے شہروں کا کیا اخشید نے یہ حال دیکھکر خروج کیا آپس میں بڑی لڑائی ہوئی تو اخشید کا لشکر بھاگا اور بھائی بھی مارا گیا تب ابن رائق نے اخشید کے بھائی کی تعزیت میں خط لکھکر معہ اپنے بیٹے مراحم کے اوس پاس بھیجا اور لکھا کہ تیرا بھائی میرے حکم سے قتل نہیں ہوا اگر تو چاہے تو میرے بیٹے کو اوسکے بدلے قتل کر اخشید نے اوسکے بیٹے مراحم کو خلعت دیکر اوسکے باپ پاس بھیجا اخشید مصر میں اور ابن رائق شام میں رہنے لگے اسی برس میں سبکری تخت پر بیٹھا۔ اسی برس میں محمد کلنی جو پیشوا امامیہ کا تھا اور محمد ابن احمد جو ابن شنبود مقری مشہور ہے اور ابو محمد مرتعش مشائخ صوفیہ کا تھا ان سب نے وفات پائی اور ابو بکر محمد بن قاسم جو انباری مشہور ہے اور کتاب الوقف والابتدا کا مصنف تھا اور نحو اور علم ادب میں امام مشہور ہے اسی برس میں فوت ہوا یہ ثقہ تھا پیدائش اسکی ۲۷۱ھ ہجری میں ہوئی تھی اسی برس میں ابو عمر احمد بن عبد ربہ بن حبیب قرطبی فوت ہوا یہ مولی تھا ہشام بن عبد الرحمن کا جو اندلس میں تھا ابو عمر احمد عالم جلیل القدر تھا اور کتاب عقد جو نہایت نفیس ہے اسنے تصنیف کی پیدائش اسکی ۲۴۶ھ ہجری میں ہوئی تھی۔

پھر شروع ہوا ۳۲۹ھ ہجری
ذکر مرنے راضی باللہ احمد بن مقتدر باللہ ابو الفضل جعفر بن معتضد باللہ ابو العباس احمد بن موفق طلحہ کا

برس اور دس دن اسنے بادشاہت کی بتیس برس کی عمر اسکی تھی استسقا کی بیماری سے یہ فوت ہوا یہ شخص شاعر اور ادیب تھا ادیبوں اور فاضلوں کو دوست رکھتا تھا اور سخی بھی تھا سنان بن ثابت ثابی طبیب راضی کے جلیسوں اور ہمنشینوں میں سے تھا اور راضی

گندم گوں گال پچکا تہا اسکی ماطلوم نام ام ولد تہی یہ آخر اون خلیفوں کا تہا جنکے شعر مشہور ہیں اور جنہوں نے منبروں پر بہت خطبہ پڑہا اگرچہ اسکے بعد والوں نے بہی خطبہ پڑہا ہے مگر بہ سبب کمی کے اونکا اعتبار نہیں اور آخر اون خلیفوں کا تہا جو ہمنشینوں میں بیٹہتے تہے اور اونکے خرچ اخراجات خزانہ باورچی خانہ وغیرہ باترتیب اور بندوبست کے تہے جیسے پہلے خلیفوں کے تہے۔

ذکر خلافت متقی اللہ کا

یہ اکیسواں خلیفہ عباسیوں کا تہا جب راضی فوت ہوا تو بادشاہت ابوعبداللہ کونی کے آنے پر واسطے موقوف رہی بحکم بہی واسطہی ہیں تہا دارالخلافہ لوگوں نے گہیر لیا اتنے میں خط بحکم کا معہ آنی عبداللہ کونی کے جو کاتب بحکم تہا پہنچا اوس میں لکہا تہا کہ چاہیئے یہ ہے کہ ابوالقاسم سلیمان وزیر راضی پاس سب وزیر اور اہلکاران کچہری اور سادات اور قاضی اور عباسی اور تمام شہر جمع ہوکر مشورہ کریں اور کونی بہی اوسمیں شریک ہو کہ کس شخص کو خلیفہ کریں بعد اجتماع کے سب ابراہیم بن مقتدر باللہ ابوالفضل جعفر پر متفق ہوئے اور اوسکی خلافت پر بیعت کی بیسویں ربیع الاول کو اسنے القابوں میں سے متقی باللہ پسند کیا جب اسپر بیعت ہو چکی تب خلعت اور نشان بحکم پاس واسطہ میں پہنچا بحکم نے متقی کہ خلیفہ ہونے سے پہلے دارالخلافہ سے فرش اور اسباب اچہا منگوالیا تہا سلامت طولونی متقی کا چوبدار ہوا اور سلیمان بن حسن وزیر راضی کا برائے نام اسکا وزیر ہوا اور سب کاروبار کونی بحکم کرتا تہا۔

ذکر قتل ماکان بن کالی کا

جب ماکان حاکم جرجان کا ہوا تب سامانیہ کے سرداروں میں سے ایک شخص نے جسکا نام ابوعلی بن محمد بن مظفر بن محتاج تہا ساتہہ لشکر خراسان کے اسکا قصد کیا تب ماکان جرجان سے بہاگ کر طبرستان میں گیا وہاں رہنے لگا ابوعلی بن محتاج مذکور جرجان سے رے میں واسطے حکم کرنے کے گیا وہاں وشمگیر بن زیار بہائی مرداویج تہا تب وشمگیر نے ماکان بن کالی کو طبرستان سے بلایا جب ماکان بن کالی طبرستان سے آیا اور وشمگیر کے حال میں شریک ہوا وہ

دونوں ہلکر ابوعلی بن محتاج سے لڑے دفعتاً غرب کی طرف سے آکر ماکان کے سر میں تیر لگا کہ خود کو توڑ کر پیشانی سے نکلکر پیچھے سے نکل گیا اور ماکان مرکر گرا اور وشمگیر طبرستان کی طرف بھاگا اور علی بن محتاج ری کا حاکم ہوا۔

ذکر قتل بجکم کا

اِس برس میں بجکم مارا گیا اِسطرح کہ او نے ابوعبداللہ بریدی پر لشکر واسطے لڑائی کے بھیجا تھا یہ واسط سے گیا تب خبر لشکر کے فتحیاب ہونے کی اور بریدی کے بھاگنے کی اوسے پہنچی یہ خبر سنکر قصداً واسط میں پھر آنیکا کیا راہ میں شکار کرتا پھرتا تھا ناگاہ نہر خورہ پر پہنچا وہاں سُنا کہ یہاں اگر دہین مالدار اور صاحب ثروت ہیں یہ سُنکر اوسکی آنکھیں طمع سے پھٹ گئیں اور اوپر تھوڑے سے لوگ لیکر چڑھ گیا لڑائی ہونے لگی تب ہمراہی بجکم کے بھاگ گئے اور ایک لڑکا اگر اوسکے بجکم کے پیچھے چپکے سے آیا اور بجکم کی کمر میں نیزہ مارا مگر اوسے پہچانا نہیں بجکم مرگیا متقی کو جب بجکم کے مرنے کی خبر ہوگئی اوسکے گھر کی ضبطی کرکے بہت مال کہ اکثر دفینہ میں تھا لیا بریدی بجکم کے مرنے کی خبر سُنکر ایسے خوش ہوئے کہ حساب سے باہر ہے دو برس آٹھ مہینے کچھ دن یہ امیر رہا بریدی بعد مرنے بجکم بغداد پر مستولی ہوئے چند روز حکومت کی آخرکار رعایا نے بدسیرتی کے باعث نکال دیا اور وہاں کے کوتگین تھوڑی مدت حاکم رہے ابن رایق نے شام سے بغداد میں جاکر ابوالحسن احمد بن علی بن مقاتل کو اپنا خلیفہ شام میں کیا جب ابن رایق بغداد میں گیا وہاں کوتگین سے لڑائی ہوئی آخرکار ابن رایق کوتگین پر فتحیاب ہوا اور کوتگین بھاگے بعدہٗ ابن رایق نے کوتگین کو پکڑ کر قید کیا متقی نے رایق کے بیٹے کو سرداری امرا سی بغداد کی دی۔ اِسی برس میں متی بن یونس حکیم فیلسوف اور یحشوع بن یحیٰی طبیب فوت ہوا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۳۰ ہجری

بریدی کے بغداد پر حاکم ہونے کا احوال اور ابن رایق کے قتل ہونیکا بیان

اِس برس میں بریدی نے عود کرکے بغداد پر حکومت کی اِس حال سے ابن رایق اور خلیفہ متقی کا موصل کی طرف بھاگنا بریدی نے بغداد کو لوٹ لیا اور نہایت ظلم اور تعدی رعایا پر ہوا کہ جسکی حد نہیں

ابن رایق اور متقی نے تکریت میں جاکر ناصر الدولہ ابن حمدان کو واسطے کمک کے بلایا اور موصل میں چلے گئے ناصر الدولہ دوسرے رستے سے چلا متقی نے اپنے بیٹے ابو منصور اور ابن رایق کو اوس پاس بھیجا ناصر الدولہ نے اونکی بہت تعظیم کی اور خلیفہ کے بیٹے پر دینار قربان کئے جب ابن منصور اور ابن رایق وہاں سے اوٹھنے لگا ناصر الدولہ نے اپنے یاروں کو ابن رایق کے قتل کرنیکا حکم دیا اونہوں نے اوسے قتل کیا پھر ابن حمدان متقی پاس گیا اوسنے اوسکو خلعت دیکر امیر الامرا کیا یہ معاملہ شعبان کی چاند رات کو اسی برس میں ہوا اور اوسکے بھائی ابوالحسن علی کو خلعت دیکر سیف الدولہ لقب کیا ابن رایق پیر کے دن تیئسویں تاریخ رجب کی اسی سن میں قتل ہوا یعنی سنہ ۳۳۰ ہجری میں جب اخشید صاحب مصر کو قتل ابن رایق کی خبر پہونچی تب دمشق میں جاکر اوسپر مسلط ہوا جب متقی اور ناصر الدولہ بغداد میں گئے ابن بریدی وہاں سے بھاگا لوگوں نے آپس میں لُٹس کردی ابن بریدی نے بغداد میں تین مہینے میں روز قیام کیا متقی بغداد میں معہ بنی حمدان اور لشکر کثیر کے اِس برس کے شوال میں داخل ہوا جب ناصر الدولہ بغداد میں مستقر ہوا تنہا تو اوسنے دیناروں کے درست کرنیکا حکم دیا تنہا دینار دس درہم کے تھے پھر دینار تیرہ درہم کو بیچے گئے اِسی برس میں ابوبکر محمد بن عبداللہ مجالی فقیہہ شافعی مارا گیا پیدائش اوسکی سنہ ۲۳۵ھ میں ہوئی۔ اِسی برس میں ابوالحسن علی بن اسمعیل بن ابی بشر اشعری فوت ہوا پیدائش اِسکی سنہ ۲۶۰ ہجری میں بغداد میں ہوئی اور مشرعۃ الروایا میں وہ دفن ہوا بعد دفن کے اِسکی قبر پر کھودی گئی اِس خوف سے کہ مبادا حنابلہ اوسے کھود کر جلادیں کیونکہ اونہوں نے کئی مرتبہ یہ قصد کیا تھا مگر بادشاہ نے اونہیں منع کیا وہ اولاد ابوموسی اشعری سے ہے مدت دراز تک یہ موافق مذہب معتزلہ کے علم کلام پڑھتا رہا پھر معتزلہ کے مخالف ہوکر مذہب بین بین اسنے اختیار کیا اور ابوعلا جبائی سے مقدمہ وجوب اصلح علی اللہ میں مناظرہ کیا ابوعلی جبائی نے بموجب قواعد اپنے مذہب کے ثابت کیا اشعری نے پوچھا تو کیا کہتا ہے اِس مسئلہ میں کہ تین لڑکے تھے اونمیں سے ایک کو اللہ نے بلوغ سے پہلے مار ڈالا اور دو باقیوں میں سے ایک ایمان لایا دوسرا کافر ہوا اوس چھوٹے کے مار ڈالنے میں کیا سبب تھا جبائی نے کہا اوسکے مار ڈالنے میں یہ سبب تھا اگر وہ حد بلوغ کو پہنچتا تو کفر اختیار کرتا اِسواسطے اوسکا مار ڈالنا اوسکے حق

مصلحت ہتی اشعری نے پوچھا کہ باقی دو میں سے ایک کو زندہ رکھا اور وہ کافر ہوا۔ جبائی نے کہا اوسکو واسطے پہنچانے حد بلوغ کے جو بڑا مرتبہ انسانیت کا ہے زندہ رکھا کیونکہ لڑکا اور حیوان مکلف نہیں مگر جب بالغ ہوتب اوسنے کہا کہ جس لڑکے کو خدا نے قبل بلوغ مار ڈالا تہا اوسے بھی مرتبہ اعلیٰ تک پہنچانے کو کیوں نہ زندہ رکھا جبائی نے کہا یہ وسوسہ ہی اشعری نے کہا میں وسوسہ نہیں کرتا مگر شیخ کا گدہا پل پر کہڑا ہے یعنی قطع کیا اس کلام کو۔ پہر اشعری نے اپنا مذہب ظاہر کیا اور ایسی تقریر کی کہ اوسکے کلام سب کلاموں میں مشہور ہیں اس درجہ پر کہ زمین کے مطابق اوسکا ذکر ہے اور علمائے حنابلہ اوسکے کفر پر حکم کرتے تہے اور اوسکے مذہب والوں کے خون کو حلال جانتے تہے مگر یہ اونکے جہل کا باعث نہا ابوعلی جبائی معتزلی مشہور ابوالحسن اشعری کی ماں کا نہا۔

پھر شروع ہوا ۳۳۱ھ ہجری اس برس میں ناصر الدولہ نے بغداد کے موصل میں جاکر ولیم اور اوسکے محل کو لوٹا اوسکا بہائی سیف الدولہ واسطہ میں تہا ترکوں اور اوسکے لوگوں نے اوسپر شعبان میں شب خون مارا سیف الدولہ ابوالحسن علی وہاں سے بہاگ کر اپنے بہائی ناصر الدولہ ابومحمد حسن بن عبداللہ بن حمدان سے جا ملا پہر سیف الدولہ نے بغداد میں آکر لشکر کے دینے کے واسطے متقی سے مال طلب کیا تاکہ تورون اور ترکوں کو بغداد میں آنے سے منع کرے متقی نے چار لاکھ دینار اوسے بھیجے اوسنے اپنے لشکر میں تقسیم کئے جب تورون بغداد میں داخل ہوئے۔ تورون ضم تاے مثناۃ اور سکون واو اور ضم راء مہملہ اور پہر واو دوسری اوسکے بعد نون یہ اسم ترکی ہے مشتق ہے اسماء باطیہ سے جسکے معنے کاسہ شراب کے ہیں کیونکہ کاسہ شراب کا نام ترکی میں تردد ہے تا اور راء پر ضمہ اور دونوں واؤ ساکن۔

ذکر نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی کے مرنے کا

ابوسعید نصر بن احمد بن اسماعیل سامانی حاکم خراسان اور ماوراالنہر کا اسی برس میں انتقال ہوا مرض اسکو جس سے مراسل تہا بترہ مہینے یہ بیمار رہا مدت حکومت اسکی تین برس اور تینتیس دن تہی عمر اسکی بتیس برس کی تہی یہ حلیم خوش خلق اور سخی تہا جب نصر بن احمد نے انتقال کیا تو اوسکا بیٹا نوح بن نصر حاکم ہوا شعبان کے مہینے میں آدمیوں نے اوسکی بیعت کی زیر حکومت اسکے ملک خراسان اور ماوراالنہر تہا۔ اس برس میں شاہ روم نے متقی سے

مندیل طلب کی اس گمان سے کہ حضرت مسیح نے اوسے اپنے منہ سے چھوا تھا پس اوسکے منہ کی صورت اوس میں بن گئی تھی اور یہ مندیل بیت الرہا میں ہے اور اگر مندیل آجاوے تو بہت سے مسلمان جو قید میں اونہیں چھوڑ دیویں گے متقی نے قاضیوں اور فقیہوں کو بلا کر اس باب میں فتوی طلب کیا علماء نے آپس میں اختلاف کیا بعض نے کہا کہ اس مندیل کو دیکر مسلمان قیدیوں کو چھوڑانا بہتر ہے اور بعض نے کہا کہ مندیل قدیم سے مسلمانوں کے شہر میں رہی ہے اور ملک روم نے کبھی طلب نہیں کی اسکا دینا اب مناسب نہیں اس گروہ میں علی بن عیسی وزیر بھی تھا اوسنے کہا کہ خلاصی مسلمان قیدیوں کی اس مندیل کے رکھنے سے بہتر ہے بادشاہ نے یہ سنکر حکم دیا کہ مندیل دیدو اور قیدیوں کو لے آؤ اونہوں نے قیدیوں کو چھوڑ دیا اس برس میں محمد بن اسماعیل فرغانی صوفی استاد ابو الدقاق کا جو علماء میں بہت مشہور ہے فوت ہوا اور اسی برس میں سنان بن ثابت بن قرہ بھی عارضہ ذریب سے جو امراض جگر میں سے ہے مر گیا ہر چند یہ بڑا طبیب تھا لیکن جب اجل قریب پہونچی کچھہ فایدہ نہ ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۳۲ھ ہجری اس برس میں متقی بغداد سے بخوف توزون اور ابن شیرزاد کے ناصر الدولہ پاس موصل میں گیا سیف الدولہ متقی سے ملنے کو بطریق استقبال کے تکریت تک آیا بعدہ ناصر الدولہ بھی تکریت تک آیا اور خلیفہ کو موصل میں لے گیا خلیفہ اور بنو حمدان نے رقہ میں رہنا اختیار کیا۔ جب متقی پر فریادی ہونا بنو حمدان کا اور مفارقت اوسکی ظاہر ہوئی تب توزون کو صلح کے مقدمہ میں لکھا تاکہ پھر بغداد میں داخل ہوں تب زبان خلایق سے یہ نکلا جسکا ترجمہ کچھہ ضرور نہیں اسی برس میں ابو طاہر قرمطی سردار قرامطہ کا جذری میں فوت ہوا اس برس میں بغداد میں قحط عظیم تھا اس برس میں ناصر الدولہ بن حمدان بن محمد بن علی بن قاتل قنسرین اور حمص اور غواصم پر حاکم ہوا بعد اسکے اسی سنہ میں حسین بن سعید بن حمدان اوسکے چچا کا بیٹا اوسپر حاکم ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۳۳ھ ہجری
ذکر متقی کے بغداد میں جانے اور اوسکی بیعت توڑنے کا

متقی نے اخشید حاکم مصر کے پاس اپنا حال لکھا اخشید نے مصر سے حلب میں جاکر رقہ میں نزول کیا اور متقی پاس آنکر اوسکو بہت تحفہ تحائف دیکر کہا کہ میرے ساتھ چل مصر پر اقدام میں اوسنے قبول نہ کیا پھر اونسے کہا کہ رقہ میں رہا کر اور تورون سے ڈرایا اوسنے یہ بھی نہ کیا پہلے ہمنے لکھا ہے کہ متقی نے تورون کو صلح کے باب میں لکھا تھا تورون نے قسم کہا کر صلح کی اس سبب سے متقی چھبیسویں محرم کو بغداد میں آیا اخشید مصر میں پھر آیا جب متقی ہیبت میں آیا تو واسطے تازہ کرنے قسم کے تورون کو لکھا تورون اسکے آنے کی خبر سنکر خلیفہ سے ملنے کو روانہ ہوا اور سندیہ میں اوسے ملا اور اوسپر پھرے مقرر کرکے مصر یہ میں اوتارا اور اوسکی دونوں آنکھوں کو اندھا کیا متقی اور اوسکے ہمراہی نوکر چاکر فریاد زاری کرنے لگے تورون نے اونکی آواز بند کرنیکا حکم دیا کہ مبادا اوسکی آواز ظاہر ہو اور تورون متقی کو بعد اندھا کرنے کے بغداد میں لے گیا مدت بادشاہت متقی باللہ ابراہیم بن جعفر مقتدر بن معتضد کی تین برس پانچ مہینے بیس دن تھی ما اسکی لونڈی خلوب نامی تھی

ذکر مستکفی باللہ کی بادشاہت کا

یہ بائیسواں بادشاہ عباسیوں کا تھا جب تورون نے متقی کو گرفتار کیا تو مستکفی باللہ ابو القاسم عبد اللہ بن مکتفی باللہ علی بن معتضد احمد بن موفق طلحہ بن متوکل جعفر بن معتصم محمد بن رشید ہارون کی بیعت کی اور اوسکو سندیہ میں لایا سب خلقت نے اوسکی بیعت کی جس روز کہ متقی کی بیعت ٹوٹی اوسی روز یعنی ماہ صفر سال ہذا میں مستکفی باللہ پر بیعت ہوئی۔

ذکر خروج کرنے ابی یزید خارجی کا قیروان میں

اس برس میں ابو یزید کی شوکت بسبب لشکروں کے شکست دینے کے بڑھ گئی ابو یزید قبیلہ زناتہ میں سے تھا اسکے باپ کا نام کنداد رہنے والا شہر توزر کا جو شہروں قسطنطینیہ میں سے تھا ابو یزید اوسکے ہاں تورزمین لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا پہر تاہرت میں گیا اور تکاریہ مذہب ہوا یہ فرقہ اہل مذہب کو کافر اور اونکی مال اور خون کو حلال جانتے تھے وہاں جاکر اہل شہر کو دعوت کی اون سب نے اطاعت قبول کی فوج بڑھ گئی تب قسطیلیہ کو اسی برس میں گھیر لیا ابو یزید مذکور پست قامت بدصورت تھا اور جبہ صوف کا پہنتا اتنا سنے فتح تنسہ کی کرکے سبنہ بھی لے لیا وہاں کے عامل کو لوٹ لیا۔ پہر اریس کو فتح کیا تب قائم نے لشکر رقادہ اور قیروان کی محافظت کے واسطے

بھیجا ابویزید نے اونکو شکست دیکر تونس پر پھر قیروان اور رقادہ پر حکومت حاصل کی پھر
ابویزید قایم کی طرف متوجہ ہوا قایم نے اوسکے آنیکی خبر سنکر لشکر تیار کیا دونوں میں لڑائی
خوب ہوئی آخرکار لشکر قایم کا بھاگا ابویزید نے جاکر قایم کو مہدیہ میں ماہ جمادی الاولی میں
سنہ ہذا میں گھیر لیا اور بہت تنگی اوسپر کی کہ گرانی غلہ کی بلکہ نہ دینا قوت کا اختیار کیا اور خوب
طرح اوسے گھیرے رہا آخرکار اسی برس میں نکلکر مہدیہ سے ماہ صفر سنہ ۳۳۴ ہجری میں
روانہ ہوکر قیروان گیا اور قایم جب فوت ہوا تو اوسکا بیٹا اسماعیل منصور حاکم ہوا اون ملکوں
پر جنکا آگے ذکر ہوگا منصور لشکر درست کرکے آپ قیروان میں گیا اور قیروان کو اوسی
سنہ ۳۳۴ میں چھین لینا چاہا سنہ ۳۳۵ تک باہم لڑائی ہوئی آخرکار منصور نے ابی یزید کو شکست
دی ماہ ربیع الاول سنہ ۳۳۵ ہجری میں اوسکے پیچھے روانہ ہوا اور شہر کا غلبہ اوس سے پایا
ابویزید وہاں سے اور جانی بھاگا یہانتک کہ طبنہ سے جا ملا پھر وہاں سے بھاگ کر بربر کی
پہاڑ سے جا ملا نام اوس پہاڑ کا برزال ہے منصور اسیطرح اوسکے پیچھے جاتا تہا یہانتک
کہ اوسکے لشکر پر بہت سختی ہونے لگی یعنی ایک نان جو کی ڈیڑھ دینار کو اور ایک پیالہ پانی کا
ایک دینار کو ہاتھ آنے لگا تب منصور شہر ہاروضہاجہ کی طرف پھر ایک جائے پہنچا اوسکا نام
قریب عمرہ تہا وہاں منصور علوی امیر زیری ضہاجی نزدیک پہونچا وہ بادیس کے بادشاہوں
کا دادا تہا اسکا ذکر ہم آگے کرینگے انشاء اللہ تعالی۔ منصور نے اوسکی بہت تعظیم کی منصور
بہت بیمار ہوا پھر اچھا ہوکر میلہ میں گیا دوسری رجب سنہ ۳۳۵ ہجری میں۔ ابی یزید پر کچھ
لوگ بنی سدرات سے جمع ہوئے تہے اور منصور پہلے میلہ میں گیا اور ابویزید اقلیم زنگیوں میں گیا پھر
وہاں سے کتامہ پہاڑ پر چڑھ گیا اور زنگیوں کے ملک کا قصد موقوف کیا منصور دسویں شعبان
کو وہاں گیا اور لڑائی بھی شعبان میں ہوئی بہت لوگ ابویزید کے مارے گئے اور بھاگے
منصور اوسکے پیچھے روانہ ہوا پہلی رمضان کو وہاں بھی لڑائی ہوئی آخرکار ابویزید بھاگا مال
اوسکا لوٹ لیا آخرکو قلعہ کتامہ میں جو بہت مضبوط ہے قلعہ بند ہوا منصور نے اوسے گھیر
لیا بعد ایک مدت کے منصور نے وہ بے لڑائی لے لیا اور ابویزید قلعہ کی ایک جانب سے
جو بہت بلند تہا کود الوگوں نے اوسے گرفتار کرکے منصور پاس بھیجا منصور نے خدا کی

درگاہ میں سجدہ شکر کیا اور لوگوں نے بہت تکبیر اور تہلیل بہت کی ابو یزید قید خانہ میں زخمی قید رہا وہیں یکم محرم ۳۳۶ ہجری میں مرا۔ اس مردہ کی جلد اتار کر اوسمیں گھاس بھرا منصور نے اس فتح کا حال اور ابو یزید کا مارا جانا سب شہروں میں لکھا۔ منصور وہاں سے مہدیہ کی جانب پھرا اور ماہ رمضان ۳۳۶ ہجری میں وہاں داخل ہوا۔ اسی ۳۳۶ ہجری میں مستکفی قاہر محل سے ابن طاہر کے گھر میں جا رہا قاہر پر کمال تنگی اور سختی اور مفلسی تھی کہ ایک جبہ روئی کا پہنے رکھتا تھا اور پاؤں میں لکڑی کی کھڑاؤں ہوتی۔

ذکر حاکم ہونے سیف الدولہ کا شہر حلب اور حمص پر

اس برس میں جب متقی رقہ سے بغداد میں گیا اور اخشید وہاں سے مصر میں گیا جیسے ہم نے ذکر کیا سیف الدولہ ابو الحسن علی بن ابو الہیجا عبد اللہ بن حمدان حلب میں گیا وہاں یانس مونسی حاکم تھا سیف الدولہ نے وہاں جا کر حلب یانس سے لیلیا پھر حمص میں جا کر وہاں کا بھی بندوبست کیا وہاں سے دمشق میں گیا اوسکو چند گھڑی رہا قید رکھا اوسکی مالونڈی عضن نام تھی جب مستکفی گرفتار ہوا مطیع اللہ کی بیعت کی وہ تیئیسواں بادشاہ عباسیوں کا تھا اسکا نام مفضل بن مقتدر تھا بیعت اسکی بادشاہت پر جمعرات کے دن بارہویں تاریخ جمادی الآخر سنہ ہذا میں ہوئی یعنی ۳۳۴ ہجری میں بادشاہت میں ادبار زیادہ ہوا حکومت ذرا باقی نہ رہی نواب معز الدولہ نے عراق تمام دیدیا خلیفہ کی زیر حکومت بجز اوس چیز کے جو معز الدولہ نے واسطے رفع حاجات کے دیا تھا باقی نہ رہا۔

ذکر لڑائی ناصر الدولہ بن حمدان اور معز الدولہ بن بویہ کا

اس برس میں ناصر الدولہ بغداد میں گیا معز الدولہ نے اوس سے لڑنے کو لشکر روانہ کیا مگر وہ لشکر اوسے روک نہ سکا یہانتک کہ ناصر الدولہ سامرہ سے بغداد میں دسویں رمضان کو آیا۔ معز الدولہ نے مطیع کو اپنے ساتھ لیکر تکریت میں جا کر اوسے لوٹا کیونکہ وہ ناصر الدولہ کا تھا پھر معہ خلیفہ بغداد میں آیا اور غرب کی جانب ڈیرہ کیا اور ناصر الدولہ شرقی طرف اوترا ہوا تھا اس عرصہ میں مطیع کا خطبہ بھی بغداد میں نہیں پڑھا گیا دونوں میں بیچ بیچ میں لڑائی ہوئی آخر کار ناصر الدولہ موصل بھاگا معز الدولہ جانب شرقی پر بھی سلط ہوا بعد اسکے خلیفہ کو اوسکے محل کی طرف محرم ۳۳۵ ہجری میں روانہ کیا اور معز الدولہ بغداد میں رہا اور ناصر الدولہ عکبرا میں ٹھہرا پھر موصل میں گیا پھر معز الدولہ اور ناصر الدولہ

کے درمیان محرم ۳۳۵ھ ہجری میں صلح ہوئی۔

ذکر مرنے قاسم علوی اور حاکم ہونے منصور کا

اسی برس میں قایم بامر اللہ ابوالقاسم محمد بن مہدی عبید اللہ صاحب مغرب نے تیرہویں شوال کو انتقال کیا اوسکے بعد حکومت پر اوسکا بیٹا اسماعیل بن محمد جسکا لقب منصور باللہ تھا قایم ہوا اوسنے اپنے باپکا مرنا اور یزید خارجی کے خوف سے چھپایا اور مرنے کو پوشیدہ رکھا جب تک کہ ابو یزید کی امر سے فراغت منصور نے پائی جیسا ہمنے ذکر کیا ہے پھر خلیفہ کو دیدیا اور تمام ملک دولت ضبط کرلیا۔

ذکر اخشید کے مرنے کا اور سیف الدولہ کے دمشق پر حاکم ہونیکا

اس برس میں اخشید مصر سے دمشق میں جاکر فوت ہوا یہ محمد بن طغج حاکم مصر اور دمشق تھا۔ پیدائش اسکی ۲۶۸ھ ہجری کو بغداد میں ہوئی اخشید نے روانگی مصر سے پہلے اپنے گھر میں ایک رقعہ پایا اوس میں یہ لکھا تھا کہ تمنے قدرت پاکر نافرمانی کی اور مالک ہوکر سخت اختیار کی اور جتنی تم پر فراخی ہوئی اوتنی ہی تمنے تنگی کی اور فراخ رزق ہوکر بندوں کے رزق میں تنگی کی اور ہمیشہ درپے آرام زمان حیات کے رہے فکر آخرت کا نہ کیا خواہشوں میں مشغول اور لذتوں کو جمع کرتے رہے نشانہ بنے تم صبح کے تیروں کا جو بہت توڑنے والے ہیں علی الخصوص اگر وہ آہ نکلیں اون دلوں سے جنہیں زخمی کیا تونے اور اون سینوں سے جنہیں دو کہایا تونے اور اون بدنوں سے جنہیں نگار کہا تونے اگر تم غور کرو جو حق غور کا ہے البتہ آگاہ ہوجاؤ تم اما نہیں جانتے تم کہ اگر دنیا عقلمند کے واسطے باقی رہی جاہل کو ہرگز نہ پہنچتی اگر مرنے والے کے ساتھ ہمیشہ رہتے تو باقیماندہ کو ہرگز نہ پہنچتی صاحب ملک کے واسطے یہی کفایت کرتا ہی کہ جب اوسکا ملک جاتا رہتا ہے تو عالم کو خوشی حاصل ہوتی ہے یہ امر نہیں ہوسکتا کہ سارے لوگ جو منتظر ہیں مرجاویں کوئی باقی نہ رہے اور جس چیز کا انتظار کرتے ہیں وہ باقی رہے جو چاہو کرو ہم صبر کرنے والے ہیں اور ظلم کرو ہم اللہ سے فریاد چاہتے ہیں اور اپنی قدرت اور زور سے تو محکم ہے ہم اللہ سے محکمی چاہتے ہیں وہ ہمیں کافی ہی اور اچھا وکیل ہے اخشید اس رقعہ کو سنکر فکر میں ہمیشہ رہا یہانتک کہ دمشق میں آنکر فوت ہوا اسکے بعد اوسکا بیٹا ابوالقاسم انوجور جسکی تعزیر محمود ہے حاکم ہوا اور کافور جو اخشید

کا غلام جیشی تہا وہ بہ سبب چہوٹا ہونے ابوجور کے حکمرانی کرتا کافور اخشید کی مرنے کے بعد مصر کی طرف چلا سیف الدولہ دمشق میں آیا اور وہاں کا بندوبست کرکے وہیں رہنے لگا اتفاقاً سیف الدولہ ایک روز سوار ہوا اوسکے ساتھ شریف عقیقی بہی تہا سیف الدولہ نے کہا یہ زمین ایک ہی شخص کے لائق ہے عقیقی نے کہا یہ بہت قوموں کو لائق ہے سیف الدولہ بولا اگر قاعدے بادشاہی یہاں جاری ہوں تو یہ جگہ لائق نہیں عقیقی نے اہل دمشق کو اس سے خبردار کیا اونہوں نے کافور کو لکہکر بلایا جب وہ آیا تو سیف الدولہ کو وہاں سے نکالا سیف الدولہ وہاں سے حلب میں گیا اور کافور مصر میں گیا اور دمشق پر بدر اخشید کو حاکم کیا ایک برس وہ حاکم رہا پہر مظفر بن طغج حاکم ہوا اس برس میں بغداد میں قحط سالی ہوئی اسقدر کہ دیکہا ایک آدمی نے ایک لڑکا بہونا ہے کہانا کے واسطے اور بہت آدمی جان بحق تسلیم ہوئے اس برس میں علی بن عیسی بن جراح وزیر نوے ۹۰ برس کا ہوکر فوت ہوا اسی برس میں عمر بن حسین خرقی حنبلی اور ابوبکر شبلی صوفی راہی ملک بقا ہوئے باپ شبلی کا چوہدا مقتدر کے بہائی کی بارگاہ کا تہا اور شبلی بہی چوبداری بارگاہ کی کرچکا تہا لیکن پہر توبہ کرکے فقیروں کی صحبت اختیار کی پرہیزگاری اور تقوی میں اپنے زمانہ کا یکتا ہوا شبلی مالکی مذہب تہا اسنے موطا حفظ کی اور حدیث کی کتابیں پڑہیں اوسکے حق میں جنید کہتا ہے کہ ہر قوم کے واسطے تاج ہے شبلی قوم کا تاج ہے اسی برس میں محمد بن عیسی مشہور ابوموسی فقیہہ حنفی فوت ہوا۔

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۵ ہجری اس برس میں ابوبکر صوفی جوادب اور اخبار کا عالم فوت ہوا یہ ابوالعباس ثعلب وغیرہ روایت کرتا ہے اور دارقطنی وغیرہ اوس سے روایت کرتے ہیں اس صوفی کی تصنیفات مشہور ہیں۔

پہر شروع ہوا سنہ ۳۳۶ ہجری اس برس میں منصور علوی حکومت جزیرہ صقلیہ کی حسن بن علی بن ابی الحسین کلبی کو دی یہ مضمون تاریخ جزیرہ صقلیہ میں جو تصنیف صاحب تاریخ قیروان نے لکہا ہے حسن بن علی جزیرہ صقلیہ میں لڑتا تہا اور فتح کرتا تہا یہانتک کہ منصور نے انتقال کیا اور معز حاکم ہوا جس نے صقلیہ پر اپنے بیٹے ابوالحسین احمد بن حسن کو خلیفہ اپنا کیا حسن بن علی صقلیہ پر پانچ برس اور قریب دو مہینے کے حاکم رہا حسن صقلیہ سے افریقیہ میں سنہ ۳۴۲ ہجری میں گیا جب افریقیہ میں پہنچا معز نے اوسکے بیٹے احمد بن حسن کے حاکم ہونے کے واسطے صقلیہ

پر لکھا اور احمد حاکم مستقر اوسکا ہوا اور ۳۵۷ھ ہجری میں احمد بن حسن صقلیہ سے آیا تیس آدمی سردار جزیرہ کے اوسکے ساتھ معز پاس آئے اور بیعت کی معز نے اونکو خلعت دیکر پھر صقلیہ ہی کو روانہ کیا اور ۳۵۱ھ ہجری میں خط معز کا امیر احمد پاس صقلیہ میں بھیجا اوسمیں حکم شمار کرنے لڑکوں کا جو جزیرہ میں رہتے تھے لکھا تھا اور اونکے ختنہ کرنیکا اور اونکے لباس دینے کا۔ جس روز کہ معز کے گھر لڑکا پیدا ہوا امیر احمد نے پندرہ ہزار لڑکے شمار کرکے لکھا احمد نے پہلے اپنے بیٹے اور بھائی کا چاند رات ربیع الاول کو ختنہ کیا پھر سب خاص و عام نے ختنہ کیا اونکو خلعت ملی معز نے ایک لاکھ درہم اور پچاس اونٹ تحفہ کے بھیجے وہ سب ختنہ شدہ لڑکوں پر بانٹ دیئے اور ۳۵۲ھ ہجری میں امیر احمد نے طرمین کو فتح کرکے وہاں کے قیدیوں کو کہ سب ایکہزار سات سو اور قریب ستر اونٹ کے تھے معز پاس بھیجا اور ۳۵۳ھ ہجری میں معز نے لشکر عظیم صقلیہ پر بھیجا سردار اوسکا حسن بن علی بن ابی الحسین باپ امیر احمد کا تھا وہاں رومیوں سے اور اونسے بڑی لڑائی ہوئی مسلمانوں کو اللہ نے فتح دی اور دس ہزار آدمی سے زیادہ کفار کے مارے گئے مسلمانوں کے ہاتھ مال اور ہتھیار بہت لوٹ میں آئے ازانجملہ ایک تلوار تھی اوسپر لکھا تھا یہ تلوار ہندی ہے وزن اوسکا ایک سو ستر مثقال کا ہے اکثر اس سے رسول اللہ کے آگے مارا ہے حسن بن علی اوسے معز کے پاس لے گیا اور اسی طرح سے قیدی اور ہتھیار بھی اوس پاس لیگیا حسن اس فتح کے بعد وہاں سے چلا اور صقلیہ میں اپنے محل میں مقیم ہوا اوسکو ایک مرض ہوا کہ ذیقعدہ ۳۵۳ھ ہجری میں فوت ہوا عمر اوسکی ترپن برس کی تھی ۳۵۸ھ ہجری میں معز نے امیر احمد کو صقلیہ سے بلایا وہ سوا اپنے تمام مال اور قبیلے اور اولاد کے وہاں گیا احمد صقلیہ میں سولہ برس نو مہینے امیر رہا روانگی کے وقت اپنے باپ حسن بن علی کے غلام کو کہ یعیش نام رکھتا تھا احمد نے اپنا خلیفہ کیا جب احمد افریقیہ میں آیا معز نے ابوالقاسم علی بن حسن بن علی امیر احمد کے بھائی کو اوس جزیرہ کا امیر کیا یہ سنتا احمد کیطرف ابوالقاسم صقلیہ میں پندرہ شعبان ۳۵۹ھ کو پہنچا اور ۳۵۹ھ میں امیر احمد معز پاس۔ لشکر میں معز نے اوسے مصر کو روانہ کیا وہ طرابلس کے قریب پہنچکر بیمار ہوکر مرگیا اور ۳۶۰ھ ہجری میں معز نے ابوالقاسم کو لکھا کہ تجھے حاکم مستقل کیا صقلیہ میں اور اوسکے بھائی احمد کی ماتم پرسی کی اور ۳۶۶ھ ہجری میں ابوالقاسم وعدے سے ارض کبیرہ تک لڑا جب ابرجہ میں پہنچا تو دیکھا کہ اوسکے لشکر نے بیل اور

بکریاں بہت جمع کی ہیں یہ بہت ناگوار اوسکو معلوم ہوا اوسنے کہا کہ تمنے اپنے تئیں بہت بوجھل کیا اور یہ امر لڑائی کو مانع ہوتا ہے اور حکم کیا کہ اونکو ذبح کرکے بانٹ دو۔ اس منزل کا نام مناخ البقر تک اسواسطے مشہور ہے۔ مال اور اسباب لوٹ کا ارض کمیرہ میں دفن کیا پھر شہروں کو خراب کیا اور صقلیہ میں فتحمند پھر آیا ابوالقاسم ۳۰۲ھ تک ہمیشہ لڑتا رہا بعد اسمیں اور مقرنمیں لڑائی ہوئی ابوالقاسم اسمیں شہید ہوا اسیسطے وہ شہید مشہور ہے قتل اوسکا محرم سن مذکور میں ہوا صقلیہ پر یہ بار برس پانچ مہینہ حاکم رہا بعد اسکی شہادت کے اسکا بیٹا جابر بے اجازت خلیفہ کے وہاں کا حاکم ہوا جابر تدبیر مضبوط رکھتا تھا اور ۳۳۷ھ ہجری میں جعفر بن محمد بن حسن بن علی بن ابی الحسین عزیز خلیفہ مصر کی جانب سے امیر صقلیہ پر ہوا جابر اس امر سے بہت غمگین ہوا جعفر مذکور عزیز بادشاہ مصر کا ہموطن اور قرابت جدی رکھتا تھا عزیز کا ایک وزیر تھا ابن کلس نام وہ جعفر سے عزت رکھتا تھا جب ابوالقاسم شہید ہوا ابن کلس نے جعفر کے امیر ہونے کا اشارہ کیا عزیز نے بموجب اوس اشارہ کے اوسے روانہ کیا ہر چند کہ وہ اس حکومت کو برا جانتا تھا جعفر صقلیہ پر امیر رہا یہانتک کہ ۳۵۵ھ ہجری میں مر گیا بعد اوسکے اوسکا بھائی عبداللہ بن محمد حسن بن علی بن ابی الحسین امیر وہاں کا ہوا عبداللہ بھی وہاں امیر زندگی بھر رہا آخر ۳۷۹ھ ہجری میں فوت ہوا اسکے بعد اوسکا بیٹا ابوالفتوح یوسف بن عبداللہ حاکم ہوا یہ شخص خوش سیرت تھا یہ امیر تھا ہی کہ عزیز صقلیہ مصر نے انتقال کیا اور حاکم بادشاہ ہوا یوسف کے چچا کے بیٹے کو وزیر کیا وہ حسن بن عمار بن علی بن ابی الحسین تھا حسن تو وزیر مصر میں ہوا اور اوسکے چچا کا بیٹا صقلیہ میں امیر ہوا ۳۸۳ھ ہجری میں یوسف بن عبداللہ ابوالفتوح پاس فریاد لی آیا اوسنے اوسکی داہنے جانب گاٹی جعفر بن یوسف اسکا بیٹا حاکم کی طرف سے حکومت نامہ لاکر باپ کی زندگی میں حاکم ہوا اور تاج الدولہ لقب پایا ایک مدت حاکم رہا جب صقلیہ کی رعایا پر ظلم کرنے لگا اوہنوں نے سرکشی اختیار کرکے اوسے گھیر لیا محل میں یوسف اوسکا باپ باوجود مغلوج ہونے کے کجاوہ میں بیٹھکر آیا اور خلقت کو اوس سے دور کیا اور وعدہ کیا کہ میں جعفر کو معزول کرونگا بموجب وعدہ کے اوسے موقوف کرکے اوسکی جائی تاج الدولہ احمد اکحل بن یوسف جعفر کے بھائی کو حاکم کیا اکحل محرم ۳۹۴ھ ہجری میں حاکم ہوا اور ۳۹۷ھ ہجری میں اوسے قتل کیا بعد اوسکے قتل کے اوسکے بھائی حسن صمصام الدولہ کو امیر کیا اسکے زمانہ میں اہل جزیرہ کے آپس میں اختلاف ہوا اور خوارج

نے اوسپر ایسا غلبہ پایا کہ فرنگیوں کو دیا جیسے ہم آگے بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر شروع ہوا ۳۳۷ھ ہجری - اس برس میں معز الدولہ موصل میں فوت ہوا ناصر الدولہ موصل سے نصیبین میں آیا گہ اخبار سے معلوم ہوا کہ لشکر خراسان کا معز الدولہ کے شہروں پر آتا ہے یہ سنکر پھر گیا۔

پھر شروع ہوا ۳۳۸ھ ہجری

ذکر عماد الدولہ بن بویہ کے مرنے کا

اس برس میں عماد الدولہ ابوالحسن بن بویہ شیراز میں جمادی الآخر میں فوت ہوا۔ مرض اوسے یہ تہا کہ اوسکے گردہ میں قرحہ تہا اس سبب سے اوسے بیماریاں متواتر آتیں عماد الدولہ کا کوئی بیٹا نہ تہا جب یہ قریب مرنے کے ہوا تو اپنے بہائی رکن الدولہ کو اوسنے لکہا کہ اپنے بیٹے عضد الدولہ کو بھیجدے تاکہ اوسے اپنا ولیعہد کروں اور وارث ملک کا بناؤں یہ معاملہ مرنے سے ایک برس پہلے ہوا عضد الدولہ بموجب طلب عماد الدولہ کے اپنے چچا کی خدمت میں گیا عماد الدولہ نے اوسے اپنی زندگی میں اپنی جائے امیر کیا اور لوگوں کو حکم کیا کہ عضد الدولہ کی اطاعت کریں جب عماد الدولہ فوت ہوا تو عضد الدولہ فارس میں رہا لشکر اوسکے مخالف ہوا رکن الدولہ اس سے خبردار ہوکر رے سے اوس پاس آیا اور عضد الدولہ کے واسطے قاعدہ معین کیا جب رکن الدولہ شیراز میں گیا پہلے اپنے بہائی کی قبر پر اصطخر میں گیا روتا تہا اور کلمات حسرت کہتا تہا اوس کے ساتہہ لشکر بہی اسی حال سے تہا تین روز قبر پاس رہا آخر سرداروں نے پوچہا کہ شہر کب تشریف لے چلوگے تب شہر کی طرف رجوع کی عماد الدولہ حالت حیات میں امیر الامرا تہا جب وہ راہی ملک بقا ہوا تو اوسکا بہائی رکن الدولہ امیر الامرا ہوا اور معز الدولہ عراق میں بمنزلہ اون دونوں کے نایب تہا اسی برس میں مستکفی جسکی بیعت توڑ کر قید کیا تہا اور اندہا ہو گیا تہا فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۳۹ھ ہجری اس برس میں وزیر معز الدولہ کا محمد صیمری مرگیا معز الدولہ نے ابو محمد حسن مہلبی کو وزیر بنایا اسی برس میں سیف الدولہ نے بلاد روم میں جاکر غلبہ پایا اور لوٹا اور خونریزی کی جب وہاں سے قصد پہرنے کا کیا اہل روم نے اوسپر

کمال سختیاں کیں کہ اوسکے ہمراہی اور لشکر میں سے بہت آدمی مرگئے اور سیف الدولہ نجات پاکر بذات خود تھوڑے دن میں نکلا اس برس میں قرامطہ نے حجر اسود کو جو ۳۱۷ھ ہجری میں لیا تھا پھر مکہ میں رکھدیا اون کے پاس حجر اسود بائیس برس رہا۔

ذکر اور حادثوں کا

اس برس میں ابو النصر محمد بن طرخان فارابی فیلسوف مرگیا یہ ترکی نژاد تھا پیدائش اسکی فاراب میں جسکو اب اطرار کہتے ہیں ہوئی لفظ اُطرار میں ہمزہ کو پیش اور مہملہ کو سکون اور دونو راء مہملہ کے درمیان الف ہے یہ بڑے شہروں میں سے ہے فارابی اپنے شہر سے بغداد میں آیا اور وہ مشہور ترکی زبان میں تھا مگر کئی زبانیں جانتا تھا۔ زبان اسنے وہاں سیکھی پھر علوم حکیمیہ علی ابی بشر متی بن یونس حکیم سے جو منطق میں مشہور ہے پڑھی فارابی ایک مدت اسی طور پر رہا پھر شہر حران میں گیا اور علی ابی حیا حکیم نصرانی سے پڑھا پھر بغداد میں گیا اور علوم فلسفہ اور ارسطو کی کتابیں اور علم موسیقی حاصل کیا اور بغداد میں بہت کتابیں تصنیف کیں پھر دمشق میں گیا مگر وہاں رہا نہیں مصر میں چلا گیا پھر دمشق میں آیا وہاں سیف الدولہ بن حمدان کے زمانہ حکومت تک رہا سیف الدولہ اوس سے نیکی کرتا تھا اوسنے اپنی وضع صورت ترکوں ہی کی رکھی اوسے بدلا نہیں ایک روز فارابی سیف الدولہ کے پاس دمشق میں گیا فضلا دمشق بھی اوسوقت حاضر تھے مگر کلام فارابی کا کلام بلندی پر اور اونکے کلمات پستی پر رہے آخرکار وہ سب چپ ہوئے اور فارابی کی باتوں کو لکھنے لگے فارابی اکیلا رہتا اور مجمع میں جانے سے پرہیز رکھتا تھا دمشق میں جب تک رہا سوائے حوض اور باغ کے کہیں نہیں گیا زہد بھی سب آدمیوں سے زیادہ تھا سیف الدولہ نے چار درہم روز اوسکے مقرر کئے تھے اوسنے اوسی پر قناعت کی دمشق میں ہمیشہ رہا یہانتک کہ وہیں ۳۳۹ھ میں انتقال کیا دروازہ صغیر کے پاس دفن ہوا۔

ذکر زجاج نحوی کا

اس برس میں زجاجی نحوی ابو القاسم عبد الرحمن بن اسحق یا ابراہیم بن سری زجاج کا فوت ہوا اوسکے یارانہ کے باعث زجاج کے ساتھ نسبت اور شہرت پائی یہ اپنے وقت کا امام تھا اسنے جملہ نحو میں تصنیف کئے اسی برس میں ابو اسحق ابراہیم بن احمد بن اسحق المروزی فقیہہ

شافعی مصر میں گیا ریاست عراق کے بعد ابن سریج کی اسی کی طرف منتقل ہوئی اسنے بہت کتابیں تصنیف کیں اور مختصر مزنی کی شرح لکھی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۴۱ ہجری اس برس میں یوسف بن وجیہ صاحب عمان خشکی اور تری کے راستے بصرہ میں گیا اور قرامطہ کی مدد سے اوسے گھیر لیا بہت لوگ قرامطہ کے اوسکے مددگار ہوئے اور وہیں رہے۔ جب مہلبی وزیر معز الدولہ کا اوپر لشکر لیکر آیا تب وہاں سے کوچ کر گئے۔

ذکر منصور علوی کے مرنے کا

اس برس میں منصور باللہ علوی ابوطاہر اسماعیل بن قایم بامر اللہ ابوالقسم محمد بن مہدی عبید اللہ پہلی شوال کو فوت ہوا بادشاہت اوسکی سات برس سولہ روز رہی عمر اوسکی اونتالیس برس کی تھی یہ خطبہ پڑھنے والا فصیح تھا اپنی طبیعت سے اسنے خطبہ بنایا ہے حال اوسکی شجاعت کا ابویزید خارجی کی لڑائی میں گذرا اسنے اپنے بیٹے ابوتمیم معد بن منصور اسماعیل کو ولیعہد اپنا کیا اسکا نام معز الدین اللہ ہوا جس روز اسکا باپ مرگیا اوسی روز اوسکی خلافت پر بیعت ہوئی یعنی یکم شوال اسی برس میں ساتویں ذالحجہ تک تدبیر امور میں مصروف رہا بعدہ اہلکاروں کو اپنے پاس آنیکا حکم دیا۔ سب اہلکار آئے اور سلام کیا عمر معز کی اوسوقت چوبیس ۲۴ برس کی تھی اس برس میں اہل روم نے شہر سروج کو لیلیا اور وہاں لوٹا اور بندی پکڑے اور مجدوں کو توڑ ڈالا اسی برس میں ابوعلی اسماعیل بن محمد بن اسماعیل صغار نحوی محدث نے انتقال کیا سہرد کا یا رہنا پیدائش اسکی ۲۴۷ ہجری میں ہوئی یہ مرد ثقہ تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۴۲ و سنہ ۳۴۳ ہجری

ذکر امیر نوح بن نصر بن اسماعیل کے مرنے اور اوس کے بیٹے عبد الملک کے امیر ہونے کا

اس برس میں امیر نوح بن نصر سامانی ربیع الآخر میں فوت ہوا حکومت اوسکی ۳۳۱ ہجری میں ہوئی لقب اوسکا امیر حمید تھا یہ خوش خصلت خوش اخلاق تھا بعد اسکے مرنے کے عبد الملک بن نوح

اسکا بیٹا امیر ہوا اسی برس کے ربیع الاول میں سیف الدولہ بن حمدان رومیوں سے لڑا بعد لڑائی اور قتل و قمع کے کہ دونوں طرف سے بہت لوگ قتل ہوئے سیف الدولہ غالب ہوا اس برس میں معز الدولہ نے سبکدگین کو معہ لشکر شہروز پر بھیجا لیکن وہ پھر آیا اور غالب ہوا اس برس میں محمد بن عباس ابن نحوی فقیہہ مشہور اور محمد بن قاسم کرخی فوت ہوئے۔

پھر شروع ہوا ۳۴۴ھ ہجری اس برس میں ابوعلی بن محتاج صاحب لشکر خراسان جسکو امیر نوح نے معزول کیا تھا خراسان سے موابہ سبب معزول کرنے نوح کے نوح کی اطاعت سے نکلکر رکن الدولہ بن بویہ سے ملا اور اوسی پاس مر گیا۔

بیان اون چیزوں کا جو اس برس میں معز علوی اور عبدالرحمن اموی صاحب اندلس کے درمیان ہوئیں

اس برس میں عبدالرحمن ناصر اموی نے کشتیاں بہت بڑی کہ کسی نے ایسی نہیں جہاز تیار کرکے اسباب تجارت کا بھر کے بلاد مشرق کیطرف روانہ کیں اور عوض اون اشیاء کی وہاں سے تحفہ چیزیں منگوائیں درمیان راہ کی ایک کشتی میں ایک ایلچی صقلیہ کا تھا جو معز علوی پاس جاتا تھا اوسکے پاس خطوط بھی تھے اندلس کی کشتی والوں نے اوسکی کشتی کو لوٹ لیا یہ خبر معز کو پہونچی تب لشکر اندلس پر بھیجا اور حسن بن علی عامل صقلیہ کو حاکم کیا جب بریہ میں پہنچے سب کشتیوں کو جلا دیا اور بڑی کشتیوں کو اسکندریہ سے پھیرتے ہوئے پہنچے لیا اونمیں گانیوالی لونڈیاں اور اسباب عبدالرحمن کا تھا بعد اسکے لشکر معز کا بر پر چڑھ گیا اور قتل اور لوٹ کرکے صحیح و سالم مہدیہ میں آئے جب یہ امیر ہوا عبدالرحمن نے لشکر بلاد افریقیہ پر روانہ کیا جب وہاں پہنچا تو لشکر معز کا اونکی طرف متوجہ ہوا ایک لڑائی کھاکر پھر اندلس میں آئے۔

پھر شروع ہوا ۳۴۵ھ ہجری اس برس میں سیف الدولہ بن حمدان بلاد روم میں گیا وہاں لوٹ مار کرکے قلعے فتح کئے پھر اذنہ میں آیا وہاں چندے رہا پھر حلب میں گیا۔ اسی برس میں ابو عمر محمد بن عبدالواحد غلام ثعلب کا جو مشہور مطرز ہے فوت ہوا مطرز کوفہ کے اماموں میں مشہور ہے ایک مدت ابوالعباس ثعلب کی رفاقت میں رہا اس سبب سے

یہ عرف اوسکا ہوا تصنیفات اسکی بہت ہیں پیدائش اسکی ۲۹۱ھ ہجری میں ہوئی اور شوق تحصیل علوم مانع تلاش رزق کا ہوا ہمیشہ تنگی سے گذران کرتا اسکی وسعت روایت و مزید حفظ کی سبب فضلاء اوسکے زمان کی اکثر نقل لغت میں جھٹلاتے تھے اور کہتے کہ اگر جانور اوڑتا ہے تو ابو عمر مذکور کہتا ہے کہ روایت کی مجھسے ثعلب نے ابن اعرابی سے اور ان سے کہ اوڑکچھ بھی نہ کہتے اور ازبسکہ وہ بہ سبب حفظ کے گویا تصانیف کراتا تھا چنانچہ لغت میں تیس ہزار ورق لکھہ ڈالے اس کثرت کی تصنیف کے سبب کذب کیطرف منسوب ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۴۶ھ ہجری اس برس میں سالار مرزبان حاکم آذربیجان کا فوت ہوا اسکے بعد اسکا بیٹا حسان حاکم ہوا مرزبان کا بھائی وہشوذان تھا اوسنے اپنے بھائی کی اولاد میں فتنہ برپا کیا یہانتک کہ آپس میں لڑائی ہوئی اور وہشوذان اوسکے چچا نے جو ارادہ کیا تھا پورا ہوا ابن اثیر نے اس برس کے حوادث میں یہ بیان کیا ہے کہ دریا سنی ماتھہ کم ہو گیا اور جنگل کی چیز اوس میں ظاہر ہوئی باوجودیکہ اوسمیں پہاڑ پہلے معلوم نہ ہوتے تھے اس برس میں ابوالعباس محمد بن یعقوب اموی نیشاپوری مشہور بہ اصم فوت ہوا یہ حدیث میں عالی اوستاد تھا ہم صحبت ربیع بن سلیمان صاحب شافعی کا اور ابو اسحق ابراہیم بن محمد فقیہہ بخاری ابن کاہتا

پھر شروع ہوا ۳۴۷ھ ہجری

ذکر معز کے لشکر کی اطراف مغرب میں جانیکا

اس برس میں ابی الحسن جوہر معز کے غلام کا ایسا مرتبہ بڑہا کہ مرتبہ وزارت پر پہنچا اور معز نے اوسے سو لشکر کثیر اطراف مغرب میں بھیجا وہ پہلے تاہرت میں پہر وہاں سے ماہ جمادی الآخر میں فاس میں گیا۔ حاکم فاس کا احمد بن بکر تھا اوسنے اوسکے آنیکی خبر سنکر شہر بندی اختیار کی جوہر جب وہاں پہونچا اور جدال قتال کیا لیکن اوسپر فتحیاب نہ ہوا آخر کو جوہر وہاں سے کوچ کرکے بحر محیط کی طرف گیا اوسکے سب شہروں میں پہرا پہر وہاں سے فاس میں آیا اور اوسکو بغیر لڑائی لیلیا۔ جوہر کے ساتھہ یزی بن مناد صنہاجی تھا یہ دونو امیر لشکر میں شریک تھے فتح فاس کی رمضان ۳۴۷ھ میں ہوئی اسی برس میں ابوالحسن علی بن بوشنجی صوفی نیشاپور

میں مرگیا یہ صوفیوں میں مشہور تہا اسی برس میں ابوالحسن محمد جو اولاد ابوالشارب قاضی بغداد سے تہا فوت ہوا پیدائش اوسکی ۲۹۲ھ ہجری میں ہوئی تہی اور ابوعلی حسین بن علی نیشاپوری اور ابومحمد عبداللہ فارسی نحوی جسنے نحو مبرد سے پڑہی تہی فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۴۸ھ ہجری

اس برس میں ابوبکر بن سلیمان فقیہہ حنبلی بغداد مشہور مرگیا عمر اوسکی پچانوے برس کی تہی ابوجعفر بن محمد جلدی صوفی جو جنید کے یاروں میں تہا فوت ہوا اس برس میں مینہہ برسنا موقوف ہوا اور اکثر شہروں میں نرخ گراں ہوگیا۔

پھر شروع ہوا ۳۴۹ھ ہجری

اس برس میں اولاد مرزبان کی آپس میں مخالف ہوئی لوگ مضطرب ہوکر اونکے چچا دشمن اونکی مدد پر مستعد ہوئے اور اوسکو صلح نامہ لکہہ بھیجا اور خود بھی اوس پاس گئے تب وہ اونکے ساتھہ آیا اور حسان اور ناصر اپنے بہتیجوں اور دونو کی مائوں کو گرفتار کیا اور پہر اونکو قتل کیا۔ اسی برس میں سیف الدولہ بن حمدان لشکر کثیر لیکر روم سے لڑا وہاں فتحیاب ہوکر قتل اور لوٹ کر جلایا پہر خرشنہ میں آیا وقت پہرنے کے رومیوں نے اوسپر تنگی کرکے جو کچہہ کہ یہ لوٹ کر لیگیا تہا پھیر لیا اور اوسکا اسباب بہی چہین لیا بہت اوسکے یاروں کو قتل کیا سیف الدولہ ہمراہ تین سو آدمیوں کے وہاں سے نکل آیا راہ شناسوں نے بروقت اوسکے پھرنے کے منع کیا تہا کہ اس سنہ مت جا لیکن اوسنے قبول نہ کیا سیف الدولہ خود رائے اور ہٹ کو دوست رکہتا تہا اور کسی سے مشورہ نہ کرتا کہ مبادا کوئی کہے کہ یہ غیر کی رائے پر چلتا ہے اس برس میں قریب دو لاکہہ ترک مسلمان ہوئے اسی برس میں حجاج مصر حج سے پھر کر ایک جنگل میں رات کو رہا ناگہاں رات کو روآئی اور اونکو معہ اسباب اور بار برداری کے بہاکر دریا میں ڈالا۔ اسی برس میں یا اس برس کے قریب ابوالحسن بتیاتی جو منسوب تہا بتیات کی طرف فوت ہوا عمر اوسکی ایک سو بیس برس کی تہی اسکی کرامات مشہور ہیں اس برس میں انوجور بن اخشید حاکم مصر ابی ملک عدم کا ہوا بہائی اوسکا اوسکی جگہہ ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۵۰ھ ہجری

ذکر حاکم خراسان کے مرنے کا

اس برس میں گیارہویں شوال جمعرات کے روز امیر عبدالملک بن نوح سامانی کو گہوڑے

نے گرایا عبدالملک زمین پر گر کر مرگیا خراسان میں اسکے مرنے کے بعد فتنہ عظیم برپا ہوا اسکی جائے اسکا بھائی منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل بن احمد بن اسد بن سامان مقرر ہوا۔

ذکر صاحب اندلس کے مرنے کا

اس برس میں عبدالرحمن ناصر بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن بن حکم بن ہشام بن عبدالرحمن داخل رمضان میں فوت ہوا یہ پچاس برس چھ مہینے امیر رہا عمر اوسکی تہتر برس کی تھی۔ یہ گورا یش چشم خوبصورت تہا اندلس کے حاکم جو اموی تھے اونمیں سے اسی نے لقب خلیفہ کا پہلے پہل پایا۔ یہ مشہور امیر المومنین تہا خطبہ میں اونکو امیر اور خلیفہ کے بیٹے پڑہتے تہے عبدالرحمن ہی اسیطرح ستائیس برس امارت میں رہا مگر جب خلفاء کا ضعف عراق میں اور ظہور خلفاء علویوں کا افریقیہ میں دیکہا اور اوسکے امیر المومنین ہونے کی خبر سنی اوسوقت حکم کیا کہ مجہے ناصر الدین اللہ کہیں اور خطاب امیر المومنین کا دیا اسکی مالونڈی مدنہ نام تہی جب یہ فوت ہوا بعد اوسکے اوسکا بیٹا حکم بن عبدالرحمن اوسکی جائے ہوا لقب اوسکا منتصر ہوا عبدالرحمن گیارہ بیٹے چھوڑ کر مرگیا اس برس میں ابوالعباس عبداللہ بن حسن بن ابوالشوارب قاضی القضاۃ ہوا اور ہر برس میں دو لاکہ درہم ادا کرنا لازم اپنے پر کیا پہلے پہل یہی قضا کا ضامن ہوا یہ معز الدولہ بن بویہ کے زمانہ میں ہوا اسے پہلے یہ سنا نہ گیا تہا اسکے بعد حسبہ اور شرط کا بغداد میں ضامن ہوا۔ اس برس میں ابوشجاع فاتک رومی مرگیا اخشید حاکم مصر نے اوسکو رملہ میں اوسکے سردار سے لیا تہا اور اوسکا مرتبہ بلند کیا یہ رفیق کافور کا بیٹا تابک دوست فاتک کا ہوا یہ جوانمرد اوس ضلع کا تہا وہاں گیا اور وہاں رہا یہ سبب ناموافقت وہاں کے سرداران کے مرض اوسکا زیادہ ہوا تب مصر میں جبراً پہر آیا اوسی مرض کے سبب کافور اوسسے ڈرتا تہا اور اوسکی خدمت کرتا تہا جب یہ مصر میں تہا متنبی نے اسکے پاس آکر اوسکے حکم سے فاتک مذکور کی تعریف میں قصیدہ لکہا کہ جسکے شعروں کا مضمون لکہنا موجب طول ہے اور جب وہ فوت ہوا تو متنبی نے ایک قصیدہ بنا بر اسکے مرثیہ کے لکہا کہ مضمون اوسکا بھی باعث مسبوق سے ترک کیا گیا۔

پھر شروع ہوا ۳۱۲ھ ہجری اس برس میں روم نے بھر اہی دمشق کی زربہ کو لے لڑائی لے لیا اور بعض کو وہاں قتل کیا اور اکثروں کو امان دی۔

ذکر روم کے غلبہ پانے کا حلب پر اور وہاں سے اونکا پھر آنا

اس برس میں اہل روم شہر حلب پر سوائی اوسکے قلعہ کے مستولی ہوئے دمشق بھی اوس طرف گیا تھا سیف الدولہ کو یہ حال بعد اوسکے وہاں پہنچے کے معلوم ہوا اوس حال میں لشکر کو جمع نہ کر سکا جتنے آدمی اوسکے پاس تھے اونہیں سے خروج کیا اور دمستق کے ساتھ لڑائی بھڑی بہت سے لوگ اوسکے مارے گئے تب سیف الدولہ اپنے باقیماندہ لشکر کو لیکر بھاگا دمستق نے شہر حلب پر اوسکے گھیر میں سے کہ شہر حلب سے باہر دارین نام تھا تین سو بارہ درہموں کے پائے اور ایک ہزار چار سو خچر سیف الدولہ کی اور ہتھیار لا انتہا ہاتھ آئے اہل روم نے قلعوں کو لیکر شہر کو گھیر لیا اور دیوار کو توڑ کر اہل حلب سے خوب لڑے روم جوسن پہاڑ تک پھر آئے پھر اہل حلب اور شرطہ کے پیادوں میں لڑائی ہوئی بہ سبب اسکے کہ اونہوں نے شہروں میں لوٹ ڈال دی تھی اس سبب سے سب آدمی جمع ہوئے اور دیوار فصیل پر کوئی باقی نہ رہا روم نے دیوار خالی پاکر ہجوم کیا اور دروازہ کھول کر حلب میں قتل عام کیا دس ہزار لڑکا لڑکی کا اسباب لوٹا اور قتل کیا اور جب اسباب لاوے سے بچ رہا دمستق نے حکم دیا کہ اوسے پھونک دو دمستق نو روز وہاں رہا پھر اپنے شہر میں پھر گیا۔ قریوں وغیرہ کی لوٹنے کا حکم نہیں دیا بلکہ حکم دیا کہ کھیتی کریں اسواسطے کہ وہ لوگ جو وہاں رہنے کو لایق ہیں وہاں پھر آجاویں۔ اس برس میں رکن الدولہ بن بویہ جرجان اور طبرستان کا حاکم ہوا۔ اسی برس میں عوام شیعہ نے معز الدولہ کے حکم سے تمام مسجدوں پر کتبے اس صورت کے لکھکر لگائے کہ لعنت خدا معاویہ بن ابی سفیان پر اور لعنت خدا ہو اوس شخص پر جسنے فاطمہ کی فدک کو چھین لیا اور اوس شخص پر لعنت ہو جسنے حسن کو اوسکے نانا کی قبر کے پاس دفن کرنے سے منع کیا اور لعنت خدا ہو اوس پر جسنے ابو غفاری کو تشہیر کیا اور لعنت اوس پر ہو جسنے ابو العباس کو شوری سے نکالا۔ جب رات ہوئی تب وزیر مہلبی نے معز الدولہ سے عرض کی کہ اس جائے یہ لکھنا چاہیے کہ لعنت خدا کی ہو اون لوگوں پر جنہوں نے آل رسول اللہ پر ظلم کیا اور کسی کا نام لکھنا مناسب نہیں مگر معاویہ کا نام لکھنا البتہ ضرور ہے اوسنے ایسا ہی کیا اسی برس کے ذیقعدہ میں لشکر مسلمانوں کے

صقلیہ میں گئے اور طبرین کو فتح کیا طبرین سب قلعوں میں بلند تر و محکم تھا سات مہینے پندرہ روز اسکا محاصرہ رہا طبرین کا نام معزیہ یعنے منسوب معز علوی کی طرف رکھا گیا۔ اس برس میں روم نے قلعہ دبوک کو معہ تین اور قلعوں کے جو متصل اس سے تھے بزور تلوار لیا اس برس میں روم نے ابوفراس حرث بن سعید بن حمدان کو منبج میں قید کیا وہیں رہتا تھا اس برس میں ابوبکر محمد بن حسن نقاش مقری مصنف کتاب شفاء صدور کا فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۵۲ ہجری اس برس میں جہلمی وزیر ابو محمد مر گیا تیرہ برس تین مہینے یہ وزیر رہا یہ سخی دانا صاحب فضل تھا۔ اسی برس میں دسویں محرم کو معز الدولہ نے لوگوں کو حکم کیا کہ اپنی دوکانوں کے دروازے بند کریں اور اظہار نوحہ کریں اور عورتوں کو اسطرح نکالیں کہ بال پراگندہ ہوں مونہہ سیاہ ہوں۔ کپڑے پھٹے ہوئے ہوں اور اپنے مونہہ پر طمانچے مارتی ہوں واسطے مصیبت حسین بن علی علیہما السلام کے۔ لوگوں نے بموجب حکم کے ایسا ہی کیا اور اہل سنت منع نہ کر سکے کیونکہ شیعہ بہت تھے اور بادشاہ اونکی طرف تھا اسی برس میں ابن ابی شوارب قضا سے معزول ہوا اور جو کچھ اسنے ضمان مقرر کی تھی باطل ہوئی اس برس میں روم نے اپنے بادشاہ کو قتل کر کے غیر کو اپنا بادشاہ کیا۔ ابن شمشیقق دمستق ہوا۔ اس برس کے اٹھارہویں ذالحجہ کو معز الدولہ نے حکم کیا کہ جیسے عید کے روز خوشی اور زینت بالا علان کرتے ہیں ویسے ہی آج بتقریب عید غدیر خم کی کریں اور باجے وغیرہ بجائے جاویں

پھر شروع ہوا سنہ ۳۵۳ ہجری اس برس میں بادشاہ روم مصیصہ میں گیا اور اوسکو محاصرہ کر کے ہفتہ کے دن تیرہویں رجب کو بعد تلوار کی لڑائی کے اوسکو فتح کیا وہاں کی رعایا کو قتل عام کیا پھر باقیماندہ کو گرفتار کر کے روم میں لے گیا۔ باشندے وہاں کے قریب دو لاکھ آدمیوں کے تھے پھر طرسوس میں گیا۔ اہل طرسوس نے امان چاہی اوسنے امان دی اور طرسوس دیا باشندے اوسکے دیا اور جنگل میں نکل گئے۔ بادشاہ روم نے اونکے ساتھ محافظ کئے جب تک وہ انطاکیہ پہنچے جامع مسجد طرسوس میں اصطبل بنایا اور منبر کو جلا دیا اور طرسوس کی تعمیر کر کے وہاں قلعہ بنایا اور وہاں کے قدیم رہنے والے وہاں پھر آئے۔ پھر ملک روم قسطنطنیہ میں آیا۔

ذکر اہل انطاکیہ کی مخالفت کا سیف الدولہ بن حمدان سے

اِس برس میں اہل انطاکیہ نے اون لوگوں کی جو طرسوس سے آئے تھے اور سیف الدولہ کے مخالف تھے اطاعت کی نام اوس سردار کا جسکی اطاعت اونہوں نے کی رشیق تہا وہ اطراف حلب میں گیا اور قرعویہ اور سیف الدولہ کے عامل سے لڑا سیف الدولہ میافارقین میں تہا سیف الدولہ نے لشکر معہ بشارت اپنے غلام کے بھیجا قرعویہ عامل صلب کا بشارت خادم سے ملا۔ اور دونوں نے ملکر رشیق سے لڑائی کی اوسکے یار بہاگ کر انطاکیہ میں گئے اِسی برس میں متنبی شاعر اور اوسکا بیٹا دونوں اعراب کے ہاتہہ سے مارے گئے اور جو کچھ اونکے پاس تہا وہ لوٹ لے گئے نام اوسکا احمد بن حسین بن حسن بن عبد الصمد کندی ہے پیدائش اِسکی ۳۰۳ھ ہجری میں کوفہ میں محلہ کندہ میں ہوئی اِسی واسطے اوسکی طرف منسوب ہوا یہ نہیں کہ یہ قبیلہ کندہ سے تہا بلکہ یہ جعفی قبیلہ سے تہا کہتے ہیں کہ متنبی کا باپ کوفہ کا سقہ تہا اِسواسطے بعض شعراء نے اِسکی ہجو میں شعر لکہے ہیں متنبی کوفہ سے شام میں بچپن میں گیا اور فنون ادب میں مشغول ہوا اوس سے خوب واقفیت حاصل کی یہ نقل لغت اور نکات لغت میں کامل تہا کوئی کلمہ زبان سے ایسا نہ کہتا مگر یہ کہ اوسکی سند کلام عرب سے لاتا اِس مرتبہ پر کہ کہتے ہیں کہ شیخ ابوعلی مصنف کتاب الفصیح نے متنبی سے پوچہا کہ کتنے جمع قتلی کے وزن پر ہیں متنبی نے بے تامل کہا کہ خجلی اور حضربی۔ ابوعلی کہتا ہے کہ تین روز تک میں لغت کی کتابوں کا مطالعہ کیا کہ کوئی تیسرا وزن اوسکا پاؤں لیکن نہ پایا متنبی اوسکو اِسواسطے کہتے ہیں کہ اوسنے بویہ سماوہ میں دعوی نبوت کا کیا اور بہت لوگ بنی کلب وغیرہا اوسکے تابع ہوئے تب لولو نائب اخشیدیہ نے اوسپر خروج کیا حمص میں متنبی کو قید کیا اور اوسکی جمعیت کو متفرق کیا ایک مدت وہ قید رہا پہر اوسنے توبہ کرا کر چہوڑ دیا وہ جاکر سیف الدولہ بن حمدان سے ۳۳۷ھ میں ملا پہر جدا ہو کر اوسکی ہجو کر کے عضد الدولہ پاس بلاد فارس میں گیا اور اوسکی مدح کی پہر کوفہ کی جانب رجوع کی تب اثنا راہ میں نعمانیہ کے پاس جو عربی جانب بغداد کی دو برعاقول پاس ہے مارا گیا عرب وہاں قتل کر کے اوسکا مال لے گئے۔ اِسی برس میں محمد بن حبان ابوحاتم بن احمد بن حبان البستی صاحب تصانیف مشہورہ کا فوت ہوا۔

لفظ جان کسرہ حا مہملہ اور با موحدہ اور الف دونوں سے ہے۔

پھر شروع ہوا ۳۵۵ھ ہجری

ذکر خروج رومیوں کا بلاد اسلام پر

اس برس میں اہل روم نے خروج کر کے آمد کا محاصرہ کر لیا پھر وہاں سے پھرے نصیبین تک پھر جزیرہ کی طرف سے شام کی طرف گئے اور انطاکیہ میں اقامت کی مدت تک پھر وہاں سے طرسوس میں گئے۔ اسی برس میں سیف الدولہ بن حمدان نے اپنے چچا کے بیٹے ابو فراس بن حمدان کو قید سے چھڑانا چاہا اوسکی اور روم کی درمیان فدا تھا اوسنے چند قیدی مسلمان بھی چھڑائے۔

پھر شروع ہوا ۳۵۶ھ ہجری

ذکر معز الدولہ کے مرنے اور اوسکے بیٹے بختیار کے حاکم ہونیکا

اس برس میں معز الدولہ واسط میں گیا اور لشکر واسطے لڑائی عمران بن شاہین صاحب بطیحہ کے روانہ کیا اتفاقاً اوسکو دست آنے لگے جب مرض نے قوت پائی تو لشکر کو لڑائی عمران بن شاہین میں چھوڑ کر بغداد میں پھر آیا بغداد میں جب پہنچا تو مرض اوسکا بہت شدید ہوا جب قریب مرگ ہوا تو اپنے بیٹے بختیار کو ولیعہد کر کے عز الدولہ لقب دیا۔ معز الدولہ نے اظہار توبہ کیا اور بہت مال خیرات کیا اور اپنے لونڈی غلام آزاد کئے تیرہویں ربیع الآخر اس برس میں مرض پیچش سے بغداد میں فوت ہوا مقابر قریش میں جو دروازہ تبن پر ہے دفن کیا سرداری اوسکی اکیس ۲۱ برس گیارہ مہینے رہی جب یہ مر گیا تو اوسکا بیٹا عز الدولہ بختیار امیر ہوا بختیار نے لشکر کو لکھا کہ عمران بن شاہین سے صلح کر کے پھر آؤ بغداد میں اونہوں نے ایسا ہی کیا معز الدولہ کا ہاتھ کٹا ہوا تھا لکھا ہے کہ اوسکا ہاتھ کرمان کی لڑائی میں کٹا تھا معز الدولہ وہ شخص ہے جسنے قاصد بغداد میں بھیجے تھے تاکہ اپنے بھائی رکن الدولہ کو اون حالات کی خبر ہو اوسکے زمانے میں فضل دمرعوش کہ سب قاصدوں سے بالا تھے ہر ایک قریب چالیس فرسخ کے چلنے تئیں تیار ہوئی تھی اون دونوں سے کہ لوگ تعصب کرتے ایک اون دونوں میں

سے سنی کا ساعی تہا دوسرا شیعہ کا بختیار جب امیر ہوا تو بد اطوار ہو گیا کہیل کود اور عورتوں اور گانیوالوں میں مشغول رہتا بڑے سردار دیلم کے اپنے قلعوں کی آرزو میں بنی ہوئے۔

ذکر ناصر الدولہ بن حمدان کے قید ہونے کا

اِس برس میں ناصر الدولہ کے بیٹے نے ابو تغلب اپنے باپ ناصر الدولہ کو گرفتار کیا باعث اِس قید کرنے کا یہ تہا کہ ناصر الدولہ بہ سبب بڑہاپے کے بدخلق ہو گیا تہا اور اولاد اور احباب پر بہت تنگی کرتا اور اونکی عرض کی مخالفت کرتا سب اوس سے برگشتہ ہو گئے آخر کار اوسکے بیٹے ابو تغلب نے آخر ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ہذا میں اوسے قید کر لیا اوسکے واسطے خدمتگار مقرر کیا جب ابو تغلب نے یہ حرکت کی تو اوسکے بعضے بہائی اِس سے پھر گئے اِسواسطے ابو تغلب نے بختیار سے صلح کی تاکہ مدد کرے اور بارہ لاکہ درہم بختیار کو دینے مقرر کئے۔

ذکر دشمگیر کے مرنے کا

اِس برس میں دشمگیر بن زیار بہائی مرداویج کا فوت ہوا اِسطرح کہ وہ شکار میں تہا کہ ایک سور زخمی اوس پاس لائے گھوڑا سور دیکہہ کر کہڑا ہو گیا دشمگیر اوپر سے زمین پر گرا اور مر گیا اِسکے بعد اوسکا بیٹا بیستون بن دشمگیر زیار امیر ہوا البتہ نے لکہا کہ دشمگیر محرم ۳۵۷ھ ہجری میں اہی ملک کا ہوا۔

ذکر کافور کے مرنے کا

اِس برس میں کافور اخشیدی کہ حبشی خوجہ محمد بن طغج اخشید حاکم مصر کے غلاموں میں سے تہا فوت ہوا اخشید کی اولاد کے بعد کافور مصر اور دمشق پر حاکم ہوا کیونکہ بعد اخشید کے اوسکا بیٹا انوجور حاکم ہوا تہا مگر مالک سب حکم احکام کا کافور تہا۔ جب انوجور ۳۴۹ھ ہجری میں مر گیا کافور نے اوسکے بہائی علی بن اخشید کو ریاست پر قایم کیا۔ جب علی بن اخشید مذکور کہ لڑکا تہا ۳۵۵ھ ہجری میں انتقال کیا تو کافور مستقل مملکت پر ہوا کافور نہایت سیاہ رنگ تہا اخشید نے اوسکو اٹہارہ دینار کو خریدا تہا جب اوس پاس گیا اور اوسکی تعریف میں قصیدہ پڑہا متنبی سے حکایت ہے کہ میں کافور پاس گیا تب اوسکے یہ شعر پڑہا کہ وہ ہنسنے لگا اور وہ مجہہ سے اِسطرح کشادہ پیشانی سے پیش آتا کہ میں غلطاً اوسکے آگے شعر پڑہنے لگا بتنے کہتا ہے پہر کبہی میرے سامنے ویسا نہیں ہنسا یہانتک کہ میں جدا ہوا۔ مجہے اوسکی تیزی ذہن اور دانائی سے نہایت تعجب ہوا۔ کافور امیر مستقل رہا یہانتک کے اِسی برس منگل کے دن بیسویں

جمادی الاولیٰ کو مصر میں انتقال کیا کبراوہ صغراوی میں دفن ہوا خطبہ اسکا منبروں پر مکہ اور حجاز اور تمام شہروں مصر اور شام کے پڑھا جاتا تہا اندازہ اوسکی عمر کا پینسٹھ برس تہی بعد اسکے تقرر امیر کے باب میں آپس میں اختلاف ہوا سب ابو الغوارس احمد علی بن اخشید پر متفق ہوئے اوسی کا خطبہ جمادی الاول ۳۵۷ھ میں پڑہا گیا۔

ذکر سیف الدولہ کے مرنے کا

اِس برس میں سیف الدولہ ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن حمدان بن حمدون تغلبی ربیع ماہ صفر میں حلب میں فوت ہوا تابوت اوسکا میافارقین میں لیجاکر دفن کیا پیدائش اسکی ذالحجہ ۳۰۳ھ میں ہوئی تہی بیماری اِسکی یہ تہی کہ پیشاب بند ہوگیا تہا اسنے بنی حمدان میں سے ابتدائے حلب کے بنانے میں کی حلب اسنے احمد ابن سعید کلابی نایب اخشید سے لیا بعضے کہتے ہیں کہ بنی حمدان میں سے حسن نے بغداد ابتدا لیا ہے یہ حسن بیٹا سعید کا وہ بہائی ابو فراس بن حمدان کا تہا سیف الدولہ دلاور سخی تہا اوسکے شعر بہت ہیں جب سیف الدولہ فوت ہوا تب اوسکا بیٹا سعد الدولہ شریف ابن سیف الدولہ بن حمدان جسکی کنیت ابو المعالی تہی اپنے باپ کے ملک پر قابض ہوا اسی برس میں ابو علی محمد بن الیاس حاکم کرمان نے انتقال کیا اسی برس میں ابو الفرج علی بن حسین بن محمد بن احمد بن ہیثم بن عبد الرحمن بن مروان بن عبد اللہ بن مروان بن محمد بن مروان بن حکم بن ابو العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف اموی کاتب صاحب کتاب اغانی فوت ہوا دادا اوسکا مروان بن محمد بن امیہ کا اخیر خلیفہ اصفہانی پیدائش تہا اور بغداد میں بڑا ہوا ہے بہت عالموں سے روایت کرتا ہے نسب اور تواریخ کا بڑا جاننے والا تہا اور باوجود امویہ کے شیعہ تہا کہتے ہیں کہ اسنے کتاب اغانی پچاس برس میں جمع کرکے سیف الدولہ پاس بہیجی اوسنے ہزار دینار اوسے دیئے اور عذر بہت کیا سوائے کتاب اغانی کے اور بہت تصنیفات اِسکی ہیں ایک کتاب بنی امیہ کی واسطے جو صاحب اندلس تہی تصنیف کرکے پوشیدہ اونکے پاس بہیجی اونہوں نے بہی پوشیدہ انعام بہیجا یہ وزیر مہلبی سے منقطع تہا اوسکے واسطے اِس میں بہت تعریفیں ہیں پیدائش اِسکی ۲۸۴ھ میں ہوئی کتابیں جو بنی امیہ کے واسطے اسنے تصنیف کی تہیں نسب بنی عبد شمس اور ایام عرب ہیں جس میں ایکہزار سات سو دن ہیں اور

اور جمہرۃ النسب اور نسب بنی شیبان نام رکھی ہیں۔

پھر شروع ہوا ۳۵۷ھ ہجری

اِس برس میں عضد الدولہ بن رکن الدولہ بن بویہ علی بن الیاس کرمان کے حاکم کے مرنے کے بعد کرمان کا حاکم ہوا۔

ذکر ابو فراس بن حمدان کے قتل کا

اِس برس میں ربیع الآخر میں ابو فراس مارا گیا یہ حمص میں رہتا تھا اِس میں اور ابو المعالی بن سیف الدولہ میں رنجش ہو گئی ابو المعالی نے اوسکو بُلایا ابو الفراس صدر میں گیا ابو المعالی نے لشکر معہ قرعویہ ایک اپنے سرداروں کے روانہ کیا اونہوں نے ابو فراس حرث بن ابی العلا سعید بن حمدان بن حمدون پر دوڑکی یہ چچا کا بیٹا ناصر الدولہ کا تھا سیف الدولہ بنیج میں مقید ہو کر قسطنطنیہ میں بھیجا گیا چار برس مقید رہا قید خانہ میں بہت شعر کہے بنیج قسطنطنیہ کے متعلق نبا ابن حالویہ کہتا ہے کہ جب سیف الدولہ فوت ہوا ابو الفراس نے حمص کے لوٹنے کا ارادہ کیا یہ خبر ابو المعالی اور اوسکے باپ کے غلام قرعویہ کو پہنچی اوسنے قرعویہ کو اوسپر روانہ کیا جب لڑائی ہوئی تو ابو الفراس صدد میں مارا گیا اور کہتے ہیں کہ وہ چند روز زخمی رہکر جان بحق تسلیم ہوا۔ پیدائش اِسکی ۳۲۰ھ ہجری میں ہوئی وہ جو صدد میں قتل ہوا تو بعضے شاعروں نے کہا ہے لیکن ترجمہ اوس مقولہ کا زاید تصور کیا گیا۔ اِسی برس میں متقی اللہ ابراہیم بن مقتدر اپنے گھر میں معزول اور اندھا ہو کر فوت ہوا وہیں مدفون ہوا۔ اِسی برس میں علی بن محمد امیر صوفی نیشاپور کی نے اشتغال کیا

پھر شروع ہوا ۳۵۸ھ ہجری

اِس برس میں معز الدین اللہ ابو تمیم معد بن اسماعیل منصور بالله بن قائم محمد بن مہدی عبید اللہ نے لشکر اپنے باپ منصور کے غلام ابو الحسین جوہر کے ساتھ دیار مصر کی جانب روانہ کیا جوہر وہاں جاکر اوس ملک پر مستولی ہوا سبب اِسکا یہ تھا کہ جب کافور اخشیدی فوت ہوا تو بہ سبب مختلف خواہشوں کے عقلیں مختلف ہوئیں یہ خبر جب معز کو پہونچی تو اوسنے لشکر اسطرف روانہ کیا ہنوز لشکر جوہر کا وہاں نہ پہنچا تھا کہ لشکر اخشیدیہ بھاگا لشکر جوہر کا دیار مصریہ میں سترویں شعبان کو پہنچا خطبہ معز کا جامع مسجد عتیق میں پڑھا گیا۔ خطیب ابو محمد عبد اللہ بن حسین شمشاطی تھا اور جمادی الاولی ۳۵۹ھ ہجری میں جوہر جامع

مسجد ابن طولون میں آیا اور حکم کیا کہ اذاں حی علی خیر العمل کہو پھر مسجد جامع عتیق میں بھی اذان کہلائی اور نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر کہی جب جوہر مقر میں مستقر ہوا تو قاہرہ کے بنانے کا حکم دیا۔

ذکر معز کے لشکر کے مالک ہونیکا دمشق وغیرہ شہروں میں

جب جوہر مقر میں مستقر ہوا تو لشکر کنیز ہمراہ ابن فلاح کے شام میں بھیجا جب رملہ میں پہنچا وہاں حسن بن عبداللہ بن طغج تھا اون دونوں میں لڑائیاں ہوئیں آخر کو لشکر معز کا فتحمند ہوا ابن طغج کو معہ اور سرداروں کے جوہر نے قید کر کے معز پاس بھیجا معز کا لشکر اون شہروں پر مستولی ہوا اور بہت مال وہاں سے ہاتھ آیا پھر جعفر بن فلاح معہ لشکر طبریہ میں گیا تو دیکھا وہاں کی رعایا نے بیعت معز کی قبل اسکے پہنچنے کے وہاں کی کی ہے تب وہاں سے دمشق میں گیا دمشق والے اوس سے لڑے آخر اوسنے دمشق لیلیا اور بعض رعایا کو لوٹا اور باقیوں کو چھوڑ دیا جمعہ کے روز خطبہ معز الدین اللہ کا پڑھوایا کچھ دن محرم کے گذرے تھے سنہ ۳۵۹ ہجری میں یہ امر ہوا عباسیوں کا خطبہ موقوف ہوا اسی برس میں جب خطبہ علویہ کا قایم ہوا تو اہل دمشق اور جعفر بن فلاح میں فتنہ واقع ہوا اور ایسی لڑائیاں ہوئیں کہ خطبہ علویہ موقوف ہوا تب جعفر بن فلاح نے مدد منگوا کر دمشق پر استقرار پایا اور فتنہ فرو ہوا دمشق معز الدین اللہ علوی کے قبضہ میں آیا۔

ذکر ناصر الدولہ کے مرنے اور اوسکی اولاد کے مختلف ہونیکا

ابو تغلب اور ابو برکات اور فاطمہ اون دونوں کی بہن یہ اولاد ناصر الدولہ کی فاطمہ کے شکم سے تھی جو اوسکی جورو اور احمد کردبہ کی بیٹی تھی ناصر الدولہ کے سرداری کی ملک تھی یہ اپنے بیٹے ابو تغلب سے مل گئی اور ناصر الدولہ اپنے شوہر کو گرفتار کر لیا اوسکا ذکر ہم کر چکے ہیں ناصر الدولہ کا ایک بیٹا حمدان نام اور تھا اوسے ناصر الدولہ نے رجہ ماردین وغیرہ دیا تھا جب ناصر الدولہ قید ہوا تو حمدان کو لکھا تا کہ اوسکے سبب اونکے شر سے بچوں جب اوسکی اولاد نے اوس خط کو دیکھا تو باپ کو ڈرایا یہ خبر حمدان کو پہونچی بھائیوں کا دشمن ہو گیا وہ اون سب سے زیادہ شجاع تھا ابو تغلب اپنے باپ ناصر الدولہ سے ڈرا اور قلعہ قواشی میں اوسے قید

کیا کئی مہینے وہاں قید رہا آخر کار ناصر الدولہ حسن بن عبداللہ بن حمدان بن حمدون بن حرث بن لقمان تغلبی مذکور قلعہ کواشی میں بتاریخ الاول سنہ ہذا میں فوت ہوا حمدان بن ناصر الدولہ اور اوسکے بھائیوں ابوتغلب اور ابوالبرکات میں بہت لڑایاں ہوئیں ابوالبرکات اپنے بھائی حمدان کے ہاتھ سے مارا گیا اور ابوتغلب حمدان پر غلبہ پاکر اوسکے ملک پر مستولی ہوا اور اوسے ملک سے نکال دیا لقب ابوتغلب بن ناصر الدولہ کا عدۃ الدولہ غضنفر ابوتغلب تھا۔

روم اور شام کی لڑائیوں کا ذکر

اِس برس میں بادشاہ روم شام میں داخل ہوا چونکہ اوسکا کوئی مانع نہ ہوا وہ طرابلس تک گیا اور قلعہ عرقہ کو بزور شمشیر فتح کیا پھر حمص میں گیا رعایا وہاں کی شہر چھوڑ کر بھاگ گئی اور آگ لگا گئی وہاں سے بلاد ساحل میں آیا وہاں بھی لوٹا اور خراب کیا اور اٹھارہ ہنر کا مالک ہوا شام میں دو مہینے رہا پھر اپنے شہر کو سو قیدیان اور بہت مال غنیمت کو مراجعت کی

ذکر قرعویہ کے حلب پر غلبہ پانے کا

اِس برس میں قرعویہ غلام سیف الدولہ نے حلب پر غلبہ پایا اور ابن استاذہ ابوالمولی شریف بن سیف الدولہ بن حمدان کو وہاں سے نکالا۔ ابوالمعالی اپنی ماں کے پاس میافارقین میں گیا وہاں چندے رہا۔ باپ بیٹے میں کچھ رنجش پیدا ہوگئی لیکن پھر مل گئی پھر ابوالمعالی حماۃ کے ارادہ میں فراۃ سے گذرا اور وہیں رہا اِس برس میں سابور بن ابوطاہر قرمطی نے اپنے چچاؤں سے ریاست طلب کی اونہوں نے اوسے قید کر لیا پندرہویں رمضان اوسکا مردہ نکلا

پھر شروع ہوا سنہ ۳۵۹ ہجری

اِس برس میں رومی شام میں گئے انطاکیہ بزور تلوار فتح کیا وہاں کی رعایا کو مارا اور لوٹا اور قید کیا پھر حلب کو چلے قرعویہ غلام سیف الدولہ بن حمدان کا وہاں غلبہ کہتا تھا ابن استاذہ ابوالمعالی کو اوسنے وہاں سے نکالا تھا اونکے آنے سے قرعویہ قلعہ بند ہوا رومیوں نے شہر حلب لیکر قلعہ کا محاصرہ کیا بعد ازاں قرعویہ نے کچھ سالیانہ بادشاہ روم کو مقرر کر کے صلح کی۔ یہ عہد ہوا کہ اِسقدر مال بھیجنے سے حلب اور متعلقات اوسکے یعنے حماۃ و حمص اور کفرطاب اور معرہ و فامیہ و شیزر اور جو اوسکے درمیان ہے تعرض نہ ہو اہل حلب نے ملک کے عوض مال مقرر کر کے بطور رہن کے روم کو دیا روم حلب سے کوچ کر گئے

مسلمان پھر آئے۔ اسی برس میں بادشاہ روم نے ملاذکرد پر جو ارمینیہ سے متعلق ہے لشکر روانہ کرکے اوسے گھیر لیا اور بزور تلوار اوسے فتح کیا تمام شہروں میں رومیوں کا کوئی مانع نہ تھا۔

ذکر بادشاہ روم کے قتل کا

تمام اس بادشاہ کا نیقفور تھا یہ بادشاہ خاندانی نہ تھا بلکہ پہلے بادشاہ پر اوسنے غلبہ پاکر اوسے قتل کیا اور اوسکی جورو کو اپنی جورو بنایا اوسنے بلاد اسلام پر خروج کیا اور شام وغیرہ سے جسکا ذکر ہو چکا فتح کئے تمام ملک شام لینے کی آرزو رکھتا تھا بہت ہیبت والا تھا اوسنے چاہا کہ پہلے بادشاہ کی اولاد کو جو خاندانی بادشاہزادے تھے خصی کرے تاکہ اونکی نسل قطع ہو اور بادشاہت نسل نیقفور میں رہے یہ امر اوسکی جورو پر جو اون شاہزادوں کی ماہتی بہت ناگوار ہوا تب اوسکی جورو نے دمستق سے ملکر اوسکے قتل کا ارادہ کیا ایک روز دمستق سو ایک گروہ کے لباس عورتوں کا پہنکر گرجا گھر میں جو نیقفور کے محل کے قریب تھا گھس گیا جب نیقفور سویا اور دروازے بند ہوئے اوسکی جورو نے اوٹھکر وہ دروازہ جو متصل گرجا گھر کے تھا کھولا اور دمستق کو بلایا اوسنے آنکر نیقفور کو سوتا پاکر قتل کیا اللہ نے مسلمانوں کو اوسکے شر سے آرام دیا دمستق نے اوس عورت کی اولاد میں سے جو پہلے بادشاہ کی اولاد تھی تخت نشین کیا پوشیدہ نہ رہے کہ رومی دمستق اوس شخص کو کہتے ہیں جو روم کے اون شہروں سے متصل ہو جو خلیج قسطنطنیہ کے شرق میں ہیں۔

ذکر ابو تغلب بن ناصر الدولہ کے حران پر غالب ہونیکا

اس برس میں ابو تغلب نے حران میں جاکر اوسے گھیر لیا ایک مدت تک پھر بغیر لڑائی فتح پائی پر تحدی کو جو بنی حمدان کے بڑے یاروں میں تھا حران پر عامل کیا اور آپ موصل میں پھر آیا۔ اس برس میں قرطوبہ نے ابن استاذہ ابو المعالی سے صلح کی اور خطبہ حلب اور حمص میں معز الدین اللہ علوی صاحب مصر کا پڑھوایا اور مکہ میں مطیع کا اور مدینہ نبی میں معز کا اور مدینہ کے باہر ابو محمد موسوی خطیب والد شریف رضی نے مطیع کا خطبہ پڑھا اس برس میں محمد بن داؤد دینوری رقی معروف جو مشائخ صوفیہ میں مشہور ہے اور قاضی ابو العلا

محارب بن محمد بن محارب فقیہہ شافعی کہ فقہ اور کلام میں عالم تہا فوت ہوئے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۰ ہجری اس برس کے ذیقعدہ میں قرامطہ دمشق میں گئے جعفر بن فلاح نایب معز الدین اللہ کو جب یہ خبر پہونچی اوسنے ایک طرف توجہ کی اور دوڑ کر کے دمشق سے باہر اونکو قتل کیا اور دمشق میں عمل کر کے رعایا کو امن دیا قرامطہ وہاں سے رملہ میں گئے وہاں عمل کر لیا لشکر اخشید یہ بہی اونکے ہمراہ ہوا تب مصر کے لینے کا قصد کیا عین شمس میں اوترے اونمیں اور مغاربہ اور جوہر میں لڑائی ہوئی قرامطہ فتحیاب ہوئے پھر مغاربہ فتحیاب ہوئے اور قرامطہ شام کو پھر گئے۔ سردار قرامطہ کا اوسوقت حسن بن احمد بن بہرام تہا۔ اسی برس میں مویدالدولہ بن رکن الدولہ نے صاحب ابوالقاسم بن عباد کو وزیر بنایا۔ اسی برس میں ابوالقاسم سلیمان بن ایوب طبرانی حاکم معاجم ثلثہ کا اصفہان میں فوت ہوا۔ عمر اوسکی سو برس کی تہی اسی برس میں سری السرقاشا عر موصلی بغداد میں فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۱ ہجری اس برس میں اہل روم حربزہ اور رہا اور نصیبین میں گئے خوب لوٹ مار مچائی کہ مسلمان بغداد تک فریادی آئے عامہ جمع ہوئے بغداد میں بڑے فتنے ہوئے جب یہ لوگ بختیار پاس گئے وہ شکار میں تہا اوسنے وعدہ کیا اون سے لڑنے کا اور مطیع خلیفہ سے مال طلب کیا خلیفہ نے کہلا بھیجا میرے پاس سوائے خطبہ کے کچہہ نہیں جو تم اسے دوست رکھتے ہو تو میں معزول ہو جاؤں جب بختیار نے اوسے ڈراوا دکہایا تب خلیفہ نے اپنے اسباب وغیرہ کو بیچکر چار لاکہہ درہم بختیار پاس بھیجے بختیار نے وہ سب لے کر اپنی ذات کی خرچ میں صرف کئے وعدہ لڑائی کا بہول گئے عجب ہیں مشہور ہوا کہ خلیفہ نے مال غیر کا کہایا۔

ذکر معز الدین اللہ کے مصر میں جانے کا

اسی برس میں معز نے افریقیہ سے آخر شوال میں نکل کر بلاد افریقیہ یوسف پر عمل کیا جسکا بلکن نام ہے بن زیری بن مناد صنہاجی صقلیہ پر ابوالقاسم علی بن حسن بن علی بن حسین کو طرابلس مغرب پر عبداللہ بن یخلف کتامی کو متعین کیا معز نے اپنے اہل خزانہ کو اپنے ساتھ لیا اسکے خزانہ میں مال بہت تہا یہانتک کہ دیناروں کو گلا کر صورتیں درندہ جانوروں کی بنائیں اور

اونٹوں پر لادیں جب برقہ میں معہ محمد بن ہانی شاعر اندلسی پہنچا تو محمد بن ہانی مذکور دفعتہً مارا گیا اوسکا قاتل معلوم نہ ہوا یہ بڑا شاعر تھا معز کی تعریف میں یہانتک زیادتی کرتا کہ کفر لازم آتا پھر معز آخر شعبان ۳۶۲ھ سنہ ہجری کو اسکندریہ میں گیا اہل مصر اور وہاں کے سردار اسکے پاس آئے اُسنے اونسے نہایت عزت و تکریم سے ملاقات کی پھر پندرہویں رمضان سنہ ۳۶۲ ہجری میں قاہرہ میں داخل ہوا اسی برس میں منصور بن نوح سامانی حاکم خراسان اور رکن الدولہ بن بویہ میں صلح ہوئی اس بات پر کہ رکن الدولہ اوس پاس ڈیڑھ لاکھ دینار ہر برس بھیجے اور منصور سے عضد الدولہ کے بیٹی کا نکاح کردے۔ اس برس میں ابو تغلب بن ناصر الدولہ بن حمدان نے قلعہ ماردین پر عمل کیا اس قلعہ کو اوسکے بھائی حمدان کی نائب نے اسے دیدیا جو کچھ اوسکے بھائی کا مال ہتھیار تھے سب ابو تغلب نے لیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۲ ہجری

اسی برس میں دمستق نے اطراف میافارقین جاکر مسلمانوں کو لوٹا اور خوار کیا۔ جب دونوں باہم ملے تب رومی بھاگے اور دمستق قید ہوا۔ مدت تک ابو تغلب پاس دمستق قید رہا پھر یہ بیمار ہوا۔ ہر چند علاج کیا فایدہ نہ ہوا آخر قید ہی میں مرگیا۔ اسی برس میں عز الدولہ نے بختیار محمد بن بقیہ کو اپنا وزیر کیا لوگوں نے تعجب کیا اسواسطے کہ ابن بقیہ بذات خود اپنے باپ اور اہل سے اچھا تھا اکثر اسکا باپ کہنی کرنیوالوں میں تھا۔ اسی برس میں بختیار اور اوسکے یاروں میں [illegible] کی تھے رنجش ہوئی۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۳ ہجری

ذکر مطیع کے خلع اور اوسکے بیٹے طائع کی خلافت کا

جب بختیار اہواز میں گیا تو سبکتگین ترکی کو اپنی طرف سے بغداد کا خلیفہ کر گیا بختیار نے جب اپنے ترکوں کے ہمراہ سے لڑائی کی اور سب قطع سبکتگین کے گھیر لئے تب سبکتگین معہ اپنے ترکوں کے نکلا بختیار کا گھر جو بغداد میں تھا لوٹ لیگیا جب سبکتگین نے مطیع کو بہ سبب بیماری کے کہ زبان ثقیل ہوگئی تھی اور حرکت دشوار تھی عاجز پایا ہر چند کہ بیماری اوس سے چھپاتا تھا تب اوسنے اوسے بلایا اور کہا کہ تو اپنے نفس کو خلافت سے خلع کرا اور اپنے بیٹے

طائع کو خلیفہ کرکے اوسنے قبول کیا اور پندرہویں ذیقعدہ سنہ ہذا میں اپنے نفس کو خلافت سے خلع کیا اوسکی خلافت کے اونتیس برس پانچ مہینے کچھ دن کم تھے اور طائع اللہ کہ چوبیسواں بادشاہ عباسیوں کا تھا خلیفہ ہوا نام اوسکا عبدالکریم بن مفضل مطیع اللہ بن جعفر مقتدر منتظم تھا کنیت اوسکی ابوبکر تھی اسنے خلافت مستقر کی۔

ذکر معز علوی کے احوال کا

اس برس میں قرامطہ مصر میں گئے وہاں اونسے اور معز سے بہت لڑایاں ہوئیں آخر کو قرامطہ بھاگے اور بہت لوگ اونکے مارے گئے معز نے اونکے پیچھے دس ہزار سوار روانہ کئے قرامطہ بھاگکر احسا اور قطیف میں گئے بعد بھاگنے قرامطہ کے اور شام سے جانے کی معز نے لشکر ظالم بن موہوب عقیلی دمشق میں بھیجا جب لشکر وہاں پہنچا تو بدحال اور بھوکے تھے پھر اہل دمشق اور مفاربہ اور اونکے عامل مذکور میں لڑایاں ہوئیں تھوڑے سے دمشق کو جلادیا ۳۶۴ھ تک اونکے درمیان فتنہ رہا

ذکر حالات بختیار کا

جب بختیار اور سبکتگین اور ترکوں میں جیسا ہمنے اوپر بیان کیا واقعات گذرے سبکتگین سو ترکوں کے واسطے میں گیا اور خلیفہ طائع اور دوسرے خلیفہ معزول مطیع کو اپنے ساتھ لیا مطیع تو دیر عاقول میں فوت ہوا اور سبکتگین بھی بیمار ہوکر جان بحق تسلیم ہوا اون دونوں کو بغداد میں بھیجا ترکوں نے افتگین کو جو اونکا بڑا سردار تھا اپنا سردار بنایا اور واسطے میں گئے وہاں بختیار تھا اوسی کے قریب اوترے اونمیں اور بختیار میں لڑائی ہوئی پچاس دن لڑائی رہی آخر ترک فتحیاب ہوئے بختیار نے اپنے چچا کے بیٹے عضدالدولہ کو جلدی آنے کے باب میں لکھا اوس خط میں یہ شعر تھا ؎ ان کنت ماکولا فکن انت آکلی ۔ وَالّا فادرکنی قبلما امزق یعنی اگر میں لایق کھانے کے ہوں تو تو ہی میرا کھانیوالا بن اور اگر تو میرا کھانا قبول نہیں کرتا تو میری خبر لے اوس سے پہلے کہ میں چبایا جاؤں عضدالدولہ اوسکی طرف روانہ ہوا یہ سال تمام ہوا اور حال ایسا ہی رہا۔ اسی برس میں تاریخ ثابت بن قرہ کی تمام ہوئی ابتداء اوسکی خلافت مقتدر ۲۹۰ھ ہجری سے ہے۔

پھر شروع ہوا ۳۰۱ھ ہجری

ذکر عضد الدولہ کے عراق پر غلبہ پانیکا اور بختیار کی قید کرنیکا

اس برس میں عضد الدولہ معہ لشکر فارس کے بعد پہنچنے خطوط بختیار کے جیسا ذکر ہوا روانہ ہوا جب واسط کے قریب پہنچا افتگین اور ترک بغداد میں پھر آئے عضد الدولہ جانب شرقی سے آیا اور بختیار سے کہا کہ تو غربی جانب سے بغداد میں آنا ترک بغداد سے نکلے اور عضد الدولہ سے لڑے آخر کار ترک بھاگے اور بہت لوگ اونکے مارے گئے یہ واقعہ چودھویں جمادی الاول سنہ مذکور میں ہوا عضد الدولہ نے بغداد میں جاکر عمل کر لیا ترکوں نے خلیفہ کو جو اپنے ساتھ لیا تھا عضد الدولہ نے اوسے بغداد میں پھیر دیا خلیفہ بغداد میں آٹھویں رجب سنہ مذکور میں گیا جب عضد الدولہ مستقر ہوا لشکر نے بختیار پر واسطے تنخواہ کے بلوہ کیا بختیار کے پاس کچھ مال باقی نہ رہا تھا عضد الدولہ نے بختیار سے کہا کہ اپنا دروازہ بند کرلے اور امارت پر لعنت کرتا کہ فوج کے ہاتھ سے چھوٹے بختیار نے یہی کیا اپنے منشی اور چوبداروں کو اوٹھا دیا عضد الدولہ کے لوگوں کے آگے گواہی دی کہ بختیار عاجز ہے اور بسبب اسی عجز کے امارت ترک کی ہے پھر عضد الدولہ نے بختیار اور اوسکے بھائی کو بلا کر قید کر لیا چھبیسویں جمادی الآخر سنہ مذکور میں بغداد میں مستقر ہوا اوسنے خلیفہ کی امارت کو بھی ترقی دی اور مال و اسباب بہت اوس پاس بھیجا۔

ذکر بختیار کے مکہ میں پھر آنے کا

جب بختیار گرفتار ہوا اوسکا بیٹا مرزبان بصرہ میں حاکم تھا اوسکو جب باپ کے قید ہونے کی خبر پہونچی کن الدولہ کو اوسنے ایک خط شکایت میں لکھا جب کن الدولہ کو یہ خبر پہونچی ناگوار گذرا اپنے آپکو زمین پر گرایا اور کھانا پینا موقوف کیا یہانتک کہ بیمار ہو گیا عضد الدولہ کو بہت سخت سست لکھ بھیجا۔ عضد الدولہ نے اوس سے پوچھا کہ بختیار خوش اپنے ملک کے فارس کے ملکوں میں ہے؟ لیوے تو بہتر ہے رکن الدولہ نے یہ سنکر ارادہ قاصر کے مار ڈالنے کا کیا اور کہا کہ اگر بختیار کو اوسکا ملک نہ دیگا تو میں تیرے پاس آؤنگا عضد الدولہ نے ابو الفتح بن عمید کو اپنے باپ رکن الدولہ پاس واسطے درستی کار کے بھیجا تھا رکن الدولہ نے اوسکو بہت بری طرح سے پھیر دیا جب عضد الدولہ نے خرابی امور سماعت باپ کے خفا ہونے

سے ملاحظہ کی مضطر ہوکر اتباع اپنے باپ کے امر کا کیا بختیار کو قید خانہ میں سے نکال دیا اور اوسکے ملک پر اوسے پھر بحال کیا پھر عضد الدولہ اس برس کے شوال میں فارس میں گیا

ذکر افتگین کے دمشق پر غلبہ پانے کا

افتگین معز الدولہ بن بویہ کے دوستوں میں تھا جب یہ بختیار سے وقت عضد الدولہ کے آنے کی بھاگا جیسے بیان ہوا پہلے حمص پھر دمشق میں گیا سردار وہاں کا زمان خادم معز علوی کی طرف سے تھا اہل دمشق نے افتگین سے ملکر زمان خادم کو نکال دیا اور معز کا خطبہ شعبان میں موقوف کیا افتگین دمشق پر عامل ہوا معز علوی نے مصر سے افتگین کی لڑائی کے واسطے شام کا ارادہ کیا حسب اتفاق معز اون روزوں میں فوت ہوا جیسے ہم بیان کرینگے اوسکا بیٹا عزیز حاکم ہوا اوسنے لشکر جوہر کا شام پر بھیجا اوسنے دمشق میں جاکر افتگین کو گھیر لیا افتگین نے قرامطہ کو لکھا وہ دمشق میں آئے جب اوسکے قریب پہنچے جوہر مصر کو پھر گیا افتگین معہ قرامطہ اوسکے پیچھے روانہ ہوئے اونکے ساتھ اور لوگ بھی بہت جمع ہوگئے بنے رملہ میں جاکر جوہر سے ملے جوہر اپنے کو اونسے ضعیف جانکر عسقلان میں گیا اونہوں نے اوسی گھیر لیا یہانتک کہ جوہر بھوکہہ سے قریب ہلاکت پہنچا اوسوقت افتگین کے پاس بہت سا مال بھیجکر کہلا بھیجا کہ تو احسان کرکے چھوڑ دے افتگین وہاں سے کوچ کرگیا اور جوہر مصر میں گیا عزیز کو صورت حال سے مطلع کیا عزیز بذات خود شام کی طرف چلا جب ظاہر رملہ میں پہنچا تو افتگین معہ قرامطہ اوسکے ملے اون دونوں میں لڑائی ہوئی افتگین معہ قرامطہ کے بھاگا بہت لوگ اوسکے مارے گئے اور قید ہوئے عزیز نے حکم دیا کہ جو افتگین کو پکڑ کر لاوے اوسے ایک لاکھ دینار انعام ملیگا افتگین بھاگا پھرتا تھا جب مفرح بن دغفل طائی کے گھر میں اوترا اوسنے باوجود یارانہ کے اوسے گرفتار کیا اور عزیز کو آگاہ کیا کہ میں نے افتگین کو قید کیا ہے انعام مقررہ میرے پاس بھیجدے اوسنے مال انعام بھیجا اور اوسکو بلوایا جب افتگین بندھا ہوا عزیز کے آگے آیا اوسنے اوسے کھولدیا اور ایک خیمہ اوسکے واسطے ایستادہ کروایا اور اوسکے یاروں کو بھی جو قید تھے کہولکر اوسکے پاس بھیجا اور مال اور خلعت اوسکے پاس بھیجا پھر عزیز مصر میں آیا افتگین بھی اوسکے ساتھ کمال عزت اور توقیر سے رہتا تھا عزت اوسکی ہمیشہ رہی یہانتک کہ وہ مصر میں راہی ملک بقا کا ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۶۵ھ ہجری

ذکر معز علوی کے مرنے اور اوسکے بیٹے عزیز کے حاکم ہونیکا

اِس برس میں معز الدین اللہ ابوتمیم معد بن منصور باللہ اسماعیل بن قایم بامر اللہ ابوالقاسم محمد بن مہدی عبید اللہ علوی جسنے مصر میں ستر ہویں ربیع الاول کو وفات پائی پیدائش اسکی گیارہویں ماہ رمضان ۳۱۹ھ ہجری کو مہدیہ میں جو افریقہ سے متعلق ہے ہوئی پس اسکی عمر پنتالیس برس چھ مہینے کی تقریباً ہوئی یہ نجوم میں کمال رکھتا تھا اقوال نجومیوں پر عمل کرتا اور فاضل بھی تھا جب یہ مرگیا اوسکے بیٹے عزیز نے اوسکی موت چھپائی اور اس برس کی عید قربان کے روز ظاہر کیا لوگوں نے اوسکی بیعت کی اِس برس کے اخیر اور سال آیندہ کے اول میں ابوالقاسم بن حسن بن علی بن ابوالحسین امیر صقلیہ کا واسطے لڑائی کے گیا اور شہر مینا کو فتح کیا پھر کشا میں گیا اوسے بھی فتح کیا اور قلعہ حلوی بھی لیا نشان اِسکے نواحی قلوریہ میں پہلے لوٹ مار بہت کی سوائے اِنکے اور شہروں کو بھی فتح کیا۔ اِسی برس میں عزیز علوی کا خطبہ مکہ میں پڑھا گیا اِسی برس میں ثابت بن سنان بن قرہ صاحب تاریخ جان بحق تسلیم ہوا۔ اِسی برس میں اور کہتے ہیں ۳۶۶ھ ہجری میں اور بعضے ۳۶۷ھ میں بھی کہتے ہیں ابوبکر جسکا نام محمد تھا بن علی بن اسماعیل قفال شاشی فقیہہ شافعی مرگیا یہ ایسا امام تھا کہ علمائے ماوراالنہر میں اسکے زمانہ میں کوئی اوسکا مثل نہ تھا یہ عراق وشام وحجاز میں گیا فقہ اسنے ابن سریج سے پڑھی روایت کرتا ہے محمد بن جریر طبری سے اور اوسے حاکم بن مندہ اور جماعت کثیر روایت کرتے ہیں ابوبکر قفال باپ قاسم کا مصنف کتاب تقریب کا ہے جسے نہایہ اور وسیط اور بسیط میں نقل کرتے ہیں۔ غزالی نے باب ثانی کتاب مذہب میں اوسکا ذکر کیا ہے لیکن اوسنے غلطی سے ابوالقاسم لکھا ہے حقیقت میں وہ قاسم ہے یہ تقریب وہ تقریب نہیں ہے جو سلیم رازی کی ہے قاسم بن قفال شاشی منسوب شاش کی طرف وہ ایک شہر اور اقلیم ہے نہر سیحون کے پاس زمین ترک میں اور ابوبکر محمد شاشی مذکور غیر ہے ابوبکر محمد شاشی صاحب عمدہ اور کتاب مستظہر ہے۔ حال اِسکا انشاءاللہ تعالیٰ ہم ۵۰۰ھ پانسو ہجری میں لکھیں گے یہ شاشی قفال مذکور سے پیچھے ہے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۶ ہجری

ذکر رکن الدولہ کے مرنے کا

محرم میں رکن الدولہ حسن بن بویہ فوت ہوا اسکا بیٹا عضد الدولہ اسکے بعد خلیفہ ہوا اوسکی حکومت کے وقت عمر رکن الدولہ کی ستر برس سے تجاوز کر گئی تھی امارت اوسکی چوالیس ۴۴ برس رہی چونکہ اسنے نیکی بہت کی تھی اسواسطے اوسنے دین و دنیا دونو لئے اسنے اپنے بیٹے فخر الدولہ کو ہمدان اور اعمال جبل دیا اور مویدالدولہ پر اصفہان اور متعلقات اوسکے دیکر اون دونوں کو اونکے بھائی عضد الدولہ کے تابع کیا ان شہروں میں۔

ذکر عضد الدولہ کے عراق جانے کا

اس برس میں بعد مرنے رکن الدولہ کے عضد الدولہ عراق میں گیا بختیار اوس سے لڑنے کو نکلا اہواز پر لڑائی ہوئی بختیار کے لشکر سے اکثر ہل گئے یہ دیکھ کر بختیار بھاگا واسط میں عضد الدولہ لشکر لیکر بصرہ پر عامل ہوا پھر بختیار بغداد میں گیا اور عضد الدولہ بصرہ اور اوس نواحی میں گیا وہاں کا بندوبست کر لیا اسی حالت میں سال تمام ہوا۔

ذکر ابتدائے دولت سبکتگین کا

اس برس میں سبکتگین شہر غزنہ پر حاکم ہوا سبکتگین ابو اسحاق بن تبکین غلاموں میں سے تھا تبکین سردار لشکر غزنہ کا تھا جو سامانیہ میں تھا سبکتگین اپنے آقا کے آگے بہ سبب عقلمندی اور شجاعت کے بہت مقرب تھا جب ابو اسحاق مرگیا اوسکا کوئی بیٹا نہ تھا لشکر نے متفق ہوکر سبکتگین کو اپنا سردار بنایا کیونکہ اوس میں اچھی صفتیں تھیں اوسکی اطاعت قبول کی اور قسم کھائی پھر سبکتگین کی شان بڑھتی گئی اور قدر زیادہ ہوتی گئی بلاد ہند سے یہ لڑکر بست اور قصدار پر حاکم ہوا۔ اسی برس میں منصور بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل بن احمد بن اسد بن سامان حاکم خراسان اور ماوراء النہر کا پندرہویں شوال کو بخارا میں فوت ہوا پندرہ برس یہ حاکم رہا اسکے بعد اسکا بیٹا نوح بن منصور تیرہ برس کی عمر میں حاکم ہوا۔ اس برس میں قاضی منذر بن سعید بلوطی قاضی قضاۃ اندلس مرگیا یہ امام فقیہہ خطیب شاعر دیندار تھا۔ اس برس میں عضد الدولہ نے علی ابو الفتح بن عمید اپنے باپ کے وزیر کو گرفتار کیا ایک آنکھ اوسکی کانٹری کی اور ناک اوسکی کاٹی

ابو الفتح جس رات قید ہوا کمہایت خوش تہا اپنے مصاحبوں کو بلوا کر سونے کے برتن اور شیشہ کے اور خوشبایات اقسام اقسام کی جو کسی کو میسر نہ ہو سکتی تہیں منگوائیں اور شراب پی اور شعر بنا کر گائے اور یہانتک عالم خوشی میں شراب پی کہ نشہ میں بیہوش ہو گیا۔ اسی رات کی صبح کو قید ہوا۔

ذکر حکم اموی حاکم اندلس کے مرنیکا جسکا لقب منتصر تہا

اس برس میں حکم بن عبد الرحمن ناصر بن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن حکم بن ہشام بن عبد الرحمن داخل بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک بن مروان اموی حاکم اندلس کا فوت ہوا امارت اسکی پندرہ برس پانچ مہینے رہی عمر اسکی ترسٹہ برس سات مہینے کی تہی یہ فقیہہ عالم تواریخ وغیرہ کا تہا اسنے اپنے بیٹے ہشام بن حکم کو اپنا ولیعہد کیا۔ دس برس کی عمر میں اوس کا لقب موید باللہ رکہا جب وہ مر گیا تو سب نے اوسکے بیٹے ہشام کی بیعت کی جب موید ہشام کی خلافت پر بیعت ہوئی عمر اوسکی دس برس کی تہی ابو عامر محمد بن عبد اللہ بن ابی عامر محمد بن الولید بن یزید معافری قحطانی اجرائے احکام اور کاروبار کرتا ابو عامر مذکور کا لقب منصور تہا یہ تمام دولت پر مستولی ہوا موید کو چہپا رکہا کسی کو اوسکے پاس جانے نہ دیا اور نہ دیکہنے دیتا اور اپنی حکومت چاہی ابو عامر مذکور رہنے والا جزیرہ خضرا کا جو اندلس کے متعلقات سے ہے تہا نام اوسکا طرشن تہا منصور نے قرطبہ میں علوم پڑہے یہ بہت پاک نفس تہا بلند مرتبہ علوم پر پہنچا فضلا اوس پاس جمع ہوئے یہ اکثر فرنگیوں سے لڑا یہانتک کہ پچاس لڑائیاں لڑا عجائبات سے یہ تہا کہ صاعد بن حسن لغوی نے منصور کے پاس ایک شیر کہ اوسکی گردن میں ایک رسی بندہی ہوئی تہی بھیجا اور کچھ شعر منصور کی تعریف میں بھیجے اوسی زمانہ میں منصور نے لشکر واسطے لڑائی فرنگ کے بھیجا تہا اتفاقاً وہ فتحمند ہوا اسواسطے نام اوسکا عزیز سے بن سانجہ رکہا وہ شعر بہت تھے خدا تعالی کی قدرت کاملہ دیکہو کہ اوسکا لشکر عزیز مذکور میں اوسی دن قید ہوا جس روز کہ شیر کا ہدیہ کیا تہا قید کرنا عزیز کا اور یہ واقع ربیع الآخر ۳۸۵ھ ہجری میں ہوا منصور اپنی مرتبہ پر رہا یہانتک کہ ۳۹۲ھ ہجری میں فوت ہوا اسکا بیان آگے آویگا۔

ذکر شریف کے ملک حلب میں پھر آنے کا

سبب اسکا یہ تہا کہ جب قرعوبہ اور ابو المعالی شریف میں جو کچھہ کہ ہمنے پہلے لکھا تہا گذرا جسے قرعوبہ حلب پر عامل ہوا اور ابو المعالی حماۃ میں رہا۔ ابو المعالی حماۃ میں تہا کہ مارقطاش غلام اوسکے باپ کا قلعہ برزیہ سے اس پاس پہنچا اوسکی بہت خدمت کی اور شہر حمص اوسکے واسطے بنایا اوسکو روم نے پہلے ویران کیا تہا قرعوبہ کا ایک غلام جسکا نام بکجور تھا قرعوبہ نے اوسکو اپنا نایب بنایا تھا اوسنے قوت پاکر اپنے مولا قرعوبہ کو پکڑلیا اور قلعہ حلب میں اوسکو قید کیا اور حلب میں بندوبست کرلیا وہاں کی رعایا نے ابو المعالی کے پاس یہ حال لکھا ابو المعالی حلب میں آیا بکجور کو امان دی اور قسم کہائی کہ میں تجھے حمص دونگا جب بکجور آیا تو اوسنے اوسے حکومت حمص کی دی اور ابو المعالی حلب کا مالک رہا اسی برس بیتون بن دشمگیر بن زیار فوت ہوا۔ اسی برس میں یوسف بن حسن جنابی قرمطی صاحب ہجر نے انتقال کیا پیدائش اسکی ۳۸۰ ہجری میں ہوئی تہی قرامطہ کی حکومت چہہ نفر پر بالاشتراک ہوئی اونکا نام سادہ تھا۔

پھر شروع ہوا ۳۷۶ ہجری

ذکر عضد الدولہ کے غلبہ کا عراق وغیرہ پر اور قتل بختیار کا

اسی برس میں عضد الدولہ عراق میں گیا اور بختیار کو لکھا کہ ان شہروں سے نکل جو تجھے شہر چاہو نگا تجھے دونگا بختیار نے یہ قبول کیا عضد الدولہ نے اوسے خلعت بھیجا اوسنے پہنا اور شام کی طرف گیا عضد الدولہ بغداد میں آیا وہاں رہکر وزیر بختیار کو قتل کیا جسکا نام ابن بقیہہ تہا اوسکا گھر لوٹا ابو الحسن انباری نے اپنے قصیدہ میں اوسکا مرثیہ کہا ہے بختیار کے ساتھہ حمدان بن ناصر الدولہ نے بہی کیا تہا اوسے بختیار کو ملک موصل کی طمع دی اور اوسکی تنگی اور سہولت اوسکے سامنے بیان کی اور ابو تغلب کی حکومت اوسکی آنکہہ میں بڑی کروائی بختیار موصل کی طرف روانہ ہوا ابو تغلب نے بختیار کو کہلا بہیجا اگر تو حمدان کو مجہے دیتا میں تیرے ساتھہ ہوتا اور عضد الدولہ سے لڑتا بلکہ اوسے عراق سے نکالتا تب بختیار نے حمدان اور اوسکے متعلقات پر قبضہ کرکے اپنے بھائی ابو تغلب کو دیا اس عرصہ میں اسی ایک امر نالایق سرزد ہوا بہائی ابو تغلب نے اوسے قید کرلیا ابو تغلب اپنے اور بختیار کے لشکر کو لیکر عضد الدولہ پر چلا عضد الدولہ بہی بغداد سے اونکی طرف آتا تہا قصر حمص پر جو لڑائی مکریت سے ہے اٹہارہویں شوال اس برس میں یہ دونوں ملے

عضد الدولہ نے اون دونوں کو شکست دی اور بختیار کو پکڑ کر قتل کیا پھر عضد الدولہ موصل کی طرف گیا ابو تغلب میافارقین کی طرف بھاگا عضد الدولہ نے اُسکے پیچھے لشکر مع ابوالوفی سردار کے روانہ کیا جب یہ میافارقین میں پہنچا ابو تغلب بدلیس میں گیا لشکر عضد الدولہ کا جب وہاں گیا تو بلاد روم کی طرف بھاگا لشکر اوسکے پیچھے وہاں بھی گیا تب وہاں اون دونوں میں لڑائی ہوئی ابو تغلب نے فتح پائی اور لشکر عضد الدولہ کا بھاگا پھر ابو تغلب قلعہ زیاد میں جو اب خرت برت مشہور ہے گیا وہاں سے آمد کیا وہاں رہا اسی برس میں محمد بن عبد الرحمن معروف ابن قریعہ بغدادی جو قاضی سندیہ دیہ کا تھا جو متعلقات بغداد سے بے فوت ہوا یہ شخص حاضر جوابی میں یکتائے روزگار تھا خواہ سوال فصاحت الفاظ سے ہو یا ملاحت سے یہ شخص مہلبی کا مصاحب خاص تھا سب سردار اوس زمانہ کے اوس سے کھیلتے اور باتیں سنسی کی اوس سے پوچھتے یہ اونکا جواب بے توقف لکھتا وزیر مہلبی بھی اوس گروہ کو جو مسایل ہزلیہ اوس سے پوچھتے تھے تحریص کرتا تھا یہ سب کا جواب بیتا ہا سندیہ قصریہ ہے پھر عیسیٰ پر بغداد اور انبار کے درمیان حالت نسبت میں سندوالی کہتے ہیں یا کہ اوسکی طرف منسوب ہیں اور سند کی طرف منسوب ہونے میں فرق ہو جائے۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۸ ہجری۔ اس برس میں ابوالوفی سردار لشکر عضد الدولہ نے میافارقین کو امن سے فتح کیا ابو تغلب نے حال فتح کا جب سُنا اندی رجبہ میں آیا لشکر عضد الدولہ کا چلا گیا اور دیار بکر پر متولی ہوا پھر دیار مضر پر حاکم ہوا مُظفر فناد مجمہ سے ہے عضد الدولہ بھی بغداد میں گیا ابو تغلب دمشق میں آیا اوس زمانہ میں قسام جو افتگین سے سازش رکھتا اور اوسے سردار اپنا جانتا تھا دمشق پر غلبہ کئے ہوئے تھا دمشق پر متولی ہوا خطبہ وہاں عزیز صاحب کا پڑھا جاتا تھا جب ابو تغلب دمشق میں آیا قسام اوسے آنے سے مانع ہوا اور لڑائی ہوئی تغلب طبریہ میں چلا گیا اسی برس میں قاضی ابو سعید حسن بن عبد اللہ سیرافی نحوی مصنف شرح کتاب سیبویہ کا جان بحق تسلیم ہوا یہ فاضل فقیہہ مہندس منطقی تھا عمر اوسکی چوراسی برس کی ہوئی اسکے بعد ابو محمد معروف حکم جانب شرقی بغداد پر حاکم ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۶۹ ہجری

ذکر ابوتغلب بن ناصر الدولہ بن حمدان کے مرنے کا

ابوتغلب دمشق سے طبریہ میں گیا جیسا بیان ہوا پھر رملہ میں گیا اس برس کے محرم میں اس جبہ میں ذعفل بن مفرج طائی اور ایک سردار عزیز کے سرداروں میں سے جسکا نام فضل تہا معہ لشکر کے جسے عزیز نے شام پر بھیجا تھا وہاں تہا یہ سب ابوتغلب سے لڑنے کو چلے۔ ابوتغلب کے پاس سوائے سات سو مرد کے کہ اوسکے اور اوسکے باپ کے غلام تھے نہ تہا اس سبب سے تغلب بہاگا اونہوں نے اوسکا تعاقب کرکے اوسے قید کیا ذعفل نے اوسے قتل کیا اور اوسکا سر عزیز مصر کے پاس بھیجا اوسکے ساتھ اوسکی بہن جمیلہ بنت ناصر الدولہ اور اوسکی جورو جو اوسکے چچا سیف الدولہ کی بیٹی تہی اوسکے ساتھ بھتیں اون دونوں کو بنو عقیل نے حلب میں ابن سیف الدولہ کے پاس بھیجا اوسنے اوسکی بہن کو اپنے پاس رکہا اور جمیلہ بنت ناصر الدولہ کو بغداد میں بھیجا اوسنے اوسے عضد الدولہ کے گھر کے حجرے میں بند کیا۔

ذکر عمران بن شاہین حاکم بطیحہ کے مرنے اور اوسکی خبر میں اور اوسکے بیٹے حسن بن عمران کے حاکم ہونے کا

عمران بن شاہین جابدہ کا رہنے والا تہا اوس سے ازبسکہ خطائیں سرزد ہوئیں تہیں بادشاہ سے ڈر کر بطیحہ کو بہاگا۔ قصب واسط کے درمیان میں رہنے لگا اور معاش یہ مقرر کی کہ مچھلیاں اور دریائی جانور پر گذارا کرتا اوسکے پاس بہت شکاری اور راہ زن جمع ہوئے اور قوت پکڑی جب اوسکی ریاست اور حکومت کو قوت ہوئی تب اوسنے کنار بطیحہ کو لیا اس نواحی پر غلبہ کرکے سنہ ۳۳۸ ہجری میں وہاں حکومت پکڑی معز الدولہ ہی کے زمانہ میں معز الدولہ نے اوسکی طرف لشکر متواتر بھیجا لیکن فتح نہ پائی معز الدولہ اوسی زمانہ میں جبکہ اوسکا لشکر عمران مذکور کو گہیرے تہا مرگیا بختیار نے حاکم ہوکر لشکر کے پھر آنے کا بعد آدمیں حکم دیا وہ پہر آئے پہر بختیار اور عمران میں کئی لڑائیاں ہوئیں لیکن کوئی فتحمند نہ ہوا جب اوسنے بادشاہوں اور خلیفہ کو بلوایا امد بہت

مکر کئے لیکن کچھ فایدہ نہ ہوا آخر کار اوسی کی بادشاہت میں اس برس کے محرم میں دفعتہً مر گیا مدت اوسکی بادشاہت ابتدائے سرداری سے قریب چالیس برس کی تھی جب فوت ہوا اوسکی جائے بطیحہ پر اوسکا بیٹا حسن بن عمران بن شاہین ہوا عضد الدولہ نے ازراہ طمع اوسپر لشکر بھیجا آخر کار حسن بن عمران نے کچھ مال عضد الدولہ سے سالیانہ مقرر کر کے صلح کی اس برس میں عضد الدولہ اپنے بھائی کے ملک میں گیا جسکا نام فخر الدولہ تھا کیونکہ ان دونوں میں کچھ رنجش ہو گئی تھی فخر الدولہ وہاں سے بھاگ کر شمس معالی قابوس بن وشمگیر پاس گیا قابوس نے اوسکی بہت عزت کی عضد الدولہ اپنے بھائی فخر الدولہ کے ملک پر قابض ہوا یعنی ہمدان اور ری اور اونکے درمیان کے ملک پر۔ پھر عضد الدولہ وہاں سے خسرو بہ کردی کے شہروں پر گیا اونکا بھی بندوبست کر لیا اس سفر میں عضد الدولہ کو صرع کی بیماری لاحق ہوئی لیکن وہ چھپاتا تھا اور پہلکڑا ایسا ہوا کہ کچھ بولتا نہ تھا مگر جب کہ بہت کوشش سے کہتا اوسکو بھی چھپاتا یہ دنیا کسی سے صفائی نہیں رکھتی۔ اس برس میں عضد الدولہ نے اکراد بکاریہ پر جو متعلقات موصل سے تھا لشکر بھیجا اونہوں نے بعد لڑنے اور قلعہ بند ہونے کے اپنے قلعے اونہیں دیئے اور معہ لشکر موصل کو چلے گئے اسی برس میں طائع اللہ نے عضد الدولہ کی بیٹی سے نکاح کیا اسی برس میں ثابت بن ابراہیم حرانی مطیب صابی کہ طبیب حاذق تھا مر گیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۷۱ ہجری۔ اس برس میں احدب مزور فوت ہوا یہ شخص ہر کسی کا خط ایسا لکھتا کہ معلوم نہ ہوتا کہ یہ اوسکا ہے یا اور کا عضد الدولہ اوسکے خط سے بادشاہ کہ اونسے لڑنے آتے تھے بمقتضائے حال فساد برپا کرتا۔ اس برس میں عضد الدولہ کے پاس تحفہ حاکم یمن کے پاس سے آیا اوسمیں ایک تحفہ عنبر کا تھا جسکا وزن چھپن رطل تھا دی تھا اس برس میں ازہری ابو منصور محمد بن احمد بن ازہری طلحہ لغوی امام مشہور تھا فوت ہوا یہ فقیہہ شافعی مذہب تھا لغت کا اسنے بہت شغل کیا اور ایک کتاب تہذیب نام لغت میں تصنیف کی جو دس جلد سے زیادہ ہے اور الفاظ غریبہ میں بھی جسے فقہا استعمال کرتے اوسی کی کتاب ہے۔ پیدائش اوسکی سنہ ۲۸۲ ہجری میں ہوئی۔ ازہری منسوب ہے ازہر کی طرف جو اوسکا دادا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۷۲ ہجری۔ اس برس میں عضد الدولہ بلاد طبرستان

وجرجان پر عامل ہوا حاکم وہاں کا قابوس بن وشمگیر معہ فخر الدولہ علی بھائی عضد الدولہ کے وہاں سے چلا گیا باعث اسکا یہ تھا کہ عضد الدولہ نے قابوس سے اپنے بھائی کو طلب کیا۔ قابوس نے اس سے انکار کیا۔ اسی برس میں عضد الدولہ نے قاضی محسن بن علی تنوخی حنفی کو پکڑ لیا یہ تعصب بہت رکھتا تھا شافعی سے اور کچھ شافعی کے حق میں کہتا تھا اس برس میں عضد الدولہ نے ابو اسحاق ابراہیم صابی کو چھوڑ دیا اور ۳۶۷ھ ہجری میں گرفتار کیا تھا اس سبب سے کہ وہ خطوط میں نصیحت لکھا کرتا تھا اپنے صاحب بختیار کو یہ امر کمال تعجب کا تھا کیونکہ آدمی کا اپنے حاکم کو نصیحت کرنا لازم نہیں اور اوسکی عیب چینی بجا ہے اسی برس میں عضد الدولہ نے قاضی ابوبکر محمد بن طیب اشعری معروف ابن باقلانی کو ملک روم میں جواب خط میں جو اوس پاس سے آیا تھا روانہ کیا اسی برس میں ابوبکر احمد بن ابراہیم بن اسماعیل اسماعیلی فقیہہ شافعی جرجانی اور امام محمد بن احمد بن عبد اللہ مروزی فقیہہ شافعی فوت ہوئے یہ عالم حدیث وغیرہ تھا روایت کی ہے صحیح بخاری نے فربری سے۔

پھر شروع ہوا ۳۷۲ھ ہجری اس برس میں عزیز علوی حاکم مصر نے لشکر معہ بکتگین کے شام پر بھیجا یہ فلسطین تک پہنچے وہاں مفرج بن جراح حاکم تھا اور لوگ اوسپر بہت جمع تھے اونمیں بہت لڑائی ہوئی ابن جراح بھاگا لوگ بہت مارے گئے اور لٹے پھر بکتگین دمشق میں گیا قسام وہاں کا متولی لڑنے کو آیا بکتگین نے غلبہ کر کے دمشق کو لے لیا اور قسام کو پکڑ کر مصر میں عزیز کے پاس بھیجا۔ مصر میں آپ رہ کر فتنہ دور کیا۔

ذکر عضد الدولہ کے مرنے کا

عضد الدولہ فنا خسرو بن رکن الدولہ حسن بن بویہ آٹھویں شوال اس برس میں بہ سبب مرض کے کئی بار عود کرنے کے فوت ہوا مشہد علی علیہ السلام میں دفن ہوا امارت اسکی عراق میں پانچ برس چھ مہینے تھی عمر اسکی سنتالیس برس کی ہوئی کہتے ہیں حالت احتضار میں اسکی زبان سے کچھ نہ نکلتا تھا بجز اسکے کہ میرے مال اور حکومت نے کچھ فایدہ نہ دیا یہ فاضل عاقل ناظم صاحب ہیبت تھا اسی نے مدینہ نبی میں چار دیواری بنائی اسنے شعر بھی کہے ہیں عضد الدولہ علم اور اہل علم کو دوست رکھتا تھا علماء چار طرف سے اوسپر جمع آئے اور اوسکے واسطے کتابیں لکھیں از انجملہ الیضاح نحو میں اور

اور حجتہ قراۃ ہیں اور ملکی طب میں اور تاجی تاریخ و یلم میں اور سوائے اسکے بھی تصنیف ہوئیں جب عضد الدولہ مرگیا سردار اور اُمرا نے اوسکے بیٹے کو لیجا کر مرزبان پر اجماع کر کے بیعت کی اور حاکم کر کے صمصام الدولہ خطاب دیا اوسکا بھائی شرزیک ابن عضد الدولہ کرمان میں تھا جب اوسکے باپ کے مرنے کی خبر پہونچی اوسنے فارس پر قبضہ کیا اور اپنے بھائی کا خطبہ موقوف کیا۔ اسی برس میں ابوالفرج محمد بن عمران بن شاہین اپنے بھائی حسن بن عمران حاکم بطیحہ کو مار کر آپ اُنکا حاکم ہوا

پھر شروع ہوا ۳۷۳ ہجری اس برس میں موید الدولہ بن رکن الدولہ حسن بن بویہ خوانیق میں فوت ہوا اسکو عضد الدولہ نے وہاں بٹھایا تھا اوسکا ملک اوس پاس تھا۔ اور اوسکے بھائی فخر الدولہ کا ملک بھی اوسی کو دیا عمر موید الدولہ کی تنتالیس ۴۳ برس کی تھی اسکا بھائی فخر الدولہ علی قابوس بن وشمگیر بن زیار کے ساتھ تھا جیسے بیان ہوا جب موید الدولہ فوت ہوا سردار لشکر کے فخر الدولہ کی اطاعت پر متفق ہوئے اور اوسکو لکھکر بُلایا جب وہ آیا تب اپنے ملک پر بغیر لڑائی جھگڑے کے قابض ہوا یہ امر رمضان برس ہذا میں واقع ہوا فخر الدولہ کو خبر خلیفہ کے خلع کرنے اور ولی عہد کرنیکی پہونچی۔

ذکر حکومت بکجور کا دمشق میں

پہلے ہم بیان کر چکے ہیں کہ بکجور غلام قرعویہ کا تھا قرعویہ نے ملک حلب پر قبضہ کیا جب ابوالمعالی سعد الدولہ بن سیف الدولہ بن حمدان وہاں گیا اوسنے بکجور سے حلب چھین لیا اور حمص کا اوسے حاکم کیا بکجور ایک مدت وہاں کا حاکم رہا یعنی اس برس تک پھر عزیز صاحب مصر کو اسنے ولایت دمشق میں لکھا اوسنے قبول کیا اور بلتگین کو جو دمشق کا عامل تھا لکھا کہ دمشق بکجور کو دیدے اور آپ مصر میں آوے اوسنے بموجب حکم کے بکجور کو ملک دمشق دیا ماہ رجب میں بکجور وہاں حاکم مستقل ہو کر بدخصلت ہو گیا اسی برس میں سردار لشکر عمران بن شاہین کی ابوالفرج محمد بن عمران قتل پر اوسکی بدخلقی کے واسطے متفق ہوئے اور ابوالمعالی بن حسن بن عمران بن شاہین کو ہر چند بچہ تھا وہاں بٹھایا مظفر بن علی چوبدار تدبیر امارت کرتا تھا یہ چوبدار اوسکے دادا عمران کے بڑے سرداروں میں تھا بعد ایک مدت کے چوبدار مذکور نے ابوالمعالی کو مع اوسکی ماں کے واسطے بھیجا مظفر مذکور بطیحہ پر مستقل ہوا۔ عمران بن شاہین

کا گھر اسنے ڈہایا اسی برس کے ذالحجہ میں یوسف بلکین بن زیری امیر افریقہ مرگیا اسکے بعد اسکا بیٹا منصور بن یوسف بن زیری حاکم ہوا عزیز باللہ کو اوسنے تحفہ بھیجا جسکی قیمت دس لاکھ تھی

پھر شروع ہوا ۳۷۴ھ ہجری اس برس میں ابوطریف علیان بن ثمال خفاجی حمانہ کوفہ پر حاکم ہوا یہ پہلی عمارت تھی جو ثمال نے بنائی اس برس میں ابوالفتح محمد بن حسن موصلی حافظ مشہور مرگیا اس برس میں میافارقین میں خطیب ابویحیی عبدالرحیم بن محمد بن اسماعیل بن بناتہ مشہور صاحب خطبوں کا فوت ہوا یہ علم ادب میں امام تھا اس پر اتفاق ہے کہ اسکے خطبہ کے برابر خطبہ نہیں بنا حلب میں ایک مدت یہ خطیب رہا پھر بتنی کے ساتھ سیف الدولہ بن حمدان کی خدمت میں رہا یہ شخص مرد صالح تھا اسنے جناب رسالت مآب کو خواب میں دیکھا تھا کہ آپ فرماتے ہیں شاباش ای خطیبوں کے خطیب کیونکر تو کہتا ہے گویا کہ وہ آنکھ کے واسطے روشنی نہ تھی خطیب نے تتمہ اس خطبہ کا جو خطبہ مناام مشہور ہے کہا جناب رسول صلعم نے اوسے قریب کیا خطیب نے۔ بعد اس خواب کے تین روز تک کچھ کہا یا اور نہ اوسے خواہش ہوئی اور اوس میں سے خوشبو مشک کی آتی تھی بعد اسکے تھوڑے روز زندہ رہا پیدائش اوسکی ۳۳۵ھ ہجری میں ہوئی تھی۔

پھر شروع ہوا ۳۷۵ھ ہجری اس برس میں قرامطہ نے معہ چند آدمیوں کے قصد کوفہ کا کرکے اوسے فتح کیا اور لوٹا صمصام الدولہ بن عضدالدولہ نے اونپر لشکر بھیجا تب قرامطہ شکست کہا کر بھاگے لوگ اونکے بہت قتل ہوئے بہیبت اونکی جاتی رہی ابن اثیر نے اس برس کے حوادث میں لکھا ہے کہ اس برس میں جانور پرندے دریائے عمان میں سے نکلے جہاں تھے بڑے تھے پل پر آنکر ٹھہرے اور باواز بلند چلا کر نہایت فصاحت سے تین مرتبہ بولے پھر دریا میں گھس گئے اسیطرح تین روز تک معاملہ رہا پھر نہ دکھائی دیئے۔

پھر شروع ہوا ۳۷۶ھ ہجری

ذکر شرف الدولہ کے عراق پر مالک ہونے اور اپنے بھائی صمصام الدولہ کے گرفتار کرنے کا

اس برس میں شرف الدولہ شیرزیک بن عضدالدولہ اہواز سے واسط میں آیا اور وہاں

حاکم ہوا۔ صمصام الدولہ کی یاروں نے موصل وغیرہ کے جانے کا مشورہ دیا مگر صمصام الدولہ نے قبول نہ کرکے معہ چند خواص اپنے بھائی شرف الدولہ پاس پناہ لینے گیا اوس سے شرف الدولہ نے ملکر بہت خوشی کی جب اوسکے پاس سے اوٹھا تب حکم کیا کہ اوسے گرفتار کریں شرف الدولہ شہر زیک ماہ رمضان میں بغداد میں داخل ہوا اوسی کا بھائی صمصام الدولہ اوسکے ساتھ متعدد تہا امارت صمصام الدولہ کی بغداد میں تین برس رہی پہر اسے فارس میں لیجا کر وہاں کے قلعہ میں قید کیا۔ اسی برس میں مظفر چوبدار حاکم بطیحہ مرگیا بعد اوسکے اوسکا بہانجا ابوالحسن علی بن نصر اوسکی جائے ہوا اوس پاس تقلید بغداد سے بطیحہ میں پہونچی مہذب الدولہ اوسکا لقب ٹھہرا نیک سیرت اور باخیر تھا۔ اسی برس بغداد میں ابوعلی حسین بن احمد بن عبد الغفار فارسی نحوی مفصل کتاب الیضاح کا نویں برس سے تجاوز کرکے فوت ہوا اسکو معتزلی بھی کہتے ہیں پیدائش اسکی شہر فسا میں اور طالب علمی بغداد میں کی تہی یہ اپنے وقت کا امام تہا شہروں میں بہت پہرا حلب میں سیف الدولہ بن حمدان کے پاس ایک مدت رہا اوسکی تصانیف سے تذکیر ایک بڑی کتاب اور کتاب مقصور وممدود اور کتاب حجۃ قراۃ اور کتاب مائۃ عامل اور کتاب مسایل جلیاب اور سوائے اسکے ہیں۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۷۷ھ اور سنہ ۳۷۸ ہجری نبوی

اس برس میں عزیز حاکم مصر علوی نے لشکر معہ سردار منجر خادم کی دمشق پر واسکے معزولی بکجور کے روانہ کیا جب قریب پہونچے بکجور نے نکلکر دریا پاس لڑائی کی لیکن تاب لڑائی کی نہ لاکر شہر بند ہوکر امان چاہی منجر نے امان دی۔ بکجور وہاں سے رقہ میں گیا اوسپر قابض ہوا۔ منجر دمشق میں امیر ہوا وہاں کی رعایا سے اچہا سلوک کرتا اسی برس کے محرم میں صاحب ابن عباد نے فخر الدولہ بن رکن الدولہ حسن پاس دینار بھیجا جسکا وزن ہزار مثقال کا تہا اوسپر سکہ تہا شعر

لو احمر یحکی الشمس سکا وصورت ٭ فاوصافها مشتقة من صفاته ای

اس برس میں ابوحامد محمد بن محمد بن احمد بن اسحٰق نیشاپوری صاحب تصانیف مشہور کا مرگیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۷۹ ہجری

اس برس میں شرف الدولہ محمد شیرازی نے خبر اس کو واسطے اپنے بہائی صمصام الدولہ مرزبان کے اندہا کرنے کے بھیجا اسنے بعد موت

شرف الدولہ کے جس قلعہ میں کہ صمصام الدولہ قید تھا بھیجکر اوسے اندھا کیا۔

ذکر شرف الدولہ کے مرنے کا

اِس برس میں پہلی جمادی الآخر کو شرف الدولہ ابوالفارس شیرزیک بن عضد الدولہ استسقا سے جہان بحق تسلیم ہوا مشہد علی ابن ابی طالب میں اوسکو لیجاکر دفن کیا امارت اِسکی اعراق میں دو برس آٹھ مہینے رہی عمر اسکی اٹھائیس برس پانچ مہینے کی تھی بعد اِسکے مرنے کے اسکا بھائی ابونصر بہاء الدولہ اِسکی جائی ہوا بعضوں نے اوسکا نام خاشاد بن عضد الدولہ بھی لکھا ہے۔ طائع نے اوسے خلعت اور بادشاہت دی۔

ذکر بغداد کے فتنہ کا

اِس برس میں دیلم اور ترکوں میں فتنہ برپا ہوا پانچ دن تک لڑائی رہی بہاء الدولہ ہر چند گھر میں سے پیغام صلح بھیجتا لیکن سنتے نہ تھے جب دس بارہ روز لڑائی میں گذرے بہاؤالدولہ معہ ترکوں کے نکلا اوسوقت دیلم نے ضعیف ہوکر صلح کی رفتہ رفتہ ترکوں کو قوت اور دیلم کو ضعف ہوتا گیا

ذکر قادر کے بطیحہ کی طرف بھاگنے کا

اِس برس میں ابوالعباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بطیحہ کی طرف بھاگا وہاں کی حمایت میں رہا سبب اِسکا یہ تھا کہ جب امیر اسحق بن مقتدر قادر کا باپ راہی ملک بقا ہوا تو اوسکے بیٹے سمی قادر میں اور اوسکی بہن میں لڑائی ہوئی طائع اوس زمانہ میں بہ سبب بیماری کے بدمزاج ہو رہا تھا اوسکی بہن اپنے بھائی کو طائع کے پاس لیگئی اور کہا کہ میرے اِس بھائی نے تیری بیماری کے سبب خلافت لینی شروع کی ہے طائع یہ سُنکر اوسکے بھائی مذکور پر بہت خفا ہوا اور اوسکو قید میں بھیجا وہ وہاں سے بھاگا اور پھپکر بطیحہ میں گیا۔ جب مہذب الدولہ کی خدمت میں پہنچا اوسنے بہت تعظیم کی اور اچھی طرح سے اوسکی خدمت کی۔

ذکر بنی حمدان کے موصل میں پھر آنے کا

دونوں بیٹے ناصر الدولہ کے ابوطاہر ابراہیم اور ابوعبداللہ الحسین شرف الدولہ بن عضد الدولہ کی خدمت میں بغداد میں رہتے تھے جب شرف الدولہ فوت ہوا اور اوسکا بھائی بہاء الدولہ امیر ہوا ان دونوں نے موصل میں جانیکا اوس سے اِذن چاہا اوسنے کہا اچھا یہ دونوں موصل میں

گئے موصل کے عامل سے اور اون دونوں سے لڑائی ہوئی چونکہ ان دونوں کے ساتھ اہل موصل شریک تھے عامل موصل پر فتحیاب ہوکر اوسے معہ اوسکے لشکر کے بغداد کیطرف روانہ کیا اور آپ دونوں وہاں رہے اس برس میں محمد بن احمد بن عباس سلمی نقاش جو متکلمین اشعریہ سے تھا فوت ہوا۔

ذکر باد حاکم دیار بکر کی مار جانیکا اور ابتدائی دولت بنی مروان کا

اس برس میں باد حاکم دیار بکر نے دونوں بیٹوں ناصر الدولہ ابو طاہر ابراہیم اور ابو عبد اللہ جو حاکم موصل تھے اونکے ملک میں طمع کرکے اونپر آنے کا قصد کیا دونوں میں بہت لڑائی ہوئی آخر کار باد کو قتل کرکے اوسکا سر اوں دونوں پاس گیا باد مذکور ابو علی بن مروانگان کا ماموں تھا جب یہ مارا گیا ابو علی اوسکا بھانجا قلعہ کیفا میں آیا اوس قلعہ میں زوجہ باد مذکور کی رہتی تھی اوسے کہا کہ مجھے ماموں نے تیرے پاس واسطے کسی امر کے بھیجا ہے جب اوس پاس پہنچا تو اوسے اپنے ماموں کے مرنے سے آگاہ کیا اور اپنے ساتھ نکاح کرنے کی اوسے طمع دی وہ اسے ملک حصن وغیرہ پر موافق ہوئی ابو علی بن مروان نے نکلکر اپنے ماموں کی تمام شہر قلعہ قلعہ لیا بجدیکہ جو ملک اوسکے ماموں پاس تھا سب لیا پھر اوس میں اور ابو طاہر و ابو عبد اللہ ناصر الدولہ کے بیٹوں میں لڑایاں ہوئیں پھر ابو علی بن مروان نے مصر میں جاکر خلیفہ عزیز باللہ علوی سے ولایت حلب اور اوس نواحی کی سند لی پھر اپنے مکان میں دیار بکر سے آیا اس نواحی میں رہا یہانتک کہ اہل آمد نے اپنے شیخ عبد البر کے ساتھ متفق ہوکر ابو علی بن مروان کو دروازہ شہر سے نکلتے ہوئے پتھروں سے مارا قاتل اوسکا ابن دمنہ آمد کا رہنے والا تھا جب ابو علی بن مروان مارا گیا عبد البر شیخ آمد حاکم ہوا اور دمنہ کی بیٹی کر اپنے بیٹے کا نکاح کیا ابو دمنہ فوت پاکر عبد البر کو قتل کرکے آپ حاکم ہوا آمد کا۔ اور وہیں رہنے لگا ابو علی مروان کا ایک بھائی مہذب الدولہ نام تھا بعد قتل ابو علی وہ میافارقین میں آیا اوسے اور اور شہر ونکو جو اوسکے بھائی کے تھے اپنی حکومت میں لایا مہذب الدولہ کے لشکر میں شروہ نام ایک بڑا سردار تھا اوسنے ایک روز مہذب الدولہ کی دعوت کرکے اوسے وہیں قتل کیا اور اکثر بلاد بنی مروان پر آپ قابض ہوا یہ ۴۰۲ھ ہجری میں ہوا مہذب الدولہ کا ایک بھائی اور تھا اوسکا نام ابو نصر احمد تھا اوسکو اوسکے بھائی ابو علی بن مروان نے مقید کیا تھا مجرم کہ اوسنے خواب میں دیکھا تھا کہ آفتاب

میری بغل میں ہے اور میرے نصر نے وہ لیلیا اسواسطے اوسے قید کیا تھا جب مہذب الدولہ مارا گیا ابوالنصر قید سے نکلکر ارزن پر حاکم ہوا اوس میں اونکے قریب اوراونکا باپ مروان باقی تھا اندھا ہوکر ارزن میں اپنے بیٹے ابوعلی کی قبر پر بیٹھا تھا جب ابونصر کا بندوبست قرار واقعی ہوگیا شرف کی امارت بگڑگئی تمام شہراوسکی حکومت سے نکلے اور تمام دیار بکر ابونصر کے قبضہ میں آیا۔ روز بروز اسکی دولت اور ثروت زیادہ ہوئی ۳۸۲ھ سے ۵۳۳ھ ہجری تک ایسا ہی حال رہا جیسے کہ ہم بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ۔

۳۸۰ھ ذکر ابی الذواد کے موصل پر حاکم ہونیکا

اسی ۳۸۰ھ ہجری میں ابوالذواد محمد بن مسیب بن رافع بن مقلد بن جعفر امیر بنی عقیل حاکم موصل ہوا ناصر الدولہ بن حمدان کے بیٹے ابوطاہر کو اوسنے قتل کیا اور اوسکی اولاد اور سرداروں کو بعد بہت لڑائی کے قتل کیا حکومت موصل کی ابوالذواد پر مقرر ہوئی۔

پھر شروع ہوا ۳۸۱ھ ہجری
ذکر طالع اللہ کے گرفتار ہونیکا

اس برس میں بہاء الدولہ نے طالع اللہ عبدالکریم جسکی کنیت ابوبکر تھی بن مفضل مطیع اللہ بن جعفر مقتدر بن معتضد بن موفق بن متوکل کو بہ سبب طمع کے گرفتار کیا جب بہاء الدولہ نے یارلوغ کیا تھا پہلے طالع سے نیا عہد طلب کیا وہ کرسی پر آنکر بیٹھا تھوڑے سے دیلم آئے اور ہاتھ چومنے کا بہانہ کرکے خلیفہ کو تخت سے کھینچا خلیفہ اوسوقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہتا تھا ہرچند فریاد کرتا مگر کوئی فریاد کو نہ پہنچا طالع کو بہاء الدولہ کے گھر لیجاکر اوسے بیعت توڑنے پر گواہ کیا اسکی بادشاہت ستر برس آٹھ مہینے کچھ دن رہی جب قادر حاکم ہوا طالع اوسکے سبب مکرم رہا یہانتک کہ طالع ۳۹۳ھ ہجری کو عید فطر کی رات کو مرگیا پیدائش اسکی ۳۱۷ھ ہجری میں ہوئی تھی طالع کے زمانہ ولایت میں کوئی ایسا حاکم نہ تھا جو اوسکا پرسان حال ہوتا جب لوگ اوسکے پکڑنے کو آئے تب دارالخلافہ سے نکلا شعر پڑھتا تھا جسکا لکھنا موجب طول ہے۔

ذکر قادر باللہ ابوالعباس احمد بن امیر اسحق بن مقتدر بن معتضد کی خلافت کا

یہ پچیسواں بادشاہ عباسیوں کا تھا بطیحہ میں رہتا تھا بہاء الدولہ نے اپنے خاص یاروں کو اوسکے لانے کے واسطے بھیجا جب قریب بغداد کے آیا بہاء الدولہ معہ سرداروں کی واسطے استقبال کے آیا۔ قادر بار ہویں ۱۲ رمضان کو دار الخلافہ میں آیا بیعت اوسکی اور خطبہ تیرہویں رمضان کو پڑھا گیا قادر بطیحہ میں مہذب الدولہ پاس دو برس گیارہ مہینے رہا مہذب الدولہ قادر بالعہ پر بہت احسان کرتا تھا جب اوسکے پاس سے چلا آیا تو اوسنے بہت مال اوسکے پاس بھیجا۔

ذکر بکجور کے قتل اور سعد الدولہ کے مرنیکا

ہم اوپر بیان کر چکے ہیں بنبر خادم کا عزیز کی طرف سے دمشق پر حاکم ہونے اور بکجور کا وہاں سے رقہ کو جانے کا حال اس برس میں بکجور سعد الدولہ بن سیف الدولہ سے لڑنے کو حلب میں گیا بعد بڑی لڑائی ہونے کے بکجور معہ یاروں کے وہاں سے بھاگا لوگ بہت مارے گئے پھر بکجور کو قید کر کے سعد الدولہ کے پاس لائے اوسنے قتل کیا کفران نعمت مولا اور بغاوت بکجور کے آگے آئی۔ سعد الدولہ اوسے مار کر رقہ میں گیا وہاں اوسکی اولاد اور مال تھا اون سب کو گھیر لیا رعایا نے امان چاہی سعد الدولہ نے قسم کھائی کہ کوئی اونسے نہ بولے اور نہ اونکے مال کو چھیڑے اور قسم دلائی جب وہ رقہ کو چھوڑ کر نکل گئے تب سعد الدولہ نے اولاد بکجور کو لوٹا اور گرفتار کیا اونکا مال بہت ہاتھ آیا جب سعد الدولہ حلب میں پھر آیا فالج اوسے عارض ہوا طبیب کو بلوایا اوسکی طرف بایاں ہاتھ دراز کیا اوسنے کہا اے مولا داہنا ہاتھ لا اوسنے کہا میرے پاس داہنا ہاتھ یمیناً نہیں بعد تین روز کے اس برس میں انتقال کیا اسم سعد الدولہ مذکور کا شریف اور کنیت اوسکی ابو المعالی ابن سیف الدولہ علی بن حمدان بن حمدون تغلبی تھا اوسنے اپنے مرنے سے پہلے اپنے بیٹے ابو الفضائل بن سعد الدولہ کو ولیعہد کیا تھا اور اپنے غلام لولو کو اوسکی تدبیر امور کے واسطے مقرر کیا تھا۔ اسی برس میں لسیل ملک روم شام میں گیا اور حمص میں جا کر فتح کیا اور لوٹا پھر شیزر میں گیا اوسے لوٹا پھر طرابلس کو ایک مدت محاصرہ کئے رہا پھر بلاد روم میں آیا اس برس میں سردار جوہر کا جنے مصر کو فتح کیا معز کے واسطے اوس حال میں کہ وہ اپنے مرتبے سے معزول تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۸۲ ہجری اس برس میں بہاءالدولہ پر لشکر نے بلوہ کیا کیونکہ ابن معلم جمیع امور پر مسلط تھا بہاءالدولہ نے ابن معلم کو گرفتار کر کے لشکر کو دیا اونہوں نے قتل کیا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۸۳ ہجری اس برس میں بغراخان بخارا پر غالب ہوا کاشغر اور بلاد صاغون چین تک اوس پاس تھا جب اوسنے بخارا کا قصد کیا تو اوس میں امیر رضی بن نوح بن منصور سامانی سے لڑایاں ہوئیں بغراخاں فتحمند ہوا اور بخارا کو اپنے قبضہ میں کیا اور امیر نوح وہاں سے چپکر نہر سے اوتر کر امل سط تک گیا اور وہاں رہنے لگا اوسکے اصحاب اوس سے ملے ابوعلی بن سیجور سردار لشکر خراسان کو ہمیشہ طلب کرتا تھا لیکن وہ نہ آیا اوسکی نافرمانی میں رہا بغراخان بخارا میں بیمار ہوا وہاں سے جلدی کوچ کر کے ملاوہ میں گیا رستے ہی میں فوت ہوا بغراخاں دیندار خوش خلق اوسکو دوست رکھتا تھا کہ اوسے غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھیں اوسکے بعد امیر نصر ابلک خان ہوا جب بغراخاں نے بخارا سے کوچ کیا اور انتقال کیا امیر نوح جلدی کر کے بخارا میں آیا اور اپنے باپ کے ملک پر مستقر ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۸۴ ہجری اس برس میں جب نوح بخارا میں پھر آیا ابوعلی بن سیجور سردار لشکر خراسان اور فائق دونوں نوح کی لڑائی پر متفق ہوئے نوح نے سبکتگین کو غزنہ میں لکھا اپنی حال سے اوسے مطلع کیا اور حکومت خراسان اوسے عنایت کی سبکتگین غزنہ سے مع اپنے بیٹے محمود کے خراسان کی جانب چلا نوح بخارا سے نکلا ان دونوں نے ملکر ابوعلی سیجور سے لڑنے کا قصد کیا اور فائق سے لڑنے کا نواحی ہرات میں جب لڑائی ہوئی ابوعلی مع یاروں کی بھاگا اور لشکر فوج اور سبکتگین کا واسطے قتل کے اونکے پیچھے لاگا جب نوح کا بندوبست خراسان میں خوب ہوا تو محمود بن سبکتگین کو وہاں عامل کیا اسی برس میں عبیداللہ بن محمد بن نافع کہ مرد صالح تھا فوت ہوا ستر برس کی عمر اوسکی تھی کوئی مکر فریب اس سے سرزد نہ ہوا اور ابوالحسن علی بن عیسیٰ نحوی مشہور رمانی جسکی پیدائش سنہ ۲۹۶ میں ہوئی راہی ملک بقا کا ہوا اوسکی ایک تفسیر ہے بڑی۔ اور محمد بن عباس بن احمد قزاز

بھی مرگیا اسنے بہت لکھا اوسکا خط دلیل ہے صحت نقل اور تیزی ضبط پر۔ اسی برس میں ابو اسحٰق ابراہیم بن ہلال کاتب صابی مشہور مرگیا عمر اوسکی اکیانوے برس کی تھی زمانہ اسنے بہت دیکھا اور امورات ضروری بسبب تنگی مال کے فوت ہوتے تھے بہ معز الدولہ کے ہاں منشی تھا بغداد میں پھر بختیار کا منشی ہوا خط اسکے عضد الدولہ کے پاس لکھے جاتے عضد الدولہ اس سے دشمنی رکھتا تھا جب عضد الدولہ بغداد کا حاکم ہوا تو بھی اوسے قید رکھا پھر چھوڑ دیا اور حکم دیا کہ تو میرے واسطے ایک کتاب تاریخ سلطنت دیلمیہ میں تصنیف کرا اوسنے بموجب فرمائش کے تصنیف کرکے تاجی نام رکھا اور عضد الدولہ پاس بھیجا اوس سے منقول ہے کہ وقت تصنیف بعضے یار ابو اسحٰق کے اوسکے پاس آئے پوچھا تو کیا کرتا ہے اوسنے کہا بڑی باتوں کو آراستہ کرتا ہوں اور جھوٹی حکایتوں کو پیچیدہ کرتا ہوں عضد الدولہ اسکے سننے سے بہت خفا ہوا دشمنی زیادہ ہوئی اوسنے اپنے پاس سے دور کیا اور محرم شمار کیا صابی مرد دیندار تھا ہر چند معز الدولہ نے چاہا کہ مجھ پر سلام کرے لیکن نہ کیا باوجود اسکے حفظ قرآن بھی کرتا جب وہ مرگیا تو اوسکا مرثیہ شریف رضی نے کہا جب اس سے لوگوں نے ملامت کی تو اوسنے کہا میں نے اوسکا مرثیہ نہیں لکھا بلکہ اوسکی فضیلت کا مرثیہ کہا ہے۔

پھر شروع ہوا ۳۸۵ ہجری ۔اس برس میں علی بن سیمجور خراسان میں پھر آیا اور محمود ابن سبکتگین کو لڑکر نکال دیا سبکتگین معہ اپنے بیٹے محمود اور لشکر کے ابو علی سے طوس میں لڑا سبکتگین نے اوسے شکست دی ابو علی نے امان چاہی نوح سے اوسنے امان دی اوسی پاس یہ گیا جب یہ بخارا میں گیا فوج نے اوسے قید کرلیا معہ اوسکے یاروں کے۔ ایسی قید طویل رہی کہ قید ہی میں وہ مرگیا۔

ذکر بن عباد کے مرنے کا

اسی برس میں صاحب ابو القاسم اسماعیل بن عباد وزیر فخر الدولہ کا علی بن رکن الدولہ کا ری میں مرگیا اوسکو اصفہان میں لیجاکر دفن کیا صاحب مذکور اپنے زمانہ کا یکتا تھا علم میں اور فضل میں اور تدبیر اور سخاوت میں اور سب علوم جانتا تھا ایسی کتابیں اسکے پاس تھیں کہ کسی کو میسر نہیں ہوئیں وزیروں میں لقب صاحب کا پہلے اسنے پایا اسواسطے

کہ ابو الفضل بن عمید کے ساتھ یہ رہتا تھا اسواسطے اسکو صاحب ابن عمید کو کہتے تھے پھر یہ قید
ابن عمید مطلق اوسپر یہ لقب بولنے لگے جب یہ متولی وزارت ہوا مگر وہ قید گویا ذہن میں رہی
بہتی پھر تو وزیر کا یہ لقب معین ہوا یہ پہلے موید الدولہ بن رکن الدولہ کا وزیر تھا جب وہ فوت ہوا
اوسکا بھائی فخر الدولہ حاکم ہوا اوسنے بھی صاحب کو منصب وزارت عطا کیا بلکہ مرتبا پنے قرب کا
زیادہ کیا۔ صاحب نے کتنی کتابیں تصنیف کیں از انجملہ محیط ہے لغت میں کافی رسائل ہیں
کتاب اتامہ جو متضمن ہے فضائل علی رض کی اور صحہ اتامہ اونکی جواونسے پہلے تھی اور کتاب وزراء
اوسکی نظم میں بہت خوب ہے پیدائش اسکی ذیقعدہ ۳۲۶ھ ہجری میں ہوئی اور طالقان میں
بھی کہتے ہیں۔ مراد اس طالقان سے طالقان قزوین ہے نہ طالقان خراسان۔ عباد ابو العباس صاحب
وزیر رکن الدولہ کا تھا ۳۳۵ھ ہجری میں عباد فوت ہوا اس برس میں امام ابو الحسین علی بن عمر
بن احمد معروف دار قطنی مرگیا یہ حافظ امام فقیہہ مذہب شافعی پر تھا دیوان شعراء کے اسے بہت
یاد تھے چنانچہ دیوان سید حمیری یاد تھا اسی سبب سے منسوب بہ تشیع ہوا بغداد سے کوچ کر کے
مصر میں گیا وہاں ابو الفضل جعفر وزیر کافور اخشیدی پاس رہا دار قطنی کو اوسے مال بہت ہاتھ آیا
یہ بہت علوم کا ماہر تھا علم قرآن میں امام تھا پیدائش اسکی ذیقعدہ ۳۰۶ھ ہجری میں ہوئی
اور بغداد میں فوت ہوا دار قطنی منسوب ہے دار قطن کی طرف جو بڑا محلہ بغداد میں ہے۔ اسی برس
میں ابو محمد یوسف بن حسن ابن عبد اللہ بن مرزبان سیرافی نحوی فاضل بن فاضل مرگیا اس کے
باپ ابن عبد اللہ نے کتاب سیبویہ کی شرح لکھی ہے اور وہ چیزیں اوس سے نکالی ہیں جو کسی سے
نہیں نکلیں بعد اوسکے کتاب ابراقناع تصنیف کی اور قبل از تمام اوسکے مرگیا اوسکے بیٹے یوسف
نے اوسے تمام کیا پھر چند کتاب مشہور مثل شرح ابیات سیبویہ اور شرح اصلاح منطق سیراب
فارس میں ہے وہاں کہیتی نہیں ہوتی کہتے ہیں بادشاہ اوسکا جلندا تھا جسکے حق میں خدا تعالیٰ
نے قرآن میں فرمایا ہے وکان وراءھم ملک یاخذ کل سفینۃ غصبا

پھر شروع ہوا ۳۸۶ھ ہجری

ذکر عزیز باللہ کے مرنے اور اوسکے بیٹے حاکم کے حاکم ہونے کا

اس برس میں اٹھائیسویں رات رمضان کے عزیز باللہ ابو المنصور نزار ابن معز معد بن منصور

اسماعیل علوی فاطمی حاکم مصر فوت ہوا عمر اوسکی بیالیس برس آٹھ مہینے کی تھی انتقال اسکا شہر بلبیس میں ہوا وہاں واسطے لڑائی روم کے آیا تھا کتنی ہی مرضوں میں یہ گرفتار ہوا از انجملہ قولنج تھا اکیس برس ساڑھے پانچ مہینے بادشاہ رہا پیدائش اسکی مہدیہ میں ہوئی منشی اس کا ایک مرد نصرانی عیسیٰ بن نسطورس تھا شام میں اسنے اپنا ایک نائب یہودی کو کیا تھا جسکا نام بیشا تھا اون دونوں کی سبب سے یہود اور نصارائی مسلمانوں پر غالب ہوئے اہل مصر نے کاغذ پر اپنا قصہ لکھکر اوسے عزیز کے رستہ میں ڈالا عزیز نے اوسے اوٹھا کر جو پڑھا تو دیکھا کہ اوسمیں لکھا ہے فریاد کریں گے ہم اوس پاس جسنے عزت دی یہود کو بیشا اور نصارائی عیسے بن نسطوس سے اور مسلمانوں کو ذلت دی تیرے ساتھ مگر یہ کہ تو ہم سے اسکو دور کر اوسنے یہ دیکھکر عیسیٰ نصرانی کو گرفتار کر لیا اور اوسپر جرمانہ کیا۔ عزیز عفو کو دوست رکھتا تھا اور اکثر بخش دیتا تھا جب عزیز نے انتقال کیا اوسکا بیٹا منصور ابو علی حاکم بامر اللہ بادشاہ ہوا۔ یہ جب بادشاہ ہوا گیارہ برس کا تھا اسکے باپ غلام اور جوان جو خواجہ سرا تھا تدابیر ملک کی کرتا رہتا اسنے بندوبست ملک اور محافظت حاکم کی بڑا ہونے تک خوب کی جب حاکم بڑا ہوا اور جوان کو قتل کیا۔ اسی برس میں ابو الفتوح بن سیف امیر موصل فوت ہوا اسکا بھائی مقلد بن سیف اسکے بعد بادشاہ ہوا اس برس میں منصور بن یوسف ملکین بن زیری صنہاجی امیر افریقہ مر گیا یہ سخی شجاع تھا اسکے بعد اسکا بیٹا بادیس بن منصور اسکی جائے ہوا۔ اسی برس میں ابو طالب محمد بن علی بن عطیہ مکی مصنف قوت القلوب کا فوت ہوا کہتے ہیں کہ اوسنے جب کتاب قوت القلوب تصنیف کی قوت اوسکا عروق بر دی تھا یہ مرد صالح اور بڑا عابد تھا مگر اہل مکہ سے نہ تھا بلکہ اہل جبل تھا از بسکہ مکہ میں رہتا تھا اسواسطے اوسی کی طرف منسوب ہوا اسنے بغداد میں وعظ کیا تھا اور وعظ میں یہ ملایا کہ مخلوق پر خالق کی طرف سے ضرر نہیں پہونچتا یہ سنکر سب اوٹھ گئے اور وعظ کہنے سے منع کیا اس برس کی جمادی الآخر میں بغداد میں یہ فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۸۷ھ ہجری

ذکر حماد ملوک بجایہ کی بادشاہت شروع ہونیکا

اسی ۳۸۷ھ ہجری میں بادیس بن منصور بن بلکین حاکم افریقہ نے ماہ صفر میں حماد بن بلکین کو

اشبیر پہ بادشاہ کیا حماد نے وہاں جاکر بادشاہت کو وسعت دی مرتبہ اوسکا بڑھ گیا اور مال اور لشکر بہت ہوا اشبیلیہ ایسا ہی رہا۔ حرلو نے اپنے بھتیجے بادیس سے مخالفت کرکے سرایک نے دوسرے پہ خروج کیا ۴۰۶ھ ہجری ماہ جمادی الاولیٰ کو باہم لڑائی ہوئی حماد بڑی شکست پاکر قلعہ مغلیہ پر گیا وہاں سے شہر ذکلہ میں گیا اوسے لوٹا اور وہاں سے قوت قلعہ مغلیہ پر لے گئے اور اپنی قلعہ میں قلعہ بند ہوئے بادیس نے متصل آنکر محاصرہ کیا یہانتک ذیقعدہ ۴۰۶ھ بدھ کی آدھی رات کو بادیس دفعتاً مرگیا اوسکا بیٹا معز اوسکی جائے ہوا حماد جیسے کہ اوسکے باپ سے مخالفت رکھتا تھا ویسی ہی اس سے رکھتا تھا آخر کو ۴۰۸ھ ہجری میں معز و حماد میں بنی پر لڑائی ہوئی حماد شکست فاش پاکر ایسا بھاگا کہ پھر رُخ نہ کیا لڑائی پر اور معز کے ساتھ اس امر پر صلح کی کہ حماد اپنی ملک پر جو ابن علی وغیرہ کی تاہرت اور اشیر سے ہے قابض رہی اور قابد ابن حماد میسلہ اور طبنہ اور مرسی وحاجی اور زداوۃ ومقرہ وذمک وغیرہ پر حکومت کرے حماد اور اوسکا بیٹا قابد اسی طرح رہے یہانتک کہ حماد ۴۱۸ھ ہجری میں فوت ہوا اوسکا بیٹا قابد بن حماد اوسکے بعد اوسکی جائے ہوا قابد اپنے ملک میں رہا یہانتک کہ ۴۴۶ھ ہجری ماہ رجب میں فوت ہوا بعد اس کے مرنے کے محسن بن قابد بن حماد اوسکی جائے ہوا یہ بدخصلت اور خبطی ہوا اوسنے اپنے چچاؤں میں سے ایک گروہ قتل کیا یہ دیکھکر اوسکے چچا کا بیٹا بلکین بن محمد بن حماد اوس سے مخالف ہوا اور لڑکر محسن کو قتل کیا اوسکی جائے آپ ربیع الاول ۴۴۷ھ ہجری میں حاکم ہوا یہ بادشاہ رہا یہانتک کہ ناصر الدولہ بن عباس بن حماد نے رجب ۴۵۴ھ ہجری میں اوسپر آنکر ملک چھین لیا ناصر الدولہ بن عباس بن حماد بادشاہت کرتا رہا یہانتک کہ ۴۸۱ھ ہجری میں مرگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا بادیس بن منصور بادشاہ ہوا یہ تھوڑی مدت بادشاہ رہکر مرگیا اوسکے بعد اوسکا بھائی عزیز باللہ بن منصور بادشاہ ہوا یہ بادشاہ رہا جب تک جیا اسکے مرنے کی تاریخ مجھے دریافت نہیں ہوئی اسکے بعد اوسکا بیٹا یحییٰ بن عزیز باللہ بادشاہ ہوا یہ بادشاہ رہا یہانتک کہ عبدالمومن مغرب اقصیٰ سے آیا اور ملک بجایہ پر حاکم ہوا ابن اثیر کہتا ہے کہ یہ ۵۴۷ھ ہجری میں ہوا اونکا اخیر بادشاہ یحییٰ بن عزیز باللہ بن منصور بن ناصر بن عباس بن حماد بن بلکین تھا اسی سنہ مذکور میں بادشاہت بنی حماد کی منقطع ہوئی اگرچہ ہمیں لایق یہ تھا کہ اس ذکر کو طول دیتے اور برس برس کرکے لکھتے

لیکن ہمنے یہاں جمع کرکے لکھدیا ہے اوسکی قلت کے سبب تاکہ حال منضبط رہے۔

ذکر نوح حاکم ماوراء النہر کے مرنے کا

اِسی برس میں امر رض نوح بن منصور بن نوح بن ناصر بن احمد بن اسماعیل ابن احمد ابن اسد ماہ رجب میں فوت ہوا آل سامان کا ملک اوسکے مرنے سے برباد ہوگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا ابوالحرث منصور بن نوح بادشاہ ہوا۔

ذکر سبکتگین کے مرنے کا

اِس برس میں سبکتگین ماہ شعبان میں مرگیا مکان اسکا بلخ میں تہا جب اسکے مرض نے شدت پکڑی تو واسطے ہواخوری کے غزنہ کی طرف متوجہ ہوا رستہ ہی میں مرگیا اوسکی نعش کو غزنہ میں لیجاکر دفن کیا اِسنے بیس ۲۰ برس بادشاہت کی یہ عادل اور نیک تہا وقت مرنے کے اسنے اپنے بیٹے اسماعیل کو ولیعہد کیا ہرچند محمود اِس سے بڑا تہا بعد مرنے کے اسماعیل ہی بادشاہ ہوا اِس مدت میں اوس میں اور اوسکے بہائی محمود میں ایک مدت تک لڑائی ہوتی رہی آخرکار محمود نے فتح پائی اسماعیل شکست پاکر غزنہ میں قلعہ بند ہوا محمود نے محاصرہ کیا اسماعیل نے امان چاہی محمود نے اوسے اکرام کیا اسماعیل نے کل سات مہینے بادشاہت کی

ذکر فخرالدولہ کے مرنے کا

اِس برس میں فخرالدولہ ابوالحسن بن رکن الدولہ ابوعلی حسن بن بویہ قلعہ طبرک میں ماہ شعبان میں فوت ہوا ارکین سلطنت نے اوسکے بعد اوسکے بیٹے مجدالدولہ ابوطالب رستم کو جو چار برس کا تہا بادشاہ کیا امرا سب اوسکی بادشاہت پر متفق ہوئے اسکی تدابیر ملکی کرتے تہے اِسی برس میں ابوالوفا محمد مہندس حاسب بوزجانی جو مشہور امام ہندسہ کا تہا مرگیا یہ رمضان ۳۲۸ھ ہجری میں بوزجان میں پیدا ہوا جو خراسان کی شہروں میں سے براۃ و نیشاپور میں ہے اِسی برس میں حسن بن ابراہیم بن حسن اولاد سلیمان بن زرلاف سے مرگیا یہ اصل میں مصری تہا فاضل اور تاریخ دان تہا اِسکی تصنیفات بہت ہیں ازانجملہ کتاب خطط مصر اور کتاب قضاۃ مصر وغیرہ ہیں رحمت کرے اللہ اوسپر اِسی برس میں حسن بن عبداللہ بن سعید عسکری علامہ نے انتقال کیا کنیت اوسکی ابواحمد تہی یہ صاحب تصانیف مشہورہ ہے لغت اور امثال وغیرہ

ہیں ابواحمد مذکور عسکر مکرم کا رہنے والا تھا جو شہر ہے متعلقات ابیورد سے ۲۹۳ سنہ ہجری میں یہ پیدا ہوا ابوبکر بن درید سے علم اسنے پڑھا منجملہ اسکی تصنیفات کے ایک کتاب منطق ہیں اور کتاب الزواجر اور کتاب المختلف والمؤتلف اور کتاب حکم وامثال ہیں۔

پھر شروع ہوا ۳۸۸ سنہ ہجری

ذکر صمصام الدولہ کے مارے جانیکا

اس برس کے ذوالحجہ میں صمصام الدولہ فناخسرو بن رکن الدولہ حسن بن بویہ بسبب بلوہ کرنے دیلم کے مارا گیا عمر اوسکی پینتیس برس سات مہینے کی تھی نو برس آٹھ روز فارس میں بادشاہ رہا قاضی شہاب الدین بن ابوالدم نے کہا ہے کہ صمصام الدولہ جب قید سے چھوٹا اور ۳۸۸ سنہ ہجری میں بادشاہ ہوا نوا ندھا ہو چکا تھا سلائیاں آنکھ میں پھیرنے سے اندھا پن ہی میں بادشاہت کی جیسا بیان ہو چکا یہانتک کہ اس برس میں مارا گیا اسی برس میں محمد بن حسین بن مظفر معروف حاتمی کہ سردار تھا اور ادب لغت میں امام تھا مر گیا یہ مصنف رسالہ خائیہ کا ہے جس میں متنبی کا سرقہ لکھا ہے پھر اس رسالہ کو اپنے دادا کی طرف کہ حاتم تھا منسوب کیا

پھر شروع ہوا ۳۸۹ سنہ ہجری

ذکر امیر منصور بن نوح کی مقید ہونے اور اوسکی بھائی کی بادشاہ ہونیکا

اسی برس میں سردار لشکر منصور سامانی کی بکتوزون اور فائق سے بل گئے اور منصور بن نوح کی بیعت توڑ کر بکتوزون کو حاکم کیا اوسنے منصور کو اندھا کیا نوکروں اور غلاموں میں سے کسی نے اوسکی رعایت نہ کی اوسکے بھائی عبدالملک کو کہ بچہ تھا بادشاہ کیا ایک برس سات مہینے منصور بادشاہ رہا۔

ذکر محمود بن سبکتگین کے خراسان لینیکا

جب بکتوزون اور فائق سے منصور کے حق میں جو کچھ کہ گذرا ظہور میں آیا محمود بن سبکتگین نے بہت لعنت ملامت اونوں دونوں کو لکھی پھر آپ اونکی لڑائی کو گیا بعد بہت جدال وقتال کے بکتوزون

اور فائق بہاگے محمود اونکے پیچھے قتل کرتا ہوا گیا یہانتک کہ دور بہاگ گئے اور ملک خراسان پر محمود نے بادشاہ ہوکر خطبہ سامانیہ موقوف کیا۔

ذکر سامانیہ کی بادشاہت قطع ہونے کا

اِسی برس میں بادشاہت سامانیہ قطع ہوئی محمود بن سبکتگین نے جب خراسان لیا اور خطبہ اونکا موقوف کیا بکتوزون اور فائق بخارا میں عبدالملک سے متفق ہوئے اور لشکر کہنا شروع کیا اتفاقاً فائق مرگیا جو سرگروہ تہا تب اونکے دل ٹھنڈے ہوگئے ایک خان کو جب یہ خبر پہنچی اوسنے ترکوں کا لشکر جمع کرکے عبدالملک سے اظہار دوستی کرکے بخارا میں آیا اونہوں نے گمان کیا کہ یہ سچا ہے بکتوزون معہ اور سرداروں کے واسطے استقبال کے آیا اوسنے اون سب کو گرفتار کرلیا اور دوسویں ذیقعدہ اِس برس میں بخارا میں داخل ہوکر عبدالملک بن نوح کو پکڑکر ایسا قید کیا کہ قید ہی میں مرگیا اور اوسکے ساتھ اوسکے بھائی منصور کو جسکو اندھا کیا تہا اور بنی سامان کو گرفتار کیا بادشاہت بنی سامان کی قطع ہوئی اونکے زیر حکومت بہت زمین تہی عدل اور انصاف اونکی بادشاہت میں اچہا تہا یہ عبدالملک بن نوح بن نصر بن احمد بن اسماعیل بن اسد بن سامان تہا اللہ ہی کے واسطے ملک ہمیشہ ہے انکی بادشاہت ۲۶۱ھ میں شروع ہوئی اور ۳۸۹ھ ہجری میں قطع ہوئی۔

پھر شروع ہوا ۳۹۰ھ ہجری

اِس برس میں اور کہتے ہیں ۳۷۵ھ ہجری میں ابوالحسین بن فارس بن ذکریا رازی لغوی فوت ہوا جو بہت سے علوم میں امام تہا علی الخصوص لغت میں اِسکی تصنیفات بہت ہیں ازانجملہ کتاب مجمل لغت میں اور وضع مسایل فقیہہ کہ سو مسئلہ ہیں مقام طبیہ میں رہتے والا ہمدان کا تہا بدیع ہمدانی صاحب مقامات نے اسے پڑہا ہے۔

پھر شروع ہوا ۳۹۱ھ ہجری

اِس برس میں حسام الدولہ مقلد بن مسیب بن رافع بن مقلد بن جعفر بن عمر بن منہا جو اولاد ربیع بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن عقیلی سے تہا مارا گیا مقلد مذکور کا نام تہا اسکا بہائی ابوالذواد بن مسیب سے پہلے موصل پر بادشاہ ہوا ۳۸۱ھ ہجری میں جسکا بیان گذرا پہر اوسکے

بعد بھائی مقلد مذکور ۳۸۶ھ ہجری میں بادشاہ ہوا یہ بادشاہ رہا یہانتک کہ اسی برس میں اسکی ترکی غلاموں نے انبار میں اسے قتل کیا۔ یہ نہایت جلیل القدر تھا بعد اسکے فرا اشر بن مقلد بن مسیب بادشاہ ہوا اسی برس میں ابو عبد اللہ حسین بن حجاج شاعر نیل کے رستہ میں فوت ہوا یہ شاعر مشہور تھا ایک مدت متعلقات بغداد پر عامل رہا یہ اکابر شیعہ سے تھا وصیت کی کہ مشہد موسیٰ بن جعفر میں مجھے دفن کریں اور قبر پر یہ لکھدیں کہ کتا کھولے ہوئے حرکت پر آیا جب وہ نیل میں سے وہاں سے بغداد میں لیجا کر دفن کیا بموجب اوسکی وصیت کے نیل ایک شہر ہے فرات پر بغداد و کوفہ کے درمیان اصل اس موضع کی یہ ہے کہ حجاج بن یوسف نے وہاں نہر کھودی کہ مخرج اوسکا فرات سے تھا اور ایک قریہ اوسکا نام نیل رکھا۔

پھر شروع ہوا ۳۹۲ھ ہجری

اس برس میں سلطان محمود سبکتگین بلاد ہند سے لڑا اور لوٹا بہت آدمی پکڑ کر اپنے ملک غزنہ میں لوٹ مار کر چلا آیا اس برس میں قرواس بن مقلد بن مسیب عقیلی اور لشکر بہاء الدولہ میں لڑایاں ہوئیں پہلے قرواس فیخمند ہوئی پھر بہاء الدولہ کا لشکر فتحیاب ہوا اسی برس میں محمد بن محمد بن جعفر فقیہہ شافعی مشہور ابن دقاق صاحب اصول فوت ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۹۳ھ ہجری

۔ اس برس میں یمین الدولہ محمود بن سبکتگین سجستان پر قابض ہوا اوسکا بادشاہ خلف بن احمد ملک دیکر حوزجان میں چار برس رہا یمین الدولہ نے اوسے جرویں میں بھیجا اور حفاظت سے وہاں رکھا یہانتک ۳۹۹ھ میں مر گیا خلف مذکور طالب علم مشہور تھا اسکی بہت بڑی تفسیر ہے اسی برس میں ابو عامر منصور لقب امیر اندلس نے انتقال کیا اسنے شان شوکت پیدا کی تھی لڑایاں بہت لڑا شہروں کو بہت لوٹا بادشاہت اسکی ۳۶۶ھ میں ہوئی جیسے بیان ہو چکا ستائیس برس کے قریب بادشاہ رہا۔ مؤید خلیفہ اندلس کے واسطے اسکے زمانہ میں کچھ حکومت نہ تھی جب منصور بن ابی عامر فوت ہوا تو اوسکا بیٹا ابو مروان عبد الملک بن منصور مذکور بادشاہ ہو کر مظفر لقب ہوا لڑائی اور سیاست ملکی میں شمام مؤید کے ساتھ بموجب قاعدہ باپ کے یہی برتا عبد الملک سات برس بادشاہ رہا پس اوسکی وفات ۳۹۹ھ ہجری میں ہوئی اسکے بعد اوسکی جائے بھائی عبد الرحمن بن منصور بن

ابی عامر بادشاہ ہوا لقب اوسکا ناصر ہوا اسکے زمانہ میں بے انتظامی ہوئی چار مہینے مضطرب الحال رہا اس عرصہ میں موید پر اوسکے چچا کا بیٹا محمد بن ہشام آیا جیسے بیان ہوگا۔ تب ہشام کی بیعت پر خلع ہوئی اور عبدالرحمن مذکور مارا گیا اس برس میں چوٹے اور دغا باز بغداد میں بہت ہوئے اسی برس میں حاکم علوی صاحب مصر اور شام نے ابو محمد اسود کو دمشق پر حاکم کیا جب وہ محل بادشاہی میں گیا حکم کیا کہ مرد معتزلی کو تشہیر کریں اور یہ ندا کرنا کہ یہ ہے خبر اوس شخص کی جو دوست رکھے ابوبکر و عمر کو تب دمشق سے اوسے نکال دیا اسی برس میں عثمان بن یحیی نحوی موصلی مصنف طبع وغیرہ کا بغداد میں فوت ہوا اسی برس میں قاضی علی بن عبدالعزیز جرجانی رے میں مر گیا یہ امام فاضل تھا فنون بہت جانتا تھا اور اسی برس میں ولید بن بکر بن مخلد اندلسی مالکی فقیہہ جو محدث مشہور ہے راہی ملک عدم کا ہوا اور اسی برس میں ابوالحسن محمد بن عبداللہ سلامی شاعر بغدادی جان بحق تسلیم ہوا۔

پھر شروع ہوا ۳۹۴ ہجری

ذکر بطیحہ کے ملک مہذب سے نکل جانے کا

اسی برس میں بطیحہ پر واصل کا بیٹا جو غلام مہذب الدولہ کا تھا بطیحہ کا حاکم ہو کر مہذب الدولہ پاس گیا اوسنے اپنا لشکر اوسکے ساتھ کر دیا اوسنے موصل لشکر جا کر بصرہ اور اہواز پر قبضہ کر لیا جب اون دونوں کو فتح کر چکا اور مال اور اسباب بہت ہاتھ آیا اوسکو قوت حاصل ہوئی۔ اپنے مخدوم مہذب الدولہ کی اطاعت سے نکلکر اوس سے لڑنے کا ارادہ کیا۔

مہذب الدولہ یہ دیکھکر بطیحہ سے بھاگا ابن واصل تمام ملک مہذب الدولہ اور اوس کے مال و اسباب پر قابض ہوا اور جو کچھ کہ مہذب الدولہ کا مال و اسباب تھا لوٹا اور ارادہ مہذب الدولہ پر بغداد میں جانیکا کیا لیکن وہاں جانا ممکن نہ ہوا یہ خلاف اوس امر کے تھا جو مہذب الدولہ نے قادر کے ساتھ جب وہ بغداد سے بھاگ کر اوس پاس آیا تھا کیا تھا کیونکہ مہذب الدولہ نے بہت احسان اور خدمت اوسکی کی تھی اس برس میں بہاء الدولہ نے شریف ابواحمد موسوی شریف رضی کے باپ کو سند نقابہ سادات کی عراق میں اور قاضی القضات کی اور مظالم کی دی ابن شیذان کو ذوالمناقب کا لقب دیکر لکھا خلیفہ نے

سوائے قاضی القضاۃ کے سب حکم جاری کئے۔

پھر شروع ہوا ۳۹۵ھ ہجری

ذکر مہذب الدولہ کے بطیحہ میں پھر آنے کا

ابوالعباس بن واصل جب بطائح پر حاکم ہوا وہاں نایب اپنا چھوڑ کر بصرہ میں گیا اہل بطیحہ نے اوس سے سرکشی کی نایب کو بطیحہ میں رہنا دشوار ہوا سپہ سالار جو امیر عراق کا تھا بہاء الدولہ کیطرف سے لشکر لیکر مہذب الدولہ کو بطیحہ میں لایا جب مہذب الدولہ وہاں داخل ہوا رعایا اوس سے آنکر ملی اور بہت خوش ہوئی اور تمام اوسکی امانتیں اوسے دیں مہذب الدولہ نے بہاء الدولہ کے واسطے پچاس ہزار دینار سالیانہ مقرر کیا ابن واصل اور لڑائیوں میں مشغول رہا اسی برس میں یمین الدولہ محمود بن سبکتگین نے شہر بہادیہ ہند کے عالموں سے فتح کیا وہ ملتان پاس واقعہ ہے اور بہت مستحکم ہے فصیل اوسکی بہت بلند ہے۔

پھر شروع ہوا ۳۹۶ھ ہجری اس برس میں یمین الدولہ نے ملتان کو فتح کیا بعد اس فتح کے بیدا بادشاہ ہند کی جانب متوجہ ہوا وہ اپنے قلعہ میں جو کالیجار مشہور ہے جاکر قلعہ بند ہوا پہلے اوسکا محاصرہ کئے رہا پھر اوسکے پاس کچھ مال بھیجکر صلح کی بادشاہ ہند نے اوسے خلعت بحالی کا اور عفو تقصیر چاہی لیکن یمین الدولہ نے قبول نہ کرکے اوسی کو قید کیا اسی برس میں شریف رضی کو سند نقابت طالبین کی دی اوسکا لقب رضی اور اوس کے بھائی کا لقب مرتضی بہاء الدولہ نے رکھا اسی برس میں محمد بن اسحٰق بن محمد بن یحیٰی بن مندہ اصفہانی صاحب تصانیف مشہورہ مر گیا۔

پھر شروع ہوا ۳۹۷ھ ہجری

ذکر ابن واصل کے قتل کا

اسی برس میں بہاء الدولہ اور ابوالعباس بن واصل میں لڑائیاں ہوئیں آخر کار ابن واصل بھاگ کر بصرہ سے واصل ہوا پھر وہاں سے بھی بھاگا اور مقید ہوکر بہاء الدولہ پاس پہنچا اوسکے پہنچنے سے پہلے حکم قتل کا دے رکھا تھا اوسکو واسط میں موسوی صفر کو قتل کیا اور اوسکا سر خوزستان میں بھیجا۔

ذکر ابوزکوٰۃ کا

اِس برس میں حاکم مصر پر خروج کیا ایک شخص اموی نے کہ اولاد ہشام بن عبدالملک سے تہا نام اوسکا ابوزکوۃ تھا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ مال زکوٰۃ اپنے کاندہے پر لادے پھرتا تہا اور اچھی چیزوں کے کرنے کو کہتا اور بری باتوں سے منع کرتا لوگ بہت اوسپر جمع ہوئے اور رقہ پر قابض ہوا حاکم نے اوسپر لشکر بھیجا ابوزکوۃ نے اوسے شکست دیکر سب مال و اسباب اونکا لوٹا اور قوت پکڑی وہاں سے صعید میں گیا اور عمل کرلیا حاکم کو یہ بہت ناگوار معلوم ہوا شام سے لشکر بلوا کر اور فضل بن عبداللہ کو اونکا سردار کرکے ابوزکوۃ پر بھیجا دونوں میں بہت لڑائی ہوئی آخر کار حاکم کا لشکر فتحمند ہوا اور ابوزکوۃ کے لوگ بھاگے وہ قید ہوا حاکم نے اوسے قتل کیا اور سر اوسکا کاٹا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۹۸ ہجری اِس برس میں یمین الدولہ محمود نے ہند میں جاکر شور ڈالا اور لڑائیاں کیں اور فتح کیں اِس برس میں مجدالدولہ کی مانے جو بسبب بیٹے کے بادشاہ ہونے کے مالک تھی ابوجعفر شہریار ابن کاکویہ مشہور کو اصفہان پر عامل کیا وہ وہاں عامل زبردست ہوا ابن کاکویہ اِسواسطے کہتے ہیں کہ مجدالدولہ کی ماکا ماموں کا بیٹا تہا اور کاکویہ کے معنے ماموں کے فارسی میں ہیں اِسی برس میں عبدالواحد بن نصر معروف بیغا شاعر مرگیا اِسی برس میں بدیع الفضل احمد بن حسین ہمدانی صاحب مقامات کا جسکے طریقے پر حریری نے مقامات حریری لکھی ہے فوت ہوا۔ اِسی برس میں ابونصر اسماعیل بن حماد جوہری مصنف کتاب صحاح کہ جو لغت میں مشہور صحاح جوہری ہے راہی مُلک عدم کا ہوا وہ بایسی کتاب مشہور ہے کہ کچھ اوسکے ذکر کی حاجت نہیں یہ اسماعیل فاراب کا تہا جو شہر ترکوں کی شہروں میں سے متصل نہر کے ہے اِس زمانہ میں اوسے اطرار کہتے ہیں اسماعیل مذکور کا خط بہت خوب تہا کہ اچھے خط والوں میں سے یہ بھی شمار کیا جاتا ہے یہ لغت اور عربی میں امام تہا نیشاپور میں آنکر جان بحق تسلیم ہوا۔

پھر شروع ہوا سنہ ۳۹۹ ہجری اِس برس میں ابوعلی بن تمال حناجی مارا گیا حاکم علوی نے اوسے حکومت رحبہ کی دی تہی پہر رحبہ سے اوسنے نکالکر

صالح بن مرداس کلابی حاکم حلب کو دی۔ اسی برس میں علی بن عبدالرحمن بن احمد بن یونس مصری صاحب زیج حاکمی کا جو زیج ابن یونس مشہور ہے فوت ہوا یہ زیج چار جلدوں میں ہے کہتے ہیں کہ عزیز ابوالحاکم نے اوسکے بنانے کا حکم دیا تھا۔

پھر شروع ہوا سنہ ہجری اس برس میں یمین الدولہ نے ہند میں آیا لڑ بھڑ لوٹ مار کر پھر گیا

تمام ہوئی جلد تیسری مطبوعہ مطبع افغانی امرتسر در سنہ ۱۳۱۷ھ و سنہ ۱۹۰۰ء

باہتمام نیاز علی خاں سوداگر تاجر کتب مالک مطبع افغانی امرتسر

ہست تاریخ جہاں این مرجعا صد مرجعا	غافلاں را عبرت است و عاقلاں را مرحبا	شاد دل گردند و شوند از حجت این مرجعا	عاقلاں آگہ شوند از فطرت خلق و سجا
بیدلاں را سازد و بہادر این شیر روز و شب	ظالماں را رحمدل سازد و با مثال مضا	ہست و تدبیر آموزد زہر لوح قلم	میکند حرص و ہوا را دور از چشم ہدا
بخل و بغض از دل بیروں سازد از راہ مروی	عادت جود و کرم نماید بدل دریا	دشمناں را معتمد اں را است اصلاح عجب	گمرہاں ظالماں را بند سازد دست و پا
عدل و احساں ہم وفا ہر کار خیر	میدہد تعلیم سازد فاستعاں را پارسا	میکند پند و نصایح از زلہائے قلم	میدہد امثال آں از ہر زماں شاد و گدا
آدم و حوا کجا آں مار شیطانی کجا	قاتل اخواں کجا و نوح طوفانی کجا	آذر بت ساز و ابراہیم و نمرود و شداد	آتش نمرود و تخت و باغ شداد کجا
یوسف مصری و تخت و تاج فرعونی کجا	عشق کنعانی و ظلم و قید زندانی کجا	کوہ طور و بیکل و ہارون و موسیٰ کجا	رود نیل و قتل طفلاں و ید بیضا کجا
شیر کش داؤد و آں سنگ فلاخونش کجا	بانگ بلقیس و آں تخت سلیمانی کجا	عادل نوشیرواں اسکندر و دارا کجا	قیصر و روم و ہم آں لات و آں عزیٰ کجا
حنہ و عمراں کجا مریم کجا فدیہ کجا	رود و آں ظالم کجا عیسیٰ روح اللہ کجا	بتکدہ سنگیں کجا قربانی انساں کجا	صد ہزاراں مردم احیا کجا
نماند ہیچکس باقی بجز اعمال نیکوئی	زہر سو این خبر گویا فتاد و نیہا	ہست روشن این چراغ محفل عالم ضیا	تا تو در رکوع جام شمس در جنبش سما

اس کتاب کی تعریف اور بیوفائی دنیا کی جسقدر بیان کیجائے تھوڑی ہے

HYDERABAD STATE LIBRARY
خاکسار نیاز علی خاں ۱۳/۷۸
فن نمبر ۳۳۵
کتاب نمبر ۱۸۷